بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم
مکشوفاتِ
منازلِ احسانؒ
المعروف بہ
مقالاتِ حکمت
دارالاحسان
احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

خطاب
مکتوبات مبارک علی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

مکشوفات منازل احسانؒ

المعروف بہ

مقالاتِ حکمتِ دارالاحسانؒ

لِلتَّقسِیمِ وَالتَّوزِیعِ فِی سَبِیلِ اللہِ

لانتفاع و النفع

لِجمیعِ اُمّۃِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لمرضات اللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین

مؤلف: محمد برکتؒ علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

تاریخ ـ امروز سعید یکشنبہ یکم ربیع الاوّل سنہ ۱۴۰۸ھ

جلد یازدہم (۱۱)

طبع : ــــــ اوّل

مطبع : ــــــ نثار آرٹ پریس لمیٹڈ۔ لاہور

طابع : ــــــ المستفیض دارالاحسان فیصل آباد

مقام اشاعت

المقام النجّاف الصحّاف المقبول المصطفین ۞ دارالاِحسان

المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر۔ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان فون نمبر ۴۶۶۰۰

بسم الله مجريها ومرسيها
إن ربي لغفور رحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۰۸

سورۃ فاتحہ: اُمّ الکتاب۔ کتاب المبین
قول وفعل میں علم وحکمت کی ترجمان
ابتداء سے انتہا فتح المبین
جسے
شب وروز تلاوت کی توفیق نصیب ہو
نُورٌ عَلٰی نُور
دائمی برکات سے فیض یاب

ایک آدمی سورۃ فاتحہ کا عمل پڑھنے کے لیے
ایک بستی سے نکلا۔ دو قد آور بزرگ ملے

ایک نے دوسرے سے کہا:
ہم بھی! تینوں بھولا دکھائیے۔ یہ فاتحہ شریف پڑھنے نکلا ہے۔
فاتحہ شریف کا عامل پاکیزگی کا لبادہ اوڑھے ہوتا ہے۔

—◆*◆—

سورۃ فاتحہ اُمّ العلوم
عامل اُمّ الخبائث سے منزہ
طریقت تام میں ہر خبیث
اُمّ الخبائث ہی گردانا جاتا ہے
جملہ علوم کی تمہید —— فاتحہ
عمل سے زندۂ جاوید، ماشاءاللہ!
عمل کوئی بھی ہو، فاتحہ اسکی ماں ہے

ماں کے بغیر نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہی کسی نے
نشو و نما پائی۔ اُگا، مُرجھایا اور سُوکھ گیا۔

اسے پاکر آنکھیں روشن ہوئیں، دل روشن
ہوا۔ اللہ کرے یہ روشنی سدا برقرار رہے،
کبھی نہ بجھنے پائے۔ شب و روز جگمگاتی رہے۔
علم و حکمت اور عشق و رقت کے وہ چشمے پھوٹیں
جو ابدالآباد جاری رہیں۔
ہر مخلوق — نوری ہو یا ناری، خاکی ہو
یا آبی — مُستفیض ہو۔ یا حیی یا قیوم آمین
انگ انگ میں
رگ رگ میں
یہ نُور رچا اور بسا رہے
ہر رنگ میں جلوہ افروز رہے

میرے ساقیا　اے او ساقیا !
تجھے مرحبا ۔　تجھے مرحبا !
یہ بُجھے ہوئے قندیل ، یہ پیئے ہوئے جام !
ان میں روشنی نہیں ، خمار بھی نہیں !
کیا تیری قندیل　اور کیا تیری صبوحی !
معیاری نہیں ، اختیاری بھی نہیں
بدلتی رہتی ہے ،　سدا بہار نہیں
ذرا سا جھٹکا نشے کو گما دیتا ہے
تیری صبوحی میں نشے کا نام تک نہیں
لسّی سی ہے　، وہ بھی پتلی
تیرے میکدے کو یہ دونوں ہی زیب
نہیں دیتے

شبِ دوز تلاوت سے مشرّف عبادت کا مکرمًا مقرّقًا

کتاب المبین کا قاری جہاں جاتا ہے
جہاں رہتا ہے، کہتا ہے کہ
سب چیزیں اللہ ہی کی ہیں گویا میری ہیں
اس کا یہ کہنا کتاب اللہ کے سامنے ہوتا ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۴۰۹

- کتاب المبین کا قاری فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ کے راز
کو پا کر، ہر نقل و حرکت کو
مِنْ جانب اللہ سمجھ کر، اللہ ہی کی طرف
منسوب کر کے، صُمٌّ بُکْمٌ ہو جاتا ہے۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۰

سورۂ فاتحہ

جُملہ امراض سے شفا اور زہر کا تریاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتحہ میں شامل ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۱

جس نے بھی بدلا ، آتے ہی بدلا

جو بھی بدلا ، سُنتے ہی بدلا
اور دیکھتے ہی بدلا ۔
جو سُن کر نہ بدلا اور دیکھ کر نہ بدلا،
کبھی نہیں بدلتا ۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۱۲
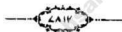
خانقاہی نظام : کھا ، کھلا ، سچا کرمت رکھ
کُل کی روزی کُل ملے گی

جہاں یہ نظام قائم رہا ، طریقت کا نظام یوں کا توں۔
دمیدم پھلتا رہا ، پھولتا رہا ۔
جب بھی ، جہاں بھی ، اس نظام کی کشتی

میں سوراخ ہوا ـــــ اگرچہ ذرا سا بھی ہوا،
دیکھتے ہی دیکھتے، بھرتے بھرتے، ڈوب گئی

طریقت کورانہ تقلید کی پابند نہیں
علی الاعلان مطمئن کر کہ میں کل کے لیے
کوئی بھی شے جمع نہیں رکھتا۔ مطمئن کر
اور مطمئن ہو۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۱۳

پیٹ میں مٹھاس اور پانی کی افراط کے
باعث جملہ امراض کا ظہور۔ کڑواہٹ
سوا لاکھ امراض کی شفا۔ جانتے نہیں کہ

خربوزہ کی طرح حنظل میٹھا ہوتا تو کبھی پروان نہ چڑھتا، گیدڑ کا شکار ہوتا۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۴

سیدنا مختار صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہے کہ اللہ رب العالمین کی مملکت میں میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم مختار ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۵

بندوں کا بندوں پر تبصرہ عین غیبت ہے یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۱۶

ہر شجرۂ نسب

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام صفی اللہ سے جاری ہوا۔

کیسے کیسے صاحبان اس شجرہ سے منسلک ہوئے !

کوئی نبی (علیہ السلام) بنا، کوئی ولی،

کوئی راجہ بنا کوئی جوگی

کوئی مومن بنا کوئی کافر

وما علینا الا البلاغ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۱۷

ہلکی پھلکی زندگی کی روحِ رواں ہوتا ہے

جمود کو توڑ کر متحرک کر دیتا ہے
زوال کو تازیانۂ عبرت سمجھ کر
جب نغمۂ کمال کا مژدۂ روح افزا سناتا ہے
ملّت کی جان میں جان آ جاتی ہے
اور تعمیرِ نو کا آغاز ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۷۸/۸

جو کہتے ہو ——— قول ہے۔ پورا کرو
جو کرتے ہو ——— عمل ہے۔ باطل مت کرو

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۷۸۱۹

کتابُ المبین :

قول و عمل پہ استقامت ـــــ مایۂ ناز زندگی۔
ہر زندگی نے اس ہی کی بدولت زندگی پائی۔
ورنہ زندگی کوئی زندگی نہیں۔

یا حیُّ یا قیوم

الحمدللحیّ القیوم
فانہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۲۰

کتاب المبین کا اولین دیباچہ :

انسان کا باطن خفیہ خزانہ ہے
نہ بند ہوتا ہے نہ ختم
سدا بھرا رہتا ہے

اس دولت کے موتی عام مخلوق میں بکھیر

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۶
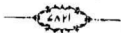
کتاب المبین کا ہر ورق

اندر
باہر
آگے
پیچھے
دائیں
بائیں
اوپر، نیچے

کھلا رہتا ہے

ورق ورق علم وحکمت کے موتیوں سے مزین

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۲۲ھ

دین کی آڑ میں جس نے بھی کمایا
کسی کے بھی کبھی راس نہ آیا
دین نے کبھی قبول نہ کیا

یا حیّ یا قیوم

✿

حضرت یحییٰؒ بن جعدہؒ سے منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا کہ اپنے علم پر عمل کرو کیونکہ

عالم وہی شخص ہے جو اپنے علم پہ عمل کرے اور
اس کا علم اس کے عمل کے موافق ہو اور قریب
ہے کہ ایسی قومیں ہوں گی کہ وہ لوگ علم حاصل کریں
گے لیکن وہ ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے
گا۔ ان کا عمل ان کے علم کے خلاف ہوگا اور
ان کا باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہوگا۔
حلقے حلقے ہو کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے
کے مقابلے میں فخر کریں گے یہاں تک کہ آدمی اپنے
ہم مجلس پر اس وجہ سے ناراض ہوگا کہ وہ اور شخص
کے پاس بیٹھنے لگے گا اور اسکو چھوڑ دیگا۔
ان لوگوں کے اعمال، جو اُن کے جلسوں میں ہوں
گے، اللہ سبحانہٗ، کے پاس نہیں جائیں گے۔
(ان کے اعمال قبول نہیں کیے جائیں گے)

(دارمی شریف صفحہ ۱۰۷ شمارہ ۳۸۲)

و۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اہلِ علم کون لوگ ہیں؟ کہا وہ لوگ جو اُن باتوں پہ عمل کرتے ہیں جن کا علم رکھتے ہیں۔ پوچھا لوگوں کے سینوں سے علم کو کیا چیز نکالتی ہے؟ کہا لالچ۔

(دارمی شریف صفحہ ۱۲۷ شمار ۵۷۷)

و۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخرزمانہ میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے (یعنی منظرِ عام پہ آئیں گے) جو مکر و فریب سے دین کے ذریعے دُنیا کمائیں گے لوگوں کو اپنی نرمی دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (یعنی بظاہر بڑے نرم دل، شیریں زبان، اسلام کے

ہمدرد، تبلیغ کے علمبردار، حق و صداقت کے داعی، دُنیا سے متنفر اور تقدّس مآب ہوں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں، لیکن ان کے دل بھیڑیے کے دل ہوں گے۔ اللہ سُبحانہٗ فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ میرے ساتھ دغا بازی اور فریب کرتے ہو یا میرے سامنے سینہ زوری اور بہادری دکھاتے ہو؟ میں نے بھی اپنی ہی قسم کھائی ہے کہ ان لوگوں میں انہی میں سے فتنہ پھوٹ گا۔۔۔ ایسا فتنہ جو اُن میں سے ان کے باوقار اور بُردبار کو بھی حیران کر دے گا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے

(ابو ہریرۃ ؓ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۷۵ شمار ۷۶۸)

۹۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میری اُمّت میں سے بہت سے لوگ دین کا علم حاصل کریں گے

اور قرآن پڑھیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جاکر ان کی دنیا (دولت) میں سے اپنا حصّہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھیں گے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ جس طرح خار دار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر کانٹا، اسی طرح امراء کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتا مگر گناہ۔

(ابن عباسؓ ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۳ شمار ۲۷۴)

و۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے اپنی اُمت کے بارے میں سب سے بڑا ڈر گمراہ پیشواؤں سے ہے۔

(ثوبانؓ/ دارمی شریف صفحہ ۱۴۳ شمار ۲۷۱۸)

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

«۸۲۲»

☜ خانقاہی اور شاہی نظام کے قائد مولائے علی کرم اللہ وجہہٗ ہیں۔

—•✱•—

اسلامی سلطنت کے خلیفہ ہو کر بھی خانقاہی اور شاہی نظام کا ایسا نمونہ دیا اور ایسا دیا کہ قیامت تک ان کا کوئی ہمسر نہ ہوگا۔

—•✱•—

اپنے اور اہل وعیال کے نان ونفقہ کے لیے یہودی کے باغ میں نلائی کی۔ شام کے وقت سائل آیا، دن بھر کی کمائی اسے عنایت کر دی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپؓ پانی ہی پہ اکتفا کرتے۔

یہ ہے فقرِ حیدریؓ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۴۸۲۴

فقر، فقرِ حیدریؓ کا مقلّد ہوتا ہے، کسی اور کی تقلید اُس پہ لاگو نہیں

یہ تقلید مُدّت سے اور شِدّت سے کرم کی منتظر ہے

یا اکرم الاکرمین

اس کے بِنا فقر سجتا نہیں اور پھبتا نہیں۔

"لو۔ مسکین کو دو" فقرِ حیدریؓ کی قدیم رسم ہے

فتوحات کو پیٹ میں نہ سمیٹ

کِھلانا ـــــــ کھانے سے افضل

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۸۲۵﴾

اس قول و عمل کو
نبھانا،
بچوں کا کھیل
نہیں!
عزم الامور کا
فقید المثال
اکھاڑا ہوتا ہے

نہ جانے کتنے ہزاروں نامور
نوجوان
میدان میں
اُترے

کسی قسمت والے ہی نے بازی جیتی

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فالله خیر الرّازقین

والله ذوالفضل العظیم

۷۸۲۶

قول قال کی اور
عمل علم کی زینت ہوتے ہیں
جب تک قائم رہتے ہیں، جگمگاتے رہتے ہیں

اگر میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ مطہّرہ کے تابع ہوں، ملائکہ اور ارواح فضائے بسیط میں بکھیرتے رہتے ہیں۔ یہی قول وعمل کی زندگی ہوتی ہے یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فالله خیر الرّازقین

والله ذوالفضل العظیم

۷۸۲۷

کرکے دیکھ

- قول و عمل پہ اِستقامت دل میں دھوم مچادیتی ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۲۸

زندگی کی داستان

طفولیت ـــــ معصومیت

شباب ـــــ معصیت

انحطاط ـــــ حسرت

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۲۹

نکتہ چین ـــــ علم کی حلاوت سے محروم۔
نکتہ چینی غیبت نہیں تو کیا ہے؟

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۳۰

جس نے بھی حکمت کو سمجھ لیا ـــ عارف ہے۔
عارف کبھی اعتراض نہیں کرتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۳۱

اس مقام پر صرف میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم

ہی کے پوسٹر لگ سکتے ہیں، کوئی اور نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۷۸۳۲

ایک سوال کے جواب میں :

سوال : سوا لاکھ مریدین کے نام کوئی کیوں کر یاد رکھ سکتا ہے ۔ ؟

جواب : جس نے ایک بار دیکھا ــــ صرف ایک بار، یاد رہے گا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۷۸۳۳

یہ کافر میرے ساتھ پیدا ہوا

ساتھ رہتا ہے
جب تک یہ مسلمان نہیں ہوتا
جسم الوجود میں کفر جاری رکھتا ہے

میرے مرنے سے پہلے تو یہ مر نہیں سکتا
البتہ مسلمان ہو سکتا ہے۔
اللہ کرے یہ مسلمان بنے اور میرے کام بنیں

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۳

اللہ کی بارگاہِ قدسیہ میں جو چاہے مانگ
کوئی ممانعت نہیں
اُمت و ملت کی خیر مانگ اور سب کی خیر مانگ

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت
وحدت کی علمبردار ہے
قومی اتحاد ملّت کی جان ہے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۲۵

اگر میری ماں اس حال میں ہوتی، کبھی گھر سے
جانے نہ دیتا

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۲۶

امیر ——— ایک
باقی ——— معاون

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۲۷

قصاب جو ہر بوٹی کسی کو بھی کھانے کے لیے نہیں دیتا۔ چن چن کر اپنے لیے رکھ لیتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۲۸

دل میں جب کوئی خیال نہیں رہوتا،

کورا ہوتا ہے، کشف الرّوح ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۸۳۹

ایک پڑھے لکھے طبقے کی جانب سے
حضرت امام احمد بن حنبل قدس سرّہ العزیز کی
طرف خلافِ شریعت حرکات منسوب کرنا ظلم عظیم کا ارتکاب
نہیں تو کیا ہے؟ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۸۴۰

دیکھنے ہی سے جلال ہوتا ہے دیکھنے ہی سے جمال۔

سُننے ہی سے پریشانی ہوتی ہے سُننے ہی سے
خوشحالی
بولنے ہی سے عذاب ہوتا ہے، بولنے ہی سے
ثواب

—•✱•—

جو کچھ نہیں دیکھتا، کچھ نہیں سُنتا، کچھ نہیں کہتا،
کون ہوتا ہے ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۴۷۸

بات بات پہ رضی ، بات بات پہ ناراضی
امر و نہی کی داستان ہوتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۴۲

جو حرام سے باز نہیں رہتا، کیا دین دار ہے؟ مُجملہ بُرکات کا ظہور حرام سے اجتناب ہی کی بدولت ہوتا ہے۔

*

محبّت دین کی روح ہے، حرام میں کیوں کر سما سکتی ہے؟

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۴۳

باز آ۔ جب بھی کوئی باز آیا، محبّت نے اسے کبھی نہ لوٹایا ——— قبول فرمایا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۴۴

کسی کو بھی کسی سے محبت نہیں، مال سے ہے اور مال ہی کی بدولت جملہ فتنات پیدا ہوتے ہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۴۵

- ذکر الٰہی سے اطمینان ہوتا ہے اور حسد اسکو کھا جاتا ہے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۴۶

کوئی صاحب تاریخ یا قدیم تاریخ کا کوئی مبصر

راجہ بھوج اور کالگڑ تیلی کے قصہ پر روشنی
ڈال سکتا ہے ؟
شکریہ !

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۸۴۷

جس ذکر میں میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہوتا، فیض کا نام تک نہیں ہوتا۔ آپ کے ذکر ہی کی بدولت بزم کونین پر کیف ہوئی۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۷۸۴۸

قول و عمل کے ہمراہ ملائکہ موجود رہتے ہیں۔
دُعا کرتے رہتے ہیں : " اللہ کرے
اس بندے کا قول و عمل ہمیشہ قائم رہے ، کبھی
باطل نہ ہو" قال کا ہاتھ خالی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۹

جو اپنے تئیں سب سے بڑا عقل مند سمجھتا
ہے، بے عقل ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اُولی الالباب کو

عقل مند فرمایا یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِيمِ

۷۸۵۰

بولنے سے گناہ اور غفلت سے تاریکی
پیدا ہوتی ہے۔

بولتا ہے، مگر کرتا نہیں ـــ گناہ ہے

جو کرنے کا متحمل نہیں، مت کہا کر

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

میں نے معراج کی رات میں بہت سے اشخاص کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ پوچھا جبریلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ آپؐ کی اُمّت کے خطیب (واعظ) ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے مگر اپنے آپ کو بھول جاتے تھے یعنی خود نیک کام نہیں کرتے تھے۔ (شرح السنۃ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ آپؐ کی امّت کے واعظ ہیں جو ایسی بات کہتے تھے جس پہ خود عمل نہ کرتے تھے۔ اللہ کی کتاب کو پڑھتے تھے مگر اس پہ عمل نہیں کرتے تھے۔

۹۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا اور اسکو آگ میں ڈال دیا جائیگا (دوزخ میں)۔ آگ میں جلتے ہی اسکی انتڑیاں فوراً اس کے پیٹ سے باہر نکل پڑیں گی اور وہ اپنی ان انتڑیوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح پن چکی یا خراس کا گدھا آٹا پیتا ہے۔ دوزخی یہ دیکھ کر اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے:

اے فلاں شخص! تیرا کیا حال ہے؟ تُو تو ہمیں نیک کاموں کا حکم دیتا اور بُرے کاموں سے منع کیا کرتا تھا!

وہ جواب دے گا: ہاں، میں تمہیں نیک کاموں کی تلقین کرتا تھا لیکن خود ان پہ عمل نہ کرتا تھا۔ تمہیں بُری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود اُن سے باز نہیں

رہتا تھا۔ (بخاری ومسلمؒ)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
واللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۵۱

آنے والے مہمان ہیں
اکرام کیا کرو
دعا دیا کرو
توہین مت کیا کرو

بنا بنایا دربار
بنے بنائے مُریدین
بنے بنائے علم وحکمت کے دفاتر

شکر کیا کرو

ناروا سلوک سے باز رہا کرو

اکرام سے بندہ مکرّم ہوتا ہے

اللہ ہادی ہے

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم مہدی

ہدایت دیا کرو یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۵۲

چنے کی دال کی سرگزشت میری اپنی سرگزشت ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۵۳

میں نے لگاتار بارہ سال کانٹے دار کریہ کاٹ کر لنگر پکایا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۵۴

پانی کا کوئی انتظام نہ تھا
ریلوے لائن کی پٹڑی سے پار ایک
مربّعہ دُور سے
پانی کا گھڑا سر پہ اٹھا کر لاتا

یاحیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۵۵

کوئی گُلّی نہ تھی
کفِ دست میدان تھا

یاحیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۸۵۶﴾

نہ کوئی کتاب تھی نہ کاغذ
نہ قلم تھا ، نہ دوات

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۸۵۷﴾

ایک بکری تھی
جسے بیچ کر
ایک قرآن لیا
کاغذ لیا ، قلم اور دوات

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۶۸۵۸

روشنی کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ کہیں سے گرا ہوا مٹی کا ایک دیا ملا۔ اسے جلایا اور اس ہی کی روشنی میں تمام دفاتر کا آغاز کیا۔ وہ دیا اب بھی موجود ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۶۸۵۹

مسلسل چالیس سال کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف ہی کی تالیف میں گزارے۔ اسی طرح "مکشوفات منازلِ احسان المعروف بہ مقالاتِ حکمت" ہیں۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۶

تحریرات صحیح شہادت ہوتی ہیں

میں نے اپنی ہر تحریر
اپنے
قلم سے
خود لکھی ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۶۱

عید کے دن

میں اور میرے اہل وعیال نے

گنڈھے سے روٹی کھائی۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۴۸۶۲

میں نے مع بیوی بچوں کے، دُھلے ہوئے
معمولی کپڑوں میں، بغیر جوتوں کے، اپنے
دوست میجر احمد دین کے اصرار پر اُن کی
لڑکی کی شادی میں شرکت کی اور
اپنی اس ناداری پہ مُطلق نہ شرمایا۔
اہالیانِ سیالکوٹ
نے میرا والہانہ استقبال کر کے فقر کا
بول بالا کیا۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۶۳

کسی سے بارہ آنے اُدھار لے کر فیصل آباد پنشن لینے گیا - پنشن نہ ملی - کاتک کا مہینہ تھا - بارہ ایک بجنے والے تھے - کرایہ پاس نہ تھا - کار کی سی رفتار سے چلا ، مغرب کی نماز گھر جا کر پڑھی - رستے میں جو بھی ملتا ، کہتا :

بلّے بلّے !!

او مولوی تے وُھوڑاں پٹیں

جاندا اے - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم

۷۸۶۲

میں اس منزل کے دوران
کبھی کسی کے گھر نہیں گیا
کسی کی بھی دعوت نہیں کھائی
کسی سے بھی، کسی قسم کا
کوئی سوال نہیں کیا
زائد از ضرورت، کوئی بھی شے
کل کے لیے جمع کر کے نہیں رکھی
آئی ـــــ آتے ہی دے دی

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

مقالاتِ حکمت
جلد یازدہم
۷۸۶
نہ
مایوس
تھا
نہ نا امید
رحمت
کا
منتظر تھا
یا حیّ یا قیّوم
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۸۶۶﴾

پھر کس انداز
سے
بہار آئی!
رحمت کی گھٹائیں
چھاگئیں!

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۲۸۶۷

انگوٹھی ڈھائی آنے کی بھی ہوتی ہے، ڈھائی لاکھ کی بھی، دیکھنے میں دونوں یکساں۔ انگلی ہی کی زینت ہوتی ہیں۔

اگر ساری عمر نہ بھی پہنیں، انگلی کا کوئی کام نہیں رکتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۲۸۶۸

ضروریات ——— محدود

فضولیات ——— لا محدود

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۶۹

تو کہتا ہے: میں تیرا ہوں — کوئی معتبر نہیں
ان کا یہ کہنا: کہ وہ میرا ہے — معتبر ہے

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۷۰

ہر اُس قول و فعل سے، جو اللہ کو ناپسند ہو،
باز رہنے کا نام توبہ ہے۔

ہر نہی اللہ کو ناپسند ہے۔ باز رہ

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۷۱

منہیات کا شکریہ
منہیات نے حسنات کا باب کھولا

منہیات نہ ہوتیں، حسنات افسردہ رہتیں۔

یاحی یاقیوم

جو نہی سے باز آجاتا ہے، نہی بھی اس کا اکرام کرتی ہے

67610

نفس و شیطان و ہمزاد و خناس چاروں مجبور ہو کر تابع ہو جاتے ہیں۔ یاحی یاقیوم

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا !

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ ان کے گناہوں کو بخش دے۔ (مسلم)

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۷۸۷﴾

تجھے اپنی صورت پہ پیدا کیا۔
ہر شے تیرے لیے بنائی۔ کمال نہیں تو کیا ہے؟

غفلت نے اس عنایت کو محجوب کیا ہوا ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۷۳
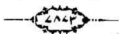
اسی دم کو آخری دم جان ۔ ضائع مت کر

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۷۴

بڑے میاں بُرا نہ منانا ! ہماری تخمین
مجمع الکبائر
ایک بھی نہیں جو پاک ہو،

رحمت کی اُمید کے منتظر!

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۷۵

تشخیص

ایک حکیم نے چالیس سال شہر کے دروازے پہ کھڑے ہو کر ہر آنے والے کی تشخیص کر کے مہارت حاصل کی۔

شیخیت

اس سے کہیں اہم۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۷۶

معروف دینداروں کو کیمیا گری کے خبط ہی میں مخبوط پایا۔ نہ پاتے ہیں، نہ باز آتے ہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمدُ للحيّ القيوم فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفضلِ العظيم

۸۷۷

بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے

تجھے سُنائی دے نہ دے، اللہ ضرور سُنتا ہے

کیا یہ کافی نہیں؟ یاحیّ یاقیوم

الحمدُ للحيّ القيوم فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفضلِ العظيم

۸۷۸

اھلِ وطن وطن کے جانثار ہوتے ہیں

غیر — کوئی بھی ہو — تماش بین یاحیّ یاقیوم

الحمدُ للحيّ القيوم فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُوالفضلِ العظيم

۷۸۷۹

قربانی کے لیے جانور تین ہزار کا ہو یا تین سو کا،
قربانی ہی میں شمار ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۸۰

تو مالکِ کون و مکاں
میں رذیل و ذلیل و زبوں
تیرا ارادہ کُنْ فَیَکُوْن
میں تدبیر کا مکلّف
تقدیر تدبیر پہ حاوی یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۸۱

جس روٹی سے تُو نے نفرت کی تھی،
وہی رُلا کرے گی!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۲

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج

(آلِ عمران: ۱۹۱)

اے ہمارے ربّ! تُو نے اس کو عبث پیدا نہیں کیا۔

❋

جس بھی چیز کو تُو نے فضول سمجھ کر پھینکا،

اسی چیز کی تجھے ضرورت پڑی۔
پھر بڑی تگ و دو کے بعد ملی۔ پہلی سی تو کبھی
نہ ملی۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۸۳

توجّہ کسی بازار سے نہیں ملتی۔ کسی بھی قیمت
پر دستیاب نہیں ہوتی۔ متوجّہ ہی کے
کرم پہ موقوف ہوتی ہے یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۸۴

جو بھی چیز تیرے فقر کی عزّت و جبروت

میں حائل ہو، اُگنے نہ پائے۔
لگتے ہی جلا دے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۸۵

ساون سُن ہو چلا۔ درختوں کے پتّے خشک
ہو ہو کر گرنے لگے۔ کونپلیں مُرجھانے لگیں۔
ساون میں سو مینہ برستا۔ آج بائیس ہے، صرف
ایک مینہ برسا۔ ابرِ باراں کو کیا کہیے؟
طاسِ تِلیاں میں رکھا ہے ابرِ مُردہ کو
ڈوب مرو رو کے ابرِ بہمن آب میں

یا حی یا قیوم

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۸۶

چودھری صاحب کا روز ناشتہ آتا۔
ایک دن میں نے پوچھا: ذرا بتا تو سہی،
آپ لوگ کیا ناشتہ کرتے ہیں؟ بولا:
یہ رکھا ہے، دیکھ لو۔
تین سُوکھی روٹیاں
ایک لپٹی ہوئی روٹی میں آم کا اچار
رات کی بچی ہوئی ارہر کی دال
آج کل بھینس اور گائے دودھ نہیں دیتیں
پانی ہی پر گزارا ہے - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

*

۸۸۷

اللہ نے تو کبھی تھکتا ہی نہیں ،
ہم تھک جاتے ہیں - یا حی یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذوالفضل العظيم

۸۸۸

تیرے جانے کے بعد ہمیں کسی کو بھی بلانے
کی ضرورت نہ پڑی حالانکہ تیرے ساتھ شب و
روز تانا بندھا رہتا۔ محبت نہیں تو کیا تھی ؟

یا حی یاقیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
والله ذوالفضل العظيم

۸۸۹

دولت کے نشہ میں

خمار نہیں ، ـــــــ فتنات

ہوتے ہیں اور اضطراب

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۹۰

آئندہ نومسلم راجپوت قبائل پاکستان کا

میلہ

عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن ہوا کریگا

۱۳ر ساون دین کی کوئی معروف تاریخ نہیں

کسی اسلامی تاریخ کی یاد نہیں

میلہ ۱۲ر ربیع الاول کو ہوا کرے یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۹۱

کسی ایک امر کو مضبوطی سے تھام۔
امر کبھی تنہا نہیں رہتا۔
سجتا بھی نہیں۔
بستی بنا کر لبا کرتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العظیم

۷۸۹۲

حاضر کے حضور میں حاضر رہا کر اور ذکر کیا کر
حاضر کبھی غیر حاضر نہیں ہوتا
ذکر بھی کبھی بند نہ ہو
سدا جاری رہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۹۳

اللہ تبارک وتعالیٰ کا آسمانِ دُنیا کی طرف نزول فرمانا

حضرت یحییٰ بن یحییٰ، مالک ابنِ شہاب، ابوعبداللہ اعز، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے، آخر تہائی رات میں آسمانِ دُنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے میں اس کی دُعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اسے بخش دوں؟

الصحیح لمسلم الجلد الاول صہ ۲۵۸

۹۔ حضرت قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری سہیل، ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ نچلے آسمان پر ہر رات نازل ہو کر فرماتے ہیں کہ میں بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھ سے دُعا مانگے میں اُس کی دُعا قبول کروں۔؟ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ اُس کو عطا کروں؟ اور ہے کوئی مغفرت مانگنے والا (اپنے گناہوں سے) کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ صبح کے روشن ہونے تک اللہ تبارک و تعالیٰ عزّوجل ذوالجلال والاکرام یونہی فرماتے رہتے ہیں۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول ص ۲۵۸

و۔ حضرت اسحاق بن منصورؒ، ابومغیرہ، اوزاعی، یحییٰ، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے، اُترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دُنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے:
ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی دُعا قبول کی جائے؛
ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ وہ بخشا جائے؛
یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

الصحیح لمسلم المجلد الاول صفحہ ۲۵۸

و۔ حضرت حجاج بن شاعر، محاضر ابوالمورع سعد بن سعید، ابن مرجانہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمانِ دنیا

کی طرف آدھی رات کو یا رات کی پچھلی تہائی کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دُعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں پھر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا نہ کسی پر ظلم کرے گا؟

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

و۔ حضرت عثمان بن ابو شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دُنیا کی بھلائی کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

و۔ حضرت عثمان اور ابوبکر بن ابو شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابو اسحٰق اغرابو مسلم، ابی سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تہائی رات گذر جاتی ہے تو اُترتا ہے آسمانِ دُنیا پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے؛ کون ہے جو توبہ کرے؛ کون ہے جو کچھ مانگے؛ کون ہے جو دُعا کرے؛ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفحہ ۲۵۸

و۔ حضرت ابوبکر بن ابو شیبہ، محمد بن مصعب اوزاعی یحییٰ بن ابو کثیر، ہلال ابو میمونہ، عطاء بن یسار حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نصف شب یا آخری تہائی حصّہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر رونق افروز ہو کر ارشاد فرماتا رہتا ہے کہ میرے بندے میرے غیر سے نہ مانگیں، مجھ سے مانگیں میں ان کو عطا کروں گا۔ مجھ سے دعا کریں، میں قبول کروں گا۔ مجھ سے بخشش چاہیں میں بخش دونگا۔ حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۹۷

و۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تیسرا حصہ رات رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر آجاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی دُعا منظور کروں؟ کوئی ہے جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہو مجھے پکارے

تو میں اس کا گناہ معاف کردوں؛ کوئی رزق کا بھوکا ہے اس کو روزی دوں؛ کوئی مظلوم ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں؛ کوئی مجرم ہو تو میں اس کی گردن آزاد کروں؛ یہ آواز طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کرسی پر بلند ہوجاتا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے

اور اوسط میں یہ بھی ہے کہ کوئی مظلوم ہے جو مجھے یاد کرے، میں اس کی امداد فرمادوں؛ کوئی امداد طلب کرنے والا ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں؛ اسی طرح آواز آتی رہتی ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہوجاتی ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۳

۹۔ حضرت عثمان بن ابی وقاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں آواز دینے والا منادی کرتا ہے: ہے کوئی پکارنے والا اس کی دعا منظور ہو؟ ہے کوئی سوالی اس کو دیا جائے، ہے کوئی مصیبت زدہ اس کی تکلیف دور ہو؟ جو مسلمان دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے مگر زانیہ عورت جو اپنی شرم کو فروخت کرتی ہے یا جبر و استیصال کے ساتھ چنگی اور ٹیکس لینے والا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی "صحیح" کے ہیں۔

مجمع الزوائد منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۳

۵۔ حضرت عطاء بن یسار، حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے (حجۃ الوداع کے دن)
واپس لوٹے تو لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے رخصت ہونے کی اجازت طلب کرنے لگے۔ اس
پر حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دیتے
ہوئے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کے نزدیک
درخت کی وہ ٹہنی، جو رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قریب
ہے، ناپسند ہے اس حصے کی نسبت جو دوسری طرف
ہے! (یعنی کیا تمہیں اجازت لے کر مجھ سے دور جانا
میرے قرب کی نسبت زیادہ پسند ہے؟)
راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پھر کوئی شخص ایسا نہ دیکھا
جو رو نہ رہا ہو (چنانچہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے (حاضرین کو مخاطب کر کے) فرمایا اب جو شخص آپ سے
اجازت چاہے گا وہ بڑا بے وقوف ہو گا۔ پھر آپ نے

کھڑے ہو کر خطبہ دیا اللہ کی تعریف دوبارہ سہ بارہ کی اور آپ کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب آپ قسم کھاتے تو فرمایا کرتے تھے "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے" میں اس شخص کی اللہ کے ہاں گواہی دونگا جو شخص تم میں سے اللہ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن کو دل سے مانے پھر اسلام پر سیدھا سیدھا چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیگا اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ تم جنت میں مع اپنی بیویوں اور اولاد کے داخل ہو گے جب رات کا آدھا حصہ یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے پھر فرماتا ہے میرے بندے

میرے سوا کسی سے نہیں مانگتے۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں؟ کون ہے جو مجھے پکارے میں اس کی پکار کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے معافی مانگے میں اس کو معاف کر دوں حتیٰ کہ پو پھٹ جاتی ہے۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عز وجل لابن خزیمۃ: صد ۸۸۸

و۔ حضرت محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن ہارون بردی ہشام بن یوسف، معمر، سہیل بن ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات جب تیسرا حصہ رات کا گزر جاتا ہے، نزول فرماتا ہے۔ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو دوں، کوئی ہے جو مجھے پکارے میں اسکی پکار

قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے میں اس کو بخش دوں؟ فجر تک یہی فرماتے رہتے ہیں۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عز وجل لابن خزیمۃ صلہ۸

۹۔ حضرت سعید بن حکم بن ابو مریم مصری لیث بن سعد، زیادہ بن محمد، محمد بن کعب قرظی، فضالہ بن عبید، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ تعالیٰ کے لیے رات میں تین گھڑیاں ہوتی ہیں۔ پہلی گھڑی میں ذکر (کا دروازہ) کھولتا ہے اس وقت اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ دوسری گھڑی عدن کی بہشت میں نزول فرماتا ہے اور وہ ایسا گھر ہے جس کو آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی دل میں اس کا خیال آیا ہے اور وہ اللہ

کا ممکن ہے جس میں اس کے سوا آدم کی اولاد میں سے صرف نبی، صدیق اور شہید ہی ٹھہریں گے۔ پھر فرماتا ہے اے عدن کی بہشت! خوشی ہے تیرے رہنے والوں کے لیے تیسری گھڑی آسمانِ دُنیا پہ نزول فرماتا ہے۔ اس کے ساتھ جبریل امینؑ اور اس کے خاص فرشتے ہوتے ہیں۔ آسمانِ دنیا کا پتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم رہ میری عزت کے طفیل۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر جھانکتا ہے اور فرماتا ہے کوئی معافی مانگے تو میں اسے معاف کروں، کوئی دُعا کرے میں قبول فرماؤں۔ یہ سلسلہ نمازِ فجر تک رہتا ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے وقرآن الفجر کو مشہود فرمایا ہے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ بھی سنتا ہے اور دن رات کے فرشتے بھی سنتے ہیں۔

الرد علی الجہمیۃ للدارمی صفحہ ۳۲/۳۳

۹۔ حضرت یوسف بن موسیٰ، حریر اور ابن فضیل، ابراہیم ہجری، محمد بن یحییٰ جعفر بن عون، ابراہیم، احوص حضرت یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک تہائی رات رہتے وقت آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے پھر آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر فرماتا ہے کہ کوئی مجھ سے سوال کرے میں اس کو دوں۔ یہ آواز سورج چڑھتے وقت تک جاری رہتی ہے۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عز و جل لابن خزیمۃ ۸۹ء

۱۰۔ حضرت جریر بن عثمان، سلیمان بن عامر، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اللہ مجھے آپ پر

قربان فرمائیے ایسی چیز بیان فرمائیے جس کو آپ جانتے
ہیں لیکن میں نہیں جانتا اور آپ کا کوئی نقصان بھی نہیں
کون سی گھڑی دوسری گھڑی سے افضل ہے؟ وہ کون سی
گھڑی ہے جس میں نماز افضل ہو؟۔ آپ نے فرمایا کہ
اے عمرو بن عبسہ! تو نے ایک ایسا سوال کیا ہے جو کسی نے
نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آدھی رات کے وقت نزول فرماتا
ہے۔ معاف کر دیتا ہے مگر شرک اور زیادتی (کو نہیں فرماتا)
صبح کی نماز تک یہ معافی رہتی ہے کیوں کہ فرشتے صبح کی
نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔ پھر سورج چڑھتا ہے تو شیطان کے
سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اس وقت کافر آگ
پوجا کرتے ہیں پس نماز سے رُک جا یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے
تو پھر نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ سورج
سر پر آجائے اس وقت نماز نہ پڑھ کیونکہ اس وقت

دوزخ بھڑکائی جاتی ہے۔ جب سایہ ڈھلنے پر نماز لینے کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے کیوں کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اس وقت نماز سے رُک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الصواعق لابن قیم الجزء الثانی صفحہ ۳۶/۳۲۵

۹۔ حضرت ابو داؤد، محمد بن یحییٰ بن فارس، یعقوب بن ابراہیم، ابن شہاب، ان کے چچا حضرت عبید بن سباق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ بات پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آخری رات نزول فرماتا ہے۔ آواز دینے والا اوپر کے آسمان سے منادی کرتا ہے۔ خبردار پیدا کرنے والا جاننے والا نازل ہو گیا پھر آسمان والے سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ آواز دینے والا

آسمانوں میں آواز دیتا پھرتا ہے۔ وہ سب سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور بادشاہوں کی عادت ہے ——— اور اللہ تعالیٰ کی مثال تو اونچی ہے ——— کہ جب وہ کسی شہر میں جاتے ہیں تو وہاں کے لوگ ان کی کماحقہ تعظیم و تکریم بجا لاتے ہیں۔

الصواعق لابن قیم الجزء الثانی صفحہ ۲۲۳

و۔ حضرت عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتا ہے اور اللہ کی کرسی آسمان پر موجود ہے۔ آسمان پر جب نزول فرماتا ہے تو کرسی پر متمکن ہوتا ہے پھر دونوں بازو پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے جو قرض دے اس کو جو بھوکا اور فقیر نہیں اور نہ وہ ظالم ہے؟ کون ہے جو گناہوں کی معافی

مانگے تو میں اس کو معاف فرما دوں؟ کون ہے جو توبہ کرے اس کی توبہ قبول کروں؟ جب صبح ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ بلند ہو جاتا ہے اور اپنی خاص کرسی پر جلوہ افروز ہو جاتا ہے۔

الصواعق لابن قیم الجز الثانی صفحہ ۲۳

- حضرت سلیم بن اخضر، تیمی، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے آواز دینے والا پکارے گا کہ اے لوگو! تمہارے پاس قیامت آ رہی ہے اور آپ نے یہ الفاظ بلند آواز سے فرمائے اس آواز کو زندہ اور مرے سب سُنیں گے پھر ایک آواز دینے والا پکارے گا آج کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ زبردست کے لیے۔

الصواعق لابن قیم الجز ثانی ص ۲۳۵

اَللّٰھُمَّ قُلْتَ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المؤمن: ۶۰)

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ

اے اللہ! تیرا فرمان ہے:

مجھ سے دُعا مانگو، میں قبول کروں گا

یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

۹۔ اے اللہ ! میں تجھ سے تیری خاص رحمت مانگتا ہوں کہ اس سے تُو میرے دل کو ہدایت دے اور اس سے تُو میرے کام کو مجتمع فرمادے اور اس سے تُو میری پراگندہ حالت کو سنوار دے اور اس سے تُو میرے باطن کی اصلاح کردے اور اس سے تُو میرے ظاہر کو بلند کردے اور اس سے میرے عمل کو پاکیزہ بنادے اور اس سے تُو میرے دل میں راستی ڈال دے اور اس سے تُو میری اُلفت کو لوٹادے اور اس سے تُو مجھے ہر بُرائی سے بچالے۔ اے اللہ ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت کہ اس کے ذریعے میں عزّت کی بلندی حاصل کروں دُنیا میں اور آخرت میں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں فیصلے کی کامیابی کا اور شہیدوں کے مرتبے کا اور سعادتمندوں جیسی

زندگی کا اور دشمنوں پر فتح ونصرت کا۔ اے اللہ! میں تیرے حضور اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے کوتاہ ہے اور میرا عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس میں تجھ سے مانگتا ہوں اے معاملات کا فیصلہ کرنے والے اور اے سینوں کے شفا دینے والے جس طرح کہ تو سمندروں کے درمیان پناہ دیتا ہے مجھے پناہ دے دوزخ کے عذاب سے اور ہلاکت کی پکار سے اور قبور کے فتنے سے۔ اے اللہ! وہ بھلائی جس تک میری سمجھ نہیں پہنچ سکی اور جہاں تک میری نیت اور طلب نہیں پہنچ سکی اور تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا وعدہ کیا ہے یا وہ بھلائی جو تو اپنے بندوں میں سے کسی ایک کو عطا کرنے والا ہے پس میں تیرے حضور میں اس بھلائی کی رغبت

رکھتا ہوں اور اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے وسیلے سے، اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! مضبوط رسی والے اور درست کام والے میں تجھ سے مانگتا ہوں امن خوف کے دن میں اور جنت ہمیشگی کے دن میں ایسے مقربین کے ساتھ جو (توحید کی) گواہی دینے والے، رکوع وسجدہ کرنے والے اور عہد وپیمان پورا کرنے والے ہیں یقیناً تو بہت مہربان بہت محبت کرنے والا ہے اور بیشک تو کر ڈالتا ہے جس کا تو ارادہ کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں بنا دے ہدایت کی طرف بلانے والا ہدایت پر چلنے والا جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ کرنے والا ہو جو تیرے دوستوں سے دوستی کرنے والا ہو اور تیرے دشمنوں سے دشمنی کرنے والا ہو تیری محبت کی وجہ سے ہم ان سے محبت کریں اور تیری عداوت

کی وجہ سے ہم ان لوگوں سے عداوت رکھیں
جو تیرے مخالف ہیں۔ اے اللہ! یہ (میری) دُعا ہے
اور اسے قبول کرنا تیرا کام ہے اور یہ (میری) کوشش
ہے اور تجھ ہی پہ (میرا) بھروسہ ہے۔
اے اللہ! کر دے تو میرے لیے نورُ میرے
دل میں
اور نورُ میری قبر میں
اور نورُ میرے آگے
اور نورُ میرے پیچھے
اور نورُ میرے دائیں
اور نورُ میرے بائیں
اور نورُ میرے اوپر
اور نورُ میرے نیچے

اور نورُ میرے کانوں میں
اور نورُ میری آنکھوں میں
اور نورُ میرے بالوں میں
اور نورُ میری جلد میں
اور نورُ میرے گوشت میں
اور نورُ میرے خون میں
اور نور میری ہڈیوں میں
اے اللہ! پُرعظمت کر دے تو میرے لیے نورُ کو
اور عطا کر مجھے نورُ
اور بنا دے میرے لیے نورُ ہی نورُ
پاک ہے وہ ذات جس نے عزّت کی چادر اوڑھی
اور اس چیز کو بیان بھی کیا۔
پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا

اور اس سے مشرف ہے
پاک ہے وہ ذات کہ تسبیح کسی کو لائق نہیں
سوائے اس کے۔
پاک ہے احسان اور نعمتوں والی ذات
پاک ہے بزرگی اور عزّت والی ذات اور
پاک ہے جلال اور اکرام والی ذات
یااللہ یارحمٰن یارحیم یاحیُّ یاقیوم یاذاالجلال والاکرام
بے شک تو بادشاہ ہے
تو ہی بادشاہ ہے
اے بادشاہوں کے بادشاہ!
تیرا فرمان ہے: مجھ سے دُعا مانگو، میں قبول کروں گا
یااللہ! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں، میری

دُعا قبول فرما !

یاحیُّ یاقیّوم آمین

یااللہ ! میں تجھ کو پکارتا ہوں، میری پکار سُن

یاحیُّ یاقیّوم آمین

یااللہ ! میں کسی غیر سے نہیں مانگتا، تجھ سے مانگتا ہوں، تجھ سے سوال کرتا ہوں، میرا سوال پورا فرما
میں تجھ سے دین و دُنیا کی بھلائی مانگتا ہوں۔

یاحیُّ یاقیّوم آمین

یااللہ ! میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں، مجھے بخش دے !

یاحیُّ یاقیّوم آمین

یااللہ ! میں توبہ کرتا ہوں، میری توبہ قبول فرما

یاحی یاقیوم آمین

یااللہ ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت
طلب کرتا ہوں۔ میری مغفرت فرما

یاحی یاقیوم آمین

یااللہ ! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے
میں تجھے پکارتا ہوں، میری پکار سن !
میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں
میرے گناہ معاف فرما

یاحی یاقیوم آمین

یااللہ ! میں بھوکا ہوں، مجھے رزق دے

یا حیی یا قیوم آمین

یا اللہ! میں مظلوم ہوں، میری امداد فرما

یا حیی یا قیوم آمین

یا اللہ! میں مجرم ہوں، میری گردن آزاد فرما۔

یا حیی یا قیوم آمین

یا اللہ! میں مصیبت زدہ ہوں، میری تکلیف دُور فرما۔

یا حیی یا قیوم آمین

یا اللہ! میں تجھ کو قرض دیتا ہوں اور تسلیم کرتا ہوں کہ بے شک تو نہ بھوکا ہے نہ فقیر۔

تو نہ کبھی فقیر ہوگا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

یا حیی یا قیوم آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ سُبْحَانَ رَبِّکَ

رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اٰمِیْنَ ! اٰمِیْنَ ! اٰمِیْنَ

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۹۴

اُٹھ۔ بیدار ہو۔ اس وقت سونا تجھے زیب نہیں دیتا۔ اللہ ربّ العالمین ربِ ذوالجلال والاکرام ربِ ذوالفضل العظیم کی ندا سُن کر غیر حاضر ہونا گستاخی ہی نہیں، توہین بھی ہے — !

تو نے اس حاضر کو مانا ہی نہیں نہ اسکی
تعظیم کی نہ تکریم
اگر مان لیتا تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ اللہ تبارک
تعالیٰ تیری دعا کو قبول نہ فرماتے اور تیری پکار
کو سُنتے؟

اس حجاب سے بڑھ کر کیا کوئی اور حجاب
بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تجھے بُلائے اور
تو سوتا ہو؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفضلِ العظیم

۷۸۹۵

دلیل ——— یقین کی اور
یقین ——— ایمان کی جان ہوتا ہے

دلیل نہ ہوتی
ڈول رہتے
کبھی مطمئن نہ ہوتے

دلیل نے یقین کو اور یقین نے ایمان کو
مستحکم کیا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۸۹۶

نہ دین پرست نہ خدا پرست

مفاد پرست - یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۹۷ ء

مقام کی عظمت ذکرِ الٰہی پہ موقوف -
زندہ رکھنا مستحسن یاحیی یاقیوم
الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۹۸ ء

تیرے وقت سے میرا وقت کہیں زیادہ
قیمتی ہے -

میں نے تو اپنا وقت کسی بھی
قیمت پہ ضائع نہیں ہونے دینا! یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۹۹ء

دُنیا، دین اور آخرت کے تمام مدارج

لیڈرشپ سرٹیفکیٹ

ہی پہ مرتّب ہوتے ہیں

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۰۰ء

آدم کی تخلیق

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

آدم کا منکر — شیطان

آدمیت ـــــ فرماں برداری

شیطانیّت ـــــ دُوری

آدمیت جب شیطانیّت سے دُور ہوئی،

اَحسنیّت کہلائی

شیطان تیرا مُنکر ہے

تیرا دشمن ہے

منکر کی پیروی مت کر

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم

فاللّٰہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفضلِ العظیم

۷۹۰۱

دیکھنے کی چیز تو بندے کا اخلاق ہوتا ہے۔ نہ مال ہوتا ہے نہ جائیداد

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۰۲

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ط

شان کی لُغت میں محرومیت کا نام تک نہیں ہوتا۔
شان سعید و مسعود و مبارک ہوتی ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۳ء

لوحِ تقدیر کی قلم ہوتی ہے۔ اللہ قادر المقتدر ہے دن میں ستر بار بھی بدلے، بجا ہے۔ کوئی روک نہیں سکتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
حافظہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۴ء

حکمت کی غیرت ــــ کُنۡ فَیَکُوۡن

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
حافظہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۵ء

حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ کا جسم الوجود تیار ہو چکا۔

شیطان نے غور سے جائزہ لیا۔ رگ ریشہ کو محوِ عمل پایا۔ پیٹ کے پردہ کو خالی پاکر قہقہہ لگایا۔ بولا: میں اسکو بھروں گا۔ جیسا بھی چاہوں گا، جی کھول کر بھروں گا اور اسکی قبر کا ایندھن تیار کرونگا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

<906>

پیٹ کو خالی رکھنا طیب رزق سے بھرنا نصف طریقت ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۰۷

حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ کی اولاد کی ساری داستان چار ابواب پر مُشتمل ہے۔

ایمان

کفر

کمال

زوال

ذکرِ الٰہی کی بدولت

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ کے باعث

جُملہ ابواب مرتّب

ذکرِ الٰہی توفیقِ الٰہی پر موقوف یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۷۹۰۸﴾

کسی بھی شئے کا کوئی وجود نہیں۔ تیری ارادت ہی کی بدولت ہر وجود معرضِ وجود میں موجود ہے

بحرِ منجمد شمالی و جنوبی میں چھ مہینے دن چھ مہینے رات رہتی ہے۔ تیری مخلوق بڑے مزے سے بستی ہے۔ مبلغ وہاں تک نہیں پہنچا۔ الٰہی قدرت کے تحت ذکر ضرور ہوتا ہوگا اور دنیا ذکر ہی کی بدولت زندہ و قائم۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
ھا اللہ خیرا لرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۷۹۰۹﴾

قدرت کی دنیا میں قرب و بُعد نہیں ہوتا،

ساری دُنیا ایک قدم ہے

قُدرت کی دُنیا میں ساری دُنیا ایک طاس ہے اور طاس میں کوئی بھی شے چھپی ہوئی نہیں رہتی، سامنے ہوتی ہے جیسے ایک دانہ۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۰

بچوں کی پٹائی مستحسن، ضعیفوں کی مذموم۔
توہین —— بدترین

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۹۱۱﴾

ٹاہلی کی ایک خشک لکڑی سال ہا سال سے کاریگر کی منتظر رہی۔ جب تک کاریگر نہ آیا، ایندھن ہی متصوّر ہوتی رہی۔ کاریگر نے اس تنے سے کیسی کیسی صنعت کا مظاہرہ کیا!

لکڑی، لوہا، مٹی —— خام مال تھا۔ کاریگر نے اسے سینکڑوں کی قیمت سے کروڑوں تک پہنچایا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

﴿۹۱۲﴾

اے او جلنے والے! جس مال نے ضائع ہی ہونا تھا،

کیوں جمع کیا ؟
یہ چھپتا وا قیامت تک رہے گا ۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۳ء

اگر جینا ہی تھا تو اللہ کے ذکر کے لیے جیتا
اگر مرنا ہی تھا تو اللہ کی راہ میں مرتا ۔
گویا جینے اور مرنے کی کوئی حسرت باقی نہ رہتی ۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۱۴ء

تیری جستجو کی لگن ـــــ میری زندگی

کبھی دیوانگی ، کبھی مستانگی

دیوانگی مستانگی کی ماں ہے

کبھی ہست و بود کے جال فروزنغمات ، کبھی نیست و نابود

ہست و بود ——— حباب

نیست و نابود ——— جذب

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۵۱۹۱۵ء

شب بھر کی سیاحت تجھے سیر نہ کر سکی ۔

اُلّو مست بن۔ دن کا غلغلہ بُلند ہونے لگا۔
کسی پناہ گاہ میں گھُس۔ کرتے تجھے آرام
سے بیٹھنے نہ دیں گے، بھگائے پھریں گے۔
اسی طرح چمگادڑ۔　　یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
واللهُ ذُو الفضل العظیم

۹۱۶ء

اَنحد　راگ　بج رہا ہے
سنائی　نہیں　دیتا
شب و روز رگ رگ میں بجتا رہتا ہے

یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم　فالله خیر الرازقین
واللهُ ذُو الفضل العظیم

۹۱۷ء

اہلِ ذکر ——— اُولُوا الْاَلْبَاب　یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فالله خیر الرازقین
واللهُ ذُو الفضل العظیم

۷۹/۸

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم قاسم الخیرات الحسنہ یا حیی یا قیوم

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
محبت کی ایک بُوند جب تن و من میں
سما نہ سکی

چاروں اقسام کے اذکار
بیک وقت جاری فرما کر

ایک رذیل و ذلیل کی دلجوئی فرمائی

۱: ذکرِ لسانی
۲: ذکرِ قلبی
۳: ذکرِ رُوحی
۴: ذکرِ سرّی

وما علینا الا البلاغ ۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۶۹۱۹

ذکر زبان سے جاری ہو کر قلب میں، قلب سے روح میں اور روح سے سرمدی سرور بن کر اَلْاِنْسَانُ سِرّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ کے مصداق راگ بجانے لگ جاتا ہے۔ اسے اصطلاح میں انحد کہتے ہیں۔ یاحی یاقیوم

علم نہیں، شہود اسکی تشریح ہے

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۲۰ء

ذکرِ سرّی کا محلِ وقوع

دِماغ

ہر عضو دماغ کے تابع

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۲۱

اپنی برّیت کے لیے۔

یہ بندہ رذیل و ذلیل و کمین و گنہ گار و خطاکار ہے

اور یہی اس کے صحیح القابات ہیں۔

کئی بار بتا چکے ـــــــ سرکار مت کہا کرو

میں اللہ کے در کا فقیر ہوں اور یہی میرا لقب ہے

مزید القابات سے شرمسار مت کیا کرو۔

ہر القاب کی باز پرس ہو گی ۔ کیا تم ایسے ہی تھے

جیسا لوگ تمہیں کہا کرتے تھے ؟　　یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۹۲۲ء

احد ہی صمد اور صمد ہی احد ہوتا ہے، کوئی
دوسرا نہیں ہوتا

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۲۳ء

کیڑی ادنیٰ مخلوق ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے
کیڑی کی دعا سن کر حاضرین سے فرمایا: لوٹ جاؤ
دعا ہو چکی۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۲۴ء

الٰہی پیغام کائنات کی بھلائی کا امین ہوتا ہے۔

الٰہی پیغام

و ذکرِ الٰہی

و دین کی دعوت و تبلیغ اور

و مخلوق کی بے لوث خدمت

کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ نہ رُک سکتا ہے نہ کوئی

روک سکتا ہے، جاری ہو کر رہتا ہے۔

مجلہ پیغامات السس کے تابع۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

﴿ ۹۲۵ ﴾

خصلت کے نمونے کا کوئی منکر نہیں ہوتا۔

جب تک کسی خصلت کا نمونہ پایۂ تکمیل تک نہیں

پہنچتا، جدوجہد جاری رہتی ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۶

گھونگھٹ اٹھے نہ اٹھے

اٹھانا ضروری بھی نہیں

تیری ذاتِ اقدس لاکھ پردوں میں
پردہ نشین ہے۔ یہی اسکی شان ہے

دلہن پردہ ہی میں سجا کرتی ہے اور
پردہ ہی اسے زیب دیتا ہے

جس نے بھی، سرِ بازار، اس گھونگھٹ کو اتارا
یا اتارنے کی کوشش کی، دیکھا نہ گیا۔
چلمن سرکانے کا مرتکب ہوا۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۲۷

کیا کسی بادشاہ کی غیرت یہ گوارا کر سکتی ہے کہ اس کی
شہزادی سرِ بازار آنچل کھول کر پھرے
اور شہزادہ ساتھ ہو ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۲۸

مداری کی پٹاری میں ہر کھیل کا سامان موجود
ہوتا ہے لیکن جس نمائش کی ضرورت ہوتی ہے ،
پیش کرتا ہے —— ہر شے نہیں

اسی طرح ہم نے بھی دین کو اپنی پٹاری

بنا رکھا ہے۔
اپنے مطلب کی چیز بتاتے ہیں، سارا نہیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۲۹

فقر میں کرامت اور قوت کا مظاہرہ نہیں ہوتا
مٹی ہوتا ہے اور مٹی بن کر گلفشانی کیا کرتا ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۳۰

شیطان نار سے پیدا ہوا۔ نوری ملائکہ کا معلّم رہ کر

بھی نوری نہ بنا، ناری ہی رہا۔
خصلت بدل جاتی ہے، فطرت نہیں
بدلتی جیسے پیوند — نیچے سے گیا نہیں،
اوپر سے رہا نہیں۔ یاحیُ یاقیوم

الحمد للحیِّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۳۱

تیرے رُعب کے جلال میں رہنا ہی ہم
خاک نشینوں کی بندگی ہوتی ہے۔ کچھ بھی کہنے
اور کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتے، حکم کے
محکوم بن کر زندگی گزارا کرتے ہیں یاحیُ یاقیوم

الحمد للحیِّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۲۲ء

عزیبوں کو آٹے کی ضرورت ہوتی ہے، آٹا دیا کرو یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۹۲۳ء

افیمی بولا: مجھے ایک ماوا دے، بھائوں جان تک لے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۹۲۴ء

جو دین کی آڑ میں کماتے، کون ہوتا ہے؟

یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۹۲۵ء

- بندہ ذکر کرتا ہے، شکر نہیں کرتا۔ یہ نہیں جانتا کہ شکر ہی کی بدولت ذکر کی توفیق ملا کرتی ہے۔ شکر کیا کر۔　یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۶ء

- عطا پہ شکر تو ہوتا ہی ہے، اِبتلا پہ بھی کیا کر

اہلِ فقر اہلِ شکر ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک عطا اور اِبتلا ایک ہی عنایت کے دو نام ہیں

اِبتلا ہی کی بدولت عطا ہوتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۷

تُو کس بات کا شُکر کرتا ہے؟ تیرے پاس تو کچھ بھی نہیں اور تُو کچھ بھی نہیں رکھتا!

یہی تو شُکر کا اصلی مقام ہے کہ بندہ اللہ کے سوا کسی اور لگن میں کبھی مگن نہ ہو، اللہ ہی کی لگن میں مگن رہے۔

لگن کی مگن ماسوا سے بے خبر و بے گانہ کر دیتی ہے۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
الحمدللہ کہنا بہترین دُعا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٩٢٨

ندامت کا رونا غسلِ عصیاں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٩٣٩

تن و من کی مملکت میں مالک کا راج ہوتا ہے
اور مختار کا دستور یا حیی یا قیوم۔

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

(۷۹۴۰)

(بلا تبصرہ)

بابِ جبریلؑ کے ساتھ، سامنے میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے، کنکریٹ کے ۵×۳ بورڈ پہ پیتل کے اُبھرے ہوئے اُردو الفاظ میں لکھا ہے:

مُردوں کے پاس مت جاؤ۔ یہ آپ کو کچھ نہیں دے سکتے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۴۱

میرے پاس لینے اور دینے والی چیز محبّت ہے ، لے لو - یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۲

جس معیار کی کمائی[۱]
اسی معیار کی بیماری

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۳

بُہتات ہیں خیرات کی بُہتات ہو

یاحی یاقیوم

[۱] کمائی عمل میں شامل ہے۔

حسنات میں صدقات کا پہلا نمبر ہوتا ہے

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

واللهُ ذُو الفضل العظيم

۲۹۴۴

دُنیا کو بہتر بنانے کے لیے دینی کام کرتے ہیں۔
اگر صرف دین مقصود ہوتا، دین اپنے مخفی خزانے
کھول دیتا۔

لبادہ ہم نے اوڑھا ہی نہیں !
لبادہ کی گدڑی میں لعل ہوتا ہے۔

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

واللهُ ذُو الفضل العظيم

۹۴۵

فقیر کی ہر شے
عوام کی طرف سے
عوام کے لیے ہوتی ہے

فقیر کا کوئی ترکہ نہیں ہوتا۔
جو کچھ بھی چھوڑے، صدقہ ہوتا ہے۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۴۶

توبہ دل کے اندر کی جاتی ہے
دَیر و حرم میں دھوم مچا دیتی ہے

جس بھی بات کی مفتاح کرتی ہے
پایۂ تکمیل کو پہنچا دیتی ہے

جو آخر دم تک قائم رہے
مظہر العجائب کے فیضانِ فیض کی امین بن کر
طریقت کی عظمت کے ابواب کو
منصۂ شہود پہ لا کر
رونق بخشتی ہے یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۴۷

کتاب نے توبہ کی فضیلت فرمائی
اور تائب نے توبہ کی برکات یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۷۹۴۸﴾

حضرت فضیل قدس سرہ العزیز نے جب توبہ کی تو ایک یہودی چور نے کہا بس انہیں بولیا چالیا معاف نہیں کرسکتا ہاں اگر اس ریت کے ٹیلے کو اُٹھا کر کسی اور جگہ لے جائیں ___ ہوا اسے اُڑا کر لے گئی۔

ایک اور نے کہا:

مٹی کی بوری سے کہو کہ یہ سونا بن جائے ___

.....سونا بن گئی۔

چور نے کہا:

بے شک تیری توبہ سچی ہے۔ میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ تائب اگر کسی ٹیلے کو کہے:

اُٹھ جا ______ اُٹھ جاتا ہے۔ مٹی کو کہے: سونا ہو جا ______ سونا ہو جاتی ہے

قائب وہ ہوتا ہے جو جیتے جی ماسوا ہیں لوٹ کر
کبھی نہیں آتا، اللہ ہی کے حکم و حرکت کے تابع
اور اسی پہ قائم الدائم رہتا ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۴۹

لُٹی ہوئی عظمت واپس آجاتی ہے
سویا ہوا نصیب جاگ اُٹھتا ہے
قندیلیں جگمگانے لگتی ھیں
ظلمت کافور ہو جاتی ہے
اُجڑے ہوئے گلستان میں بہار آجاتی ہے
سوکھے ہوئے پودے لہلہانے لگتے ہیں
جس کلی کو ترستے مالی کی آنکھیں آئیں،

مہکنے لگتی ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۵۰

رب راضی ہو کر خیر کا باب کھول دیتے ہیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۵۱

عنایات میں سرفہرست محبّت ہے
تو یہ اس کو پالیتی ہے
اور رُوٹھے کو منالیتی ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۵۲

اللہ بھی بندے کی توبہ کا استقبال کرتا ہے۔
اس جستجو میں رہتا ہے کہ کوئی بندہ پکی توبہ
کرے تو میں اس سے محبّت کروں

محبّت غیریت کی اور غیریت محبّت کی ضد ہے

محبت جب قائم ہوجاتی ہے، غیریت کا وجود
ختم ہوجاتا ہے۔ محبّت کے سوا کسی اور
طرح کبھی غیریت دور نہیں ہوتی،
جسم الوجود کے رگ و ریشہ میں شیطان کی طرح جاری وساری
رہتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحيّ القيّوم
فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۵۳ء

محبت اپنے سوا کسی بھی غیر کو اندر رہنے نہیں دیتی، من مانی کرتی ہے۔ ماسوا کو کسی بھی خاطر میں نہیں لاتی۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۹۵۴ء

بحر و بر میں بسنے والی مخلوق کی رزاقیت ہر کسی کے فہم و ادراک سے بالا ہے۔ ہر پرند، چرند، خزند درند کو، ہر روز اپنی اپنی پسند کی روزی ملتی ہے۔ اپنی اپنی پناہ گاہوں سے بھوکے اُٹھتے ہیں، سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔

رازق ہی ہر کسی کی روزی کا ذمہ دار ہے،

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۵۵ء

جبر و قہر ایمان کا وہ ضروری جزو اور ایمان کی وہ مقبول الاسلام خصلت ہے جس کے بغیر نہ سجتا ہے نہ پھبتا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۵۶ء

جو کام مجبور ہو کر کیا جاتا ہے اُسمیں شوق کا نام تک نہیں ہوتا اور شوق ہی کی

بدولت نت نئی ایجادات و اختراعات معرضِ وجود میں آتی ہیں۔ یا محببیاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۶۹۵۷﴾

رغبت ———— سراسر محبت

رغبت میں نفرت کا نام تک نہیں ہوتا۔

یا محببیاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۶۹۵۸﴾

خبردار! ہوشیار! ہوشیار!

پچھلے پاؤں لوٹ کر چلنے سے پھسلنے کا اِمکان

ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۵۹ء

کائنات کو دیکھنا ہی اللہ کو دیکھنا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۶۰ء

مشرق سے لے کر مغرب تک چلا چل
جدھر بھی دیکھو، اللہ ہی کا نُور جلوہ گر ہے
یا نُورُ السّمٰوٰتِ وَالارض

یا معشر الجن والانس — اے جنّوں اور آدمیوں کے گروہ!

إِنِ اسْتَطَعْتُمْ — اگر تمہیں قدرت ہو

أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ — کہ تم زمین اور آسمان کے

أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ — کناروں سے نکل جاؤ تو نکل

وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ط — جاؤ۔ تم نہیں نکل سکتے مگر

لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ — ساتھ غلبہ کے۔

(الرحمٰن : ۳۳)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ[ل] — اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں

لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ — غیب کی جن کو اُس کے سوا

مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا — کوئی نہیں جانتا اور خشکی اور

تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا — تری میں جو کچھ بھی ہے وہ

يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي — ہر چیز کو جانتا ہے اور کوئی

ظُلُمٰتِ الْأَرْضِ وَلَا — پتا نہیں جھڑتا مگر وہ اسے

رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا — جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں

ل طریقت میں اسے "آیت قطب" کہتے ہیں

فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ۝ میں کوئی دانہ اور کوئی خشک و تر چیز نہیں ہے مگر وہ کتابِ مبین میں (لکھی ہوئی) ہے

(الانعام: ۵۹)

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۹۶۱

کان لگا کر سن۔ صاف آواز سنائی دیتی ہے۔
اور شہود کیا ہوتا ہے ؟

کیا یہ تیری آواز ہے ؟ بالکل نہیں۔ اُنؑ کی ہے۔ ادب کیا کر۔ احترام کیا کر۔ شکر کیا کر۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
یا حیّ یا قیّوم

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۶۲

تیری مرضی سے کیا ہوتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ جو ہوتا ہے، ان ہی کی مرضی کی بدولت ہوتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۶۳

تیرے قرآنِ عظیم کا تقدس
قرآنِ حکیم کی خاکروبی کا غبار میری آنکھوں کا انجن ہے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۶۴

مخلوق خالق کی ملک و مملوک ہے، اسے اُس ہی کے حوالے رکھو۔

کئی دفعہ بتا چکے ــــ خالق و مخلوق میں مخل مت ہوا کرو

مخلوق گوناگوں حال میں رہتی ہے اور خالق ہی کے حوالے ہوتی ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۶۵

اللہ ـــــــــــ معطی

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم قاسم الخیرات الحسنہ

بہترین عطا اور بے مثل سخا سرور ہے

جسے سرور ملا گویا ہر شے ملی

جب بھی مانگو، سرور مانگو

ذکرِ الٰہی کے خمار کا اصطلاحی نام سرور ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۶۶

نہ میرا مال ہے نہ تیرا — اللہ کا ہے
اللہ کی راہ میں جی بھر کر لُٹا

دن کا مال رات کو اور رات کا صبح سے
پہلے تقسیم ہو اور صرف ہو۔

الٰہی اموال میں بُخل کا نام تک نہیں ہوتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۶۷

دھووں پی کر پلے ہوتے گھوڑے
استھان کی زینت ہوتے ہیں،

میدان کی نہیں

دھوون میں صرف زندگی ہوتی ہے،
لیکن نہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۶۸

جسمانی اور روحانی امراض بداعتدالی ہی کے
باعث ظہور پذیر ہوتے ہیں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۷۹۶۹

جراح کا نشتر اگرچہ تکلیف دہ ہوتا ہے،

شفا کا موجب بنتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۴۹۷۰

تیری قدرت کی حکمت کی غیرت کا انتظار مومن کی بندگی ہوتی ہے اور یہی تو دیکھنے کی چیز ہوتی ہے کہ اس وقت اللہ کیا کر رہا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۷۱

دوست تو دوست کی جان ہوتا ہے،
جان پہ قربان ہوتا ہے۔ یہ دوستی کیسی؟ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۷۲

ہم اللہ کے لیے، اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے
ہیں۔　　الحمد للہ

چلو، چلتے رہو، کون منع کرتا ہے کہ نہ چلو؟

منہیات سے پاک ہو کر جہاں بھی تو جائیگا،
رحمت اور نصرت تیرے ساتھ ہوگی۔

سب سے بڑی برائی حسد ہے اور

حسد ہر نیکی کو کھا جاتا ہے ۔ یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۷۹۷۳

اِرد گرد کے شجرات و سبزیات کی
ہمراہی کا شکریہ
یہ مجھ سے اس قدر مانوس ہیں کہ دم بھر کی
مفارقت کی تاب نہ لاتے ہوئے کملا
جاتے ہیں ،

پتّا پتّا ذکرِ الٰہی میں مصروف ہے
نہیں ــــــ تو میں نہیں

یہاں تک کہ در و دیوار اور کھیتوں میں پڑے
ہوئے مٹی کے ڈھیلے بھی ذکر ہی میں مصروف ہیں

کوئی غافل نہیں مگر میں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۷۴

ناصحا! اوئے ناصحا!

قدر، قدرت اور تقدیر کو قلم کے حوالے کر اور وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔ میں محو و منہمک ہو۔ یہی تیری تقدیر ہے

وما علینا الا البلاغ

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۷۵

کسی اور صاحب کی شان ہیں تو بے مکین کچھ

کہنے کی کیا جسارت کر سکتا ہے البتہ میرے
آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کل کے
لیے کوئی بھی شے جمع رکھنے کا قصد نہیں فرمایا
جو بھی شے آئی ، آتے ہی دے دی ،

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُو الفضلِ العظیم

۷۹۷۶

دل کے پاک پردوں میں
سوا لاکھ پردوں میں
تیرا جمال مستور و محجوب ہے
تیرا جمال ماسوا سے بیگانہ کر دیتا ہے

تیرا جمال

دین ، دُنیا اور آخرت کے ہر درد
کی دوا اور ہر عُقدے کا حل ہے

تیرے جمال کا خمار
خاکی ، آبی ، نوری اور ناری کو
مسخر کر لیتا ہے۔

تیرا جلال شیاطین کو جلا دیتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶

تیرا ظاہری جمال — کتاب المبین
اور باطنی — کتاب المکنون

ظاہر و باطن تیرے اپنے ہی اندر موجود

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۷۸۶

زندوں کو زندگی کا پیغام مر کر ہی سنایا جا سکتا ہے، زندگی میں نہیں۔

یا حی یا قیوم

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا

(المزمل : ۸)

اور تُو اپنے ربّ کا ذکر کر اور
ما سِوا سے منقطع ہو

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
واللّٰہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیْم

۷۹۷۹
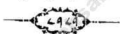
جمال میں جمال جلوہ فگن۔
کسی اور طرف مطلق اِلتفات نہیں رکھتا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیْم

۷۹۸۰
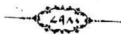
اللّٰہ کے در کا فقیر بن،

کفن فروش مت بن۔

یا حیی یا قیوم

الحمد الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹ ۸۱ا

درجات و مقامات کو ایک بُتّی میں
پلیٹ کر نذر کریں محو و شہک ہو

اوّل و آخر و ظاہر و باطن میں اللہ ہی
کا نور جلوہ گر ہے

اللہ کی قسم ! یہ اللہ کی آواز ہے۔
کوئی غیر اسمیں نہ آسکتا ہے نہ سما۔
اور یا حیی یا قیوم کی آواز

اس کی تصدیق کرتی ہے۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۸۲

خربوزوں کے کھیت کا رکھوالا گیدڑ!!

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۸۳

یا نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

تیرے نور کی ایک کرن میری ساری زندگی کے لیے کافی ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیرالرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۸۴

علم سے مُراد : علمِ دین
باقی ——— فنون

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۷۹۸۵

ہستی کا قدرتی رنگ سبز اور نیستی کا سیاہ ہوتا ہے

سبزہ ——— ہست و بود اور
اُڑتا ہوا غبار ——— نیست و نابود
جہاں چاہے، پہنچ جاتا ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

﴿۹۸۶﴾

اللہ ربّ العالمین کے ہمراہ اعدائے ربّ العالمین
شیطان،
ہمزاتُ الشّیاطین و وساوسِ خنّاس — ہر وقت،
ہر بندے کے دل میں حاضر و موجود رہتے ہیں

ذکرِ الٰہی کے نوری جلال کا شہود
شاہد و مشہود بن کر
ان سب کو بے بس کیے رکھتا ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
حافظ خبیر اُلیّاز فین

وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

﴿۹۸۷﴾

اللہ جب چاہتا ہے، دل کے دروازے کھول

دیتا ہے، جب چاہتا ہے، باہر کے دروازے
بند کر دیتا ہے

یا مُفتّحَ الابواب !
اندر کے دروازے کھول ! آمین
وماتوفیقی إلا باللہ یاحیُّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیرالرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۸۸

سُلطان روح بولی :
میں اقلیمِ قلبوت کی حکمران ہوں۔ میں حکم دیتی
ہوں کہ
باہر کے دروازے بند کر۔ اگر مگر مت کر۔
فوراً بند کر

اندر کے دروازوں کی کنجیاں میرے پاس ہیں
میں خود کھول لوں گی۔ کسی بھی غیر کو پاس
تک پھٹکنے نہ دوں گی۔
مُخل ہو گا ——— کچل دوں گی

علاج امراض خبیثہ
نفس سے
!
اے، شیطان کے پٹھے !
جھوٹ، چغلی، غیبت اور حسد تیری
پسندیدہ غذا ہے۔ باز آ ورنہ ہڈی پسلی ایک
کر دوں گی۔ ملامت کی کونڈی میں گھوٹ
کر زہر پلا دوں گی۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۹

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ كُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ

نفس شیطان کا اور شیطان نفس کا دستِ راست ہے

شیطان کے مُرید کی ہر حرکت شیطانی۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۷۹۰

کثافت و غلاظت و خباثت کے باعث دل دُھندلا ہے ورنہ

دل کے اس آئینہ سے شفاف کوئی آئینہ نہیں۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۹۹۱ء

میرے وطن کی مٹی گوہر سے بھی بڑھ کر ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۱۹۹۲ء

ہم روز نت نیا گھر بنا کر رہتے ہیں

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۹۳

لحم طیور (حلال) کا عرق جملہ مقویات کا حامل

فاضل حکماء تائید و تردید فرما کر احسان فرمائیں

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۹۴

کبوتر کے شکار سے دور بھاگ۔ کسی کے کیے ہوئے کو دوڑ کر کھا۔ یا حی یا قیوم

ف: کبوتر کے نر و مادہ میں ایسی محبت ہوتی ہے کہ اگر ایک شکار ہو جائے، دوسرا مفارقت کی تاب نہ لاتے ہوئے تڑپتا رہتا ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۹۵

رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ ط

ارواح میں ہر مخلوق کی ارواح شامل ہیں۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۹۶

رکھنے سے دینا افضل ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۹۷

صفحۂ ہستی پہ جس بھی کمال کو دیکھا، حسد ہمراہ پایا۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۷۹۹۸﴾

کوئی کسی کا بھی طالب نہیں، دنیا ہی کا طالب ہے
اور دنیا دین کی ضد ہے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۷۹۹۹﴾

سب سے بڑا دوست (کسی کا بھی ہو) سب سے
بڑا حاسد ہوتا ہے۔

دیکھا نہیں سب سے بڑا عابد سب سے بڑا سرکش بنا؟

ہوگا، دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا جو دوسرے
کا حاسد نہ ہو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۰۰

اس مٹی کے ساغر و مینا

اسی کا

لوٹا و پیالہ

کوئی

فرق نہیں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہ ذُوالفضل العظیم

۸۰۰۱

جملہ علوم و فنون کا حاصل اگر دین نہیں

تو کچھ بھی نہیں

دین اگر ملعون و مردار سے پاک نہیں،

دُنیا ہے

دینداری دین سے نفرت پھیلانے کا موجب!

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۰۲

ملعون و مردار سے اجتناب کی بدولت جملہ برکات
کا نزول انسب معمول یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۰۳

جب تک کسی نے یہ نہیں مانا کہ اُن کے سوا
وہ کسی کا بھی نہیں، کبھی نہیں مانے
جس نے بھی یہ مان لیا، وہ مان گئے یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۰۴

قُرب وبُعد عین حکمت پر مبنی۔
کبھی قریب تر، کبھی بعید ترین۔
نہ کوئی پا سکتا ہے نہ جھٹلا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۰۵

حشر میں نفسا نفسی ہوگی جیسی اس دُنیا میں ہے۔
کوئی کسی کا کچھ نہیں لگتا، اپنے نفس ہی کا
غلام ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۰۶

تیرا خیال سُو بہ سُو ہے ، ہائے ہائے!!
یکسُو کر

خرد جب یکسو ہوئی ، اپنی اِدراک کی فہمیت سے
بالاتر ہو کر اپنی عظمت کو منکشف
کرنے لگی ، ماشاء اللہ !

ماسوار کوٹھی میں بند کر کے سربسُر
کردیتی ہے ۔ یہی انسانی معراج کا اِبتدائی
مقام ہوتا ہے ۔

اِتحاد بین المُسلمین　زندہ باد

وما علینا الا البلاغ

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۰۷

یَاعَظِیمُ تیری عظمت کے سامنے کُل کائنات جھکی ہوئی ہے۔

یَاعَظِیمُ ہی تیرے اسمِ اعظم کی حقیقت ہے

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرالرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۰۸

مخلوق کا سب سے بڑا اُمید افزا اسم
یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَام ہے۔
اس اسم ہی کی عظمت و برکت سے ربِّ
ذوالجلال والاکرام مخلوق کی دُعائیں قبول
فرمایا کرتے ہیں۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۰۹

جلال سے کرم اور کرم سے دعا ہوتی ہے
یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۱۰

ذکرِ الٰہی زندگی کا سرمایہ ہوتا ہے

غافل وہ ہے جو یاد سے غافل ہو۔

یاد میں غفلت نہیں ہوتی،

تیری یاد تیرے بندوں کو مبارک ہو

یاد وہ ہے جو ہر یاد کو بھلا دے

کہکشاں بولی: غافل وہ ہے
جس کا دل غافل ہے

دل ایک بار جاگ کر پھر کبھی نہیں سوتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۱۱

جماعت کے دو مبلّغ ہر وقت ڈیوٹی پہ موجود رہیں۔ ایک نظام الدین، دوسرا قائم الدین۔ پہلا صبح تا دوپہر، دوسرا دوپہر تا عشاء۔

ہر مرد، عورت اور بچّے کا استقبال کرو " آئیے - تشریف لائیے۔ ذکرِ الٰہی کی مجلس جاری ہے، بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں"

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے ذکر میں شفا ہے، لوگوں کی باتوں میں بیماری

اللہ کا ذکر کرو، باتیں مت کرو

نہر بہ رہی ہے ۔ بچوں کو نہر کے کنارے مت کھڑا ہونے دو

مجلس میں بیٹھنے کو غنیمت جانو، اِدھر اُدھر مَت پھِرو

لنگر جب تیار ہو جائے، لنگر خانہ میں رکھو

پہلے طلبہ پھر تبلیغی جماعت کو کھانا کھلاؤ، پھر دُور سے آنے والے مہمانوں کو۔

گردونواح کے حاضرین گھر جاکر کھائیں۔

مجلس ایک کی ہو یا لاکھ کی،
اسی نظام کے تحت ہو

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ میں نے بھی
یہ ہدایت پاکر فراغت پائی

پہلے "جاؤ جاؤ" کہتے تھے
اب "آؤ آؤ" کہو۔

جب تک یہ نظام قائم رہے گا،
ذکرِ الٰہی کی پوری برکات کا نزول

جاری رہے گا۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۱۲

ذکرِ الٰہی کے جلال سے شیطان لرزاں۔
ذکرِ الٰہی کا جمال۔ وجدان و سرور کی تمہید۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۱۳

اگر میری ماں کو پتہ چل جائے کہ اتنا بالن کس بے دردی سے ضائع کیا جاتا ہے، اُف اُف کرنے لگے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۱۴

ہر حکم میرے اللہ کا حکم ہے۔
ہر غلطی میری غلطی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۱۵

کسی کی کوئی بھی شان مطلق نہیں جچتی
تیری شان، اے او ذیشان!
ہر شے پہ فائق۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۱۶

— رحمت اور زحمت دونوں تیری ہی طرف
سے دل پہ وارد ہوتی ہیں اور عین حکمت پہ مبنی
بندوں ہی کی بھلائی کے لیے ہوتی ہیں۔

*

اوڑک رحمت زحمت کو کھا جاتی ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

حضرت سلیمان علیہم السلام اور انگوٹھی

قرآن کریم کی سورۃ ص کی آیات وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ (اور ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا پھر وہ رجوع ہوئے) کی تفسیر میں مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک انگوٹھی تھی اور آپ کی سلطنت اور جن وانس وہوا وغیرہ کی تسخیر اسی انگوٹھی کے پہننے پر مرتب تھی۔ ایک جن برابر اس تاک میں رہا کرتا تھا کہ وہ کسی طرح آپکی یہ انگوٹھی حاصل کرلے۔

ایک دن آپ نے پاخانے میں جانے کا قصد

کیا تو اپنی انگوٹھی اُتار کر اپنی زوجہ کے حوالے کی۔ اِتنے میں وہ جنّ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صورت میں اس کے پاس آیا اور انگوٹھی طلب کی۔ اس نے سلیمان سمجھ کر انگوٹھی دے دی۔ جونہی اس نے یہ انگوٹھی پہنی انسان و جنّ و شیاطین اس کے مطیع ہو گئے۔

ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام بیت الخلا سے باہر آئے اور اپنی زوجہ سے انگوٹھی مانگی تو وہ بولی کہ انگوٹھی تو میں اپنے خاوند سلیمان کو دے چکی ہوں۔ انہوں نے کہا میں ہی سُلیمانؑ ہوں مگر زوجہ آپ کو پہچان نہ سکی کیونکہ آپ کا حال متغیّر ہو چکا تھا۔ اب سلیمان علیہ السلام کی یہ حالت ہو گئی کہ کوئی بھی انہیں پہچانتا نہ تھا اور جو بھی آپ کی یہ بات سنتا کہ میں سلیمان ہوں، سُن کر

ہنس دیتا کیونکہ لوگ سمجھتے تھے کہ سلیمان تو تختِ سلطنت پہ بیٹھ کر حکمرانی کر رہے ہیں اس شخص کو شاید کوئی ذہنی خلل لاحق ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ حال دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہے۔ چنانچہ چالیس دن تک وہ جن آپ کے تخت پر بیٹھ کر حکومت کرتا رہا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ سُلیمان علیہ السلام کو اُن کی سلطنت واپس عطا کی جائے تو لوگوں کے دلوں میں اس شیطان کی طرف سے انکار ڈال دیا۔ یعنی ان کے دل اسکی طرف سے پھر گئے اور لوگوں کو شک ہونے لگا کہ یہ شخص سُلیمانؑ نہیں ہے۔ لوگوں نے جمع ہو کر سلیمان علیہ السلام کی ازواج کے پاس آدمی بھیجا کہ بھلا تمہیں "سلیمانؑ" کی باتوں میں کچھ اجنبی عادات معلوم ہوتی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہاں!

ہمیں بھی شک ہے کہ یہ شخص سلیمانؑ نہیں۔ جب جنؔ نے دیکھا کہ لوگ اس کے حال سے واقف ہوتے جا رہے ہیں اور اسے یقین ہوگیا کہ اب میرا کام نہیں چل سکتا تو اس نے دیگر شیاطین کو بلایا۔ سب نے مل کر سحر وکفر کی باتیں لکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے نیچے دفن کر دیں۔ پھر لوگوں کے مجمع میں کھود کر نکالیں اور پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائیں[1]۔ اس جنؔ نے سوچا کہ اگر کسی طرح یہ انگوٹھی سلیمان علیہ السلام نے حاصل کر لی تو نہ صرف میری یہ حکومت ختم ہو جائے گی بلکہ وہ مجھ پر قابو پا کر سخت ترین سزا بھی دیں گے چنانچہ اس نے وہ انگوٹھی دریا میں پھینک دی جسے ایک مچھلی نے نگل لیا حضرت سلیمان علیہ السلام دریا کے کنارے محنت مشقت کا کام کرتے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور اس نے

---

[1] جادو کی حضرت سلیمانؑ سے نسبت کا باعث یہی غلط فہمی ہے جو قرآن کریم کی رو سے درست نہیں۔

مچھلی والوں سے مچھلیاں خریدیں اسے ایک مزدور کی ضرورت تھی جو مچھلیاں اس کے گھر پہنچاتا۔ اس نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ کیا آپ یہ مزدوری کریں گے؟ جس کے عوض میں آپ کو ایک مچھلی دوں گا۔ آپؑ نے ہاں کر لی اور مچھلیاں اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیں۔ اس نے حسب وعدہ ان میں سے ایک مچھلی آپؑ کو دے دی۔ کھانا تیار کرنے کے لیے آپؑ نے جب اس کا پیٹ چاک کیا تو اس کے پیٹ سے آپؑ کی انگوٹھی برآمد ہوئی جونہی آپؑ نے وہ انگوٹھی پہنی تو فوراً جن و انسان آپؑ کی اطاعت میں آ گئے اور آپؑ کو آپؑ کی سلطنت دوبارہ مل گئی۔

سُلیمان علیہ السّلام اور تختِ بلقیسؓ

قرآنِ کریم کی سورۂ نمل میں یہ واقعہ مذکور ہے تفاسیر میں اسکی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عظیم الشان دربار میں انسانوں کے علاوہ جنّ اور پرندے بھی درباری خدمات کے لیے حاضر رہتے تھے اور اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق تعمیلِ احکام کیا کرتے تھے۔ آپ کے لشکر میں ایک ہدہد جس کا نام عنبر تھا پانی کی تلاش پہ مامور تھا جہاں آپ کا لشکر قیام کرتا ہُدہُد وہیں اِدھر اُدھر اُڑ کر پانی کی تلاش کرتا اور اللّٰہ تعالیٰ نے اسے یہ خوبی عطا کر رکھی تھی کہ اسے زمین کے اندر کا پانی بھی اسی طرح نظر آجاتا تھا جیسے زمین کے اوپر کی چیزیں۔

ایک دفعہ آپ کا دربار پورے جاہ وحشم کے

ساتھ لگا ہوا تھا آپ نے جائزہ لیا تو ہُدہُد کو غیر حاضر پایا۔ آپ نے فرمایا میں ہُدہُد کو موجود نہیں پاتا۔ اس کی یہ بے وجہ غیر حاضری سخت قابلِ سزا ہے اس لیے میں اسے سخت سزا دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا وہ مجھے اپنی اس غیر حاضری کی معقول وجہ بتائے۔ ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ہُدہُد حاضر ہو گیا اس کے ساتھی پرندوں نے اُسے حضرت سُلیمان علیہ السلام کے غصّے کے بارے میں بتایا تو وہ بہت ڈرا۔ ڈرتے ڈرتے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ کو اللہ نے پرندوں کی بولی سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہوئی تھی۔ آپؑ نے اس سے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا کہ میں آپ کے پاس ایک انوکھی خبر لایا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یمن کے علاقے سبا میں ایک خوش حال مملکت ہے جس پر ایک ملکہ

حکومت کرتی ہے علاقہ زرخیز اور لوگ خوش حال ہیں مگر ملکہ اور اسکی قوم اللہ کی بجائے سورج کی پوجا کرتی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا: اچھا تیرے جھوٹ سچ کا ابھی امتحان ہو جائے گا۔ اگر تو سچا ہے تو میرا یہ خط لے جا اور ان تک پہنچا کر انتظار کر کہ وہ اس کے متعلق کیا گفتگو کرتے ہیں۔ ہدہد آپ کا خط لے کر سبا کے علاقے میں پہنچا اور ملکہ کی گود میں روشن دان کے ذریعے سے اس وقت گرایا جب وہ اپنے کمرے میں اکیلی تھی۔ اس نے یہ خط پڑھا اور اپنے درباریوں کا خاص اجلاس طلب کیا اور کہنے لگی "میرے پاس ایک معزز مکتوب آیا ہے، جسمیں یہ درج ہے یہ خط سلیمانؑ کی جانب سے ہے اور اللہ کے نام سے شروع ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ تمہیں ہم پر سرکشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے

تم میرے پاس اللہ کے فرماں بردار (مسلم) ہو کر آؤ۔

ملکہ کے مشیر وزیر تین سو بارہ افراد تھے جن میں سے ہر ایک کے ماتحت بارہ ہزار کی جمعیت ہوتی تھی۔ چھ سو عورتیں خاص طور پر ملکہ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔

ملکہ نے اپنے مقربین کو خط کی عبارت پڑھ کر سُنائی اور کہا۔ "اے میرے ارکانِ دولت تم جانتے ہو کہ میں ہم معاملات میں تمہارے مشورے کے بغیر کوئی اقدام نہیں کرتی اس لیے اب اِس اُمر میں بھی مجھے تمہارا مشورہ درکار ہے۔" اس کے مقربوں نے کہا کہ ہم سلیمان علیہ السلام سے مرعوب ہونے والے نہیں۔ ہم زبردست جنگی قوت کے مالک ہیں۔ البتہ آپ جو فیصلہ کریں گی ہمیں بسروچشم تسلیم ہوگا، ملکہ نے کہا "بے شک ہم صاحبِ طاقت و شوکت ہیں مگر ہمیں اس معاملے میں سوچ سمجھ کر

کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں نہایت قیمتی ہدیے دے کر چند قاصد ان کی خدمت میں روانہ کروں اور اس بہانے سے ان کی شوکت اور عظمت کا اندازہ کروں۔ اگر وہ زبردست قوت کا مالک شہنشاہ ہے تو پھر اس سے لڑنا فضول ہے کیونکہ بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب وہ کسی بستی میں فاتحانہ غلبہ کے ساتھ داخل ہوتے ہیں تو اس شہر کو برباد اور وہاں کے باعزت شہریوں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ سب نے اس کے مشورے کو بہتر جانا۔ چنانچہ قاصد تحائف لے کر سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے دربارِ سلیمانؑ کی شان و شوکت دیکھی تو انہیں اپنے قیمتی تحائف ہیچ معلوم ہوئے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا اپنے ہدیے واپس لے جاؤ اور

اپنی ملکہ سے کہو کہ اگر اس نے میرے پیغام کی تعمیل نہ کی تو میں ایسے عظیم الشان لشکر کے ساتھ سبا والوں تک پہنچوں گا جسے روکنا تمہارے بس میں نہ ہوگا۔ اور پھر تمہیں ذلت و رسوائی سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ قاصدوں نے واپس آکر ملکہ سے سارا حال کہہ سُنایا اور بتایا کہ ان کی حکومت صرف انسانوں ہی پر نہیں جنات و طیور بھی آپ کے مطیع و تابع فرمان ہیں۔

ملکہ نے یہ سُنا تو طے کر لیا کہ حضرت سلیمانؑ سے لڑنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ کی اطاعت تسلیم کر لی جائے۔ چنانچہ وہ اپنے درباریوں اور ایک لشکر کے ہمراہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو وحی کے ذریعے یہ سارا حال معلوم ہو گیا تب آپ نے

اپنے درباریوں سے کہا میں چاہتا ہوں کہ ملکہ کا تخت
اس کے آنے سے پہلے یہاں اُٹھا کر لایا جائے۔
تم میں سے کون یہ خدمت انجام دے سکتا ہے؟ ایک
جن نے کہا کہ میں آپ کا دربار برخواست کرنے سے
پہلے اس تخت کو لا سکتا ہوں آپ نے فرمایا میں
اس سے بھی پہلے وہ تخت یہاں دیکھنا چاہتا ہوں
چنانچہ آپ کا وزیر آصف بن برخیا اُٹھا اور کہنے لگا میں
آنکھ جھپکنے سے پہلے وہ تخت حاضر کر سکتا ہوں آپ نے
فرمایا ہاں لاؤ۔ چنانچہ جب حضرت سلیمانؑ نے رُخ
پھیر کر دیکھا تو تخت کو سامنے موجود پایا۔ فرمانے لگے
یہ میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے وہ مجھے آزماتا
ہے کہ میں اس کا شُکر گزار بنتا ہوں یا نافرمان اور
حقیقت تو یہ ہے کہ جو شخص اللہ کا شُکر گزار بنتا ہے

تو وہ در اصل اپنی ذات ہی کو نفع پہنچاتا ہے اور جو نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی نافرمانی سے بے پروا اور بزرگ تر ہے اور اس کا وبال نافرمانی کرنے والے ہی پر پڑتا ہے۔

ملکہ کا یہ تخت سونے کا تھا اور انواع و اقسام کے جواہرات سے جڑاؤ تھا۔ اس کا طول اسی گز اور عرض چالیس گز تھا۔ یہ تخت ایک محل میں تھا جس کے مشرق میں تین سو ساٹھ طاق تھے اور اتنے ہی جانب مغرب۔ سورج ہر روز طلوع کے وقت ایک طاق سے نظر آتا اور بوقتِ غروب دوسرے مغربی طاق سے دکھائی دیتا۔ چونکہ وہ قوم آفتاب پرست تھی اس لیے محل کی تعمیر میں یہ خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ زبردست قوی محافظ اس تخت اور محل کا پہرہ

دیتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا نے آنکھ جھپکنے میں یہ تخت تقریباً پندرہ سو میل دُور بیت المقدس میں حاضر کر دیا۔ غنیۃ الطالبین میں ہے کہ وہ اسم اعظم یا حی یا قیوم کا حامل و عامل تھا۔

حضرت سُلیمانؑ کے حکم کے تحت تخت کی ہیئت میں کچھ تبدیلی کر دی گئی چنانچہ جب ملکہ دربار سلیمانیؑ میں پہنچی تو اس سے دریافت کیا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے سن رکھا تھا کہ ملکہ جنّیہ عورت کی اولاد ہے اور اسکے جسم پہ جانوروں کی طرح کے بال ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس بات کی تحقیق کے لیے ایک خاص محل تیار کروایا جس تک پہنچنے کے لیے آئینے کا جو رستہ پڑتا تھا نگاہ دھوکا کھا کر یہ یقین کر لیتی تھی کہ صحن میں صاف شفاف پانی بہہ رہا ہے۔ ملکہ سے کہا گیا کہ آپ

اس قصرِ شاہی میں قیام کریں۔ چنانچہ جب وہ محل کے
سامنے پہنچی تو صاف شفاف پانی بہتا ہوا پایا، یہ دیکھ کر
اس نے کپڑوں کو ساق سے اوپر چڑھایا تو حضرت
سلیمانؑ نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں۔ یہ پانی نہیں ہے
بلکہ سارے محل اور اس صحن کو چمکتے ہوئے آبگینے سے
بنایا گیا ہے بلکہ نہایت شرمندہ ہوئی اسکی ذہانت پہ
چوٹ پڑی اور وہ سمجھ گئی کہ اب تک وہ حقیقت سے
نہایت دُور رہی ہے چنانچہ اس نے اللہ کی توحید اور
حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوّت کا اقرار کیا اور مسلمان ہوگئی۔

حضرت سُلیمانؑ اور چیونٹی

ایک بار مُدّت تک بارش نہ برسی تو لوگ حضرت سلیمان
علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش کی دُعا

کی درخواست کی۔ آپ لوگوں کو ہمراہ لے کر استسقا

کے لیے باہر نکلے۔ رستے میں دیکھا کہ ایک چیونٹی

اُلٹی لیٹی ہوئی اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھائے

دُعا کر رہی ہے "خدایا! ہم بھی تیری مخلوق ہیں

ہمیں بھی پانی کی محتاجی اسی طرح ہے جس طرح تیری دوسری

مخلوق کو۔ اگر پانی نہ برسا تو ہم ہلاک ہو جائیں گی!

اے رحم کرنے والے! پانی برسا، رحمت کی بارش بھیج"

یہ دعا سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے کہا

"لوٹ چلو تمہیں کسی اور کی دُعا سے پانی پلا دیا گیا"

لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے تو بارش شروع

ہو گئی اور اتنی بارش ہوئی کہ خشک سالی ختم ہو گئی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰/۷

تیری قسم! تیرے سوا کسی کو بھی میں نے
اپنا نہیں بنایا۔
اسی لیے کوئی بھی میرا نہیں بنا۔
یا ربّ ذوالجلال والاکرام!
تیری دنیا میں میرا کوئی بھی نہیں،
تو اپنا بنا لے، یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۸۰/۸

جس کا کوئی بھی نہیں ہوتا، اس کا
اللہ ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۸۰۱۹

سب سے چھوٹی اور بے وقعت چیز
تیری اپنی زندگی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۲۰

تھیوری اور پریکٹیکل میں بعض اوقات زمین و آسمان کا
تفاوت ہوتا ہے۔

بعض کام دیکھنے میں سہل الحصول
عملاً ـــــــــــ مشکل ترین
جیسے تانبیسر (تانبے کا کشتہ) یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۲۱

ہر شے محور کے گرد گھوما کرتی ہے

قدرتِ الٰہی حکمتِ ایزدی کے گرد گھوما کرتی ہے۔
یہی مشیتِ ربانی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحق القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۲۲

کئی بار بتا چکے
ہمزات الشیاطین
نوری ہوں یا ناری
اللہ کے حکم کے تابع ہیں
کوئی خودسر نہیں

ارادتِ الٰہی کے تحت محوِ عمل ہیں
خودِ سر ہوتے ۔ احکم الحاکمین کیوں کر کہلاتا ؟

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۲۳

یہ راہ گیر مُسافر ہے
مُسافر کی دُنیا ایک بُقچی میں بند ہوتی ہے
مُسافر کسی کا بھی دوست نہیں ہوتا
دوست مت بنا
دوستی کا دم مت بھر

یا حیی یا قیوم

درخت تلے ستانے کیلئے لیٹا
اٹھا
ناد بجایا
سیمرغ ساتھ تھا
سنتے ہی
دُور و نزدیک سے
تمام پرندے
پھڑ پھڑا کر اسکے گرد
جمع ہونے لگے
ایک جمگھٹ لگ گیا
اُلو باقی تھا، وہ بھی آپہنچا
چلو پرندو !
اپنی اپنی بولیاں بول کہ

مختل کرماڈ

اشارہ پاتے ہی
پرندوں کی دُنیا نے جنگل میں ایک
دھوم مچادی
رنگا رنگ پرندے
نو بہ نو بولیاں، ایک رنگ بندھ گیا،
خود بھی غافل نہیں
کسی کو بھی دم بھر کے لیے
غافل ہونے نہیں دیتے
سیمرغ کی رفاقت کی تاب نہ
لاتے ہوئے اُڑ جاتے ہیں
ولولہ کبھی ختم نہیں ہوتا،
بے تاب ہو کر پھر آجاتے ہیں

پرندے آتے رہتے ہیں
جاتے رہتے ہیں
محفل کبھی برخاست نہیں ہوتی،
ہمیشہ جاری رہتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸-۲-۴

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر
ارشاد عین حق ہے

هم اور تم وہ نہیں جن پہ چیونٹیاں اپنے
بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں درود بھیجتی ہیں

عالم باعمل کو، جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے،
آسمان کی ملکوت میں کبیر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

ہم اور تم وہ نہیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۲۵

ہم اور تم جہاں بھی جاتے ہیں،
ہلچل مچا دیتے ہیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۲۶

تیرے جمال ہی کی بدولت و باعث
دل بے چین و بے قرار رہتے ہیں۔
تیرے جمال ہی نے خون کے آنسو
رُلائے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۲۷

بندگی اللہ کے لیے ہوتی ہے اور
خدمت مخلوق کے لیے۔
خدمت ہر دو کو پسند یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۲۸

چھوٹی سے چھوٹی بُرائی سے باز رہنے کا اِصطلاحی
نام نیکی ہے   یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرّازقین
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۸۰۲۹

نہ تُو مالک کا ہے نہ مختار کا ، اغیار کا ہے

رذیل مت بن ، ذلیل مت بن
مالک کا بن اور مختار کا

وفا مالک کی عزت اور مختار کی آبرو ہوتی ہے

اغیار سے شناسائی مالکِ مختار سے بے وفائی نہیں تو کیا ہے ؟

اغیار یار نہیں ہوتا۔

اغیار کو یار بنا

ہر کسی کا یار مت بن
ایک کا بن۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۳۰

روح کی پرواز ہر پرواز سے اعلےٰ

ہر پرواز اسکی زد میں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۳۱

ہم نت نیا گھر بنا کر رہتے ہیں۔ مسافری نہیں تو کیا ہے۔؟ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۳۲

ہم گزرگاہوں میں رہتے ہیں اور گزرگاہ میں کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ گزرگاہ سے ہر شئے گزرا کرتی ہے۔ پھول بھی ——— غلاظت کا ڈھیر بھی۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۲۴

بُلبل دن بھر سُریلے نغمات گاتی پھرتی ہے۔
اُلّو شبستان کا امیر ہے۔ مشہور ہے
کہ اللہ ہُو اللہ ہُو کہتا ہے۔
شب بھر جاگنے والا اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ
ضرور کہتا ہوگا۔
غلط العوام نے اس بیچارے کو
اللہ ھُوْ اللہ ھُوْ کی بجائے
"اُلّو"
بنا دیا ہے!
واللہ اعلم بالصواب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۸۰۳۴

ضرورت سے زیادہ مال جب جمع کر دیا جاتا ہے، برکت اُڑ جاتی ہے۔ خرچ کرنے کے بعد ہی مزید عنایت ہوتی ہے اور ضرور ہوتی ہے۔ یاحییُ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۵

جلال و جمال کے خیالات کو اقلیم قلبوت کے اندر پاک پردوں میں مستور و محجوب کر کے محصور کر دینا امید افزا عمل ہے۔

نصیحت کنندہ خیال کا شکریہ

اس اور اس جیسے جملہ خیالات کا شکریہ

خیالات جب متحد ہو کر یکسُو ہو جاتے ہیں،
محو و منہمک ہو جاتے ہیں۔

لُغت میں اسے لگن کی مگن کہتے ہیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۲۶

اللہ تبارک تعالیٰ کی کبریائی کو غیرت دلانا بھی
ایک ہنر ہے۔ یہ ہنر دہبی ہوتا ہے، کسبی
نہیں۔ الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین یا حیی یا قیوم
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۳۷

موحّد وہ ہے جس کو اپنی انانیت کا
کُلّی اِعتماد حاصل ہو۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۳۸

سب سے قدیم مخلوق انسان ہے۔
یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۳۹

حیّ القیوم میرا معبود ہے
تن میں رہتا ہے

مَن میں رہتا ہے
غائب نہیں ، حاضر رہتا ہے
میں اس کو سجدہ کرتا ہوں
میری زندگی کی ہر شے
اسی کی ہے اور اسی
کے حوالے۔

شہود نے رگ رگ میں تصدیق کی
برملا کہا کہ یہ سچ ہے - یا حیّ یا قیوم

الحمد للہ الحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۱۰۳۰/

یا حَیُّ یا قَیُّومُ میرا مُستغیث ہے
اور

فریاد حاکم کو سامنے دیکھ کر ہی کی جاتی ہے، بے دیکھے نہیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۴۱

ہم ہوائی جہاز کے مسافر ہیں
دنوں کا سفر منٹوں میں طے کر لیتے ہیں۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۴۲

تیرے لیے مرنا
تیری یاد میں مرنا

تیری قسم !
عین شہادت ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۴۳

تیری راہ میں
تیرے لیے لُٹنا
تیری قسم !
میری زندگی کی معراج ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۴۴

تیری راہ میں میری صحرا نوردی میری زندگی کی وہ منزل ہے جس پہ یہ مسافر اتراتا نہیں تھکتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۴۵

تیری راہ میں میری بے قدری میری وہ قدر ہے جس پہ سلاطینِ اقلیم ترسے!

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۴۶
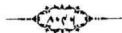
تم حج کیوں نہیں کرتے ؟

میں زادِ راہ نہیں رکھتا
اللہ جو بھی روزی دیتے ہیں
اسکی مخلوق ہی میں تقسیم کردیتا ہوں
کوئی بھی شے کل کے لیے جمع نہیں رکھتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۴۷

غلام کی کوئی بھی شے مالک سے
پوشیدہ نہیں ہوتی۔ مالک غلام کی ہر شے
کا کفیل ہوتا ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۴۸

سجدہ ، دیر و حرم کا پابند نہیں ،
جہاں بھی کرو ، ہو جاتا ہے ،

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۹

عظیم ہر عظمت کا ترجمان
اسمِ اعظم
ہر اسم کا کفیل
اور ہر اسم کی جان

جان کے بغیر کوئی جان زندہ اور

قائم نہیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۰

طب کی کمائی سے
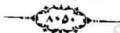
طب نالاں

حکمت افسردہ

شفا عنقا۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۱
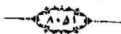
نہ نظام دین ہے نہ قائم دین،

تماشہ بین ہے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۲

یا حیی یا قیوم کا مظہر
ابدی حیات کا مبشّر
حضرت امام حسین
شہزادۂ کونین علیہ السلام

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۳

محرّم کا عاشورہ، عاشورے کا عرفہ
برکات کے نزول کا مبشّر ہوتا ہے
محترم مسلمان قوم کا با جلالت و اکرام دن ہوتا ہے
یہ دن موعود الشہود جناب اظہارِ عالی حضرت

امام المؤمنین ، مظلومِ کربلا ، نواسۂ رسول
محمد النبی الامی رسول النبی المصطفےٰ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین شہید المقتول
قدس اللہ سرہٗ علیہ الرحمۃ کی رحلتِ موعودہ کا عرفہ
کا دن ہے ۔ رحلت کا پیغام موصول ہونے پر روح القدسیہ
کو تو خوشی و مسرت حاصل ہوا کرتی ہے لیکن نفسِ رحمانی
کو کسی قدر افسوس و الم ہوا کرتا ہے کیونکہ عالمِ ناسوت
کی یہ فطری ودیعت ہے کہ دنیا کی محبت کو کالعدم
کر کے اپنی روحانیت سے منظوم ہو کر دلیا
عمل و فعل کرنے پہ مامورِ قدرت ہو جائے ۔
یہاں پر مشیتِ ربانی کا اقدار اپنی ولیسی قدرتوں
کا اظہارِ اولیٰ ، اظہارِ اعلےٰ ، اظہارِ اعلی الاکمل
کرنے پہ مرضوض الامر ہو جایا کرتا ہے ۔ زہے قسمت

ہر مومن فرد کو اپنی آخرت کا اعلےٰ
مقام دیکھنا نصیب ہو جائے !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۵۲

شام نے
شامِ غریباں کا منظر
جی بھر کر دیکھا
شام کی شام ہوئی
شام پہ اندھیرا چھاگیا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۵۵

نیکی اور بدی
بنفسہٖ کوئی وجود نہیں رکھتیں
تُو نے ہی نیکی کو وجود میں لانا ہے
تُو نے ہی بدی کو

*

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۶

نیکی جب روح کے دربار میں حاضر ہوئی
نیک بن کر نیکی کا مظاہرہ کرنے لگی

اور بدی شرمندہ ہو کر باز آئی۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۷

بندہ فعل مختار ہے
نیکی ۔ ثواب
بدی ۔ عذاب

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۸

اللہ کے کام کرنے والے کوئی اور کام

نہیں کرتے۔ سر کھجلانے کی بھی
فرصت نہیں ہوتی۔

اللہ کے کام ہر کام سے افضل۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۵۹

مصروف کبھی فارغ نہیں ہوتا
فارغ کبھی مصروف نہیں ہوتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۶۰

BE JUSTFUL

AND

FEAR NOT

یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاطہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

THE PERFECT

CAN NOT BE TAUGHT

AND

CAN NOT BE BOUGHT

AT

ANY COST !

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمْ

انتخابِ سُبل المرام

حضرت ابوہریرہؓ کے سات سوالات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات :

۱ : ابتداءِ تبلیغ میں کون لوگ آپ کے ساتھ ہوئے ؟

فرمایا : آزاد اور غلام دونوں۔

۲ : اسلام کیا ہے ؟

فرمایا : خوش کلامی اور کھانا کھلانا

۳ : ایمان کیا چیز ہے ؟

فرمایا : صبر اور فیاضی

۴ : سب سے اچھی اسلامی صفت کیا ہے ؟

فرمایا : جس کی زبان اور ہاتھ سے سب مسلمان محفوظ ہوں۔

۵: سب سے افضل ایمان کیا ہے ؟

فرمایا: اچھے اخلاق۔

۶: سب سے بہتر نماز کونسی ہے ؟

فرمایا: جس میں قیام زیادہ ہو

۷: سب سے افضل ہجرت کیا ہے ؟

فرمایا: جو خدا کو ناپسند ہو، اسے چھوڑ دیا جائے۔

(عمرو بن عبسہؓ / للکبیر و احمد ملفظ)

و۔ ابتدائے اسلام کا آغاز بےکسی سے ہوا اور بےکسی ہی میں اس کا اعادہ ہوگا۔ مبارک ہیں وہ بےکس جن کو یہ موقع ملے۔ (ابو ہریرہؓ / مسلم)

و۔ مومن کی بھی عجب شان ہے کہ اسکی زندگی کا ہر پہلو اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ شرف مومن کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں کہ اگر اسے مسرت ہو تو وہ

شکر ادا کرتا ہے اور اگر تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے اور
یہ دونوں حالتیں اس کے لیے بہتر ہیں۔

(صہیب رض / مسلم)

و۔ اے معاذ رض ...... میں تجھے بتا نہ دوں کہ چوٹی کی بات
کیا ہے اور اس کا ستون کیا ؟ عرض کیا:
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ! ضرور بتلا دیجئے۔
فرمایا : چوٹی کی بات تو ہے اسلام،
اس کا ستون ہے نماز، اور اسکی کوہان ہے جہاد۔
پھر فرمایا کہ ان تمام باتوں کا نچوڑ نہ بتا دوں ؟
میں نے عرض کیا ضرور۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
فرمایا : اے معاذ ! اس پر قابو رکھو
عرض کیا: کیا ہماری گفتگو پر بھی مواخذہ ہوگا ؟

فرمایا، تیری عقل پر پتھر پڑیں، لوگوں کو صرف کلماتِ زبان ہی کی وجہ سے تو آگ میں مُنہ کے بَل جھونکا جائے گا۔ (معاذؓ / ترمذی)

و۔ ایمان کی کچھ اوپر ستّر شاخیں ہیں ان سب میں چوٹی کی چیز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (توحید) کا قائل ہونا ہے اور معمولی درجے کی چیز راستے سے ایذا رساں اشیاء کا ہٹا دینا ہے۔ حیا بھی ایمان ہی کی شاخ ہے (ابوہریرہؓ / متفق علیہ)

و۔ یہ تین اُمور بھی ایمان میں داخل ہیں۔

۱۔ اپنی تنگدستی میں دُوسروں کی اعانت

۲۔ تمام عالم کے لیے سلامتی کی تڑپ

۳۔ اپنی ذات سے بھی انصاف کرنا۔

(عمار بن یاسرؓ / بزار)

و۔ جس کی محبت اور بُغض، عطا اور ترکِ عطا سب کچھ اللہ کے لیے ہو وہ اپنے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔

(ابو امامہؓ / ابو داؤد)

و۔ مُسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مُسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی جان سے لوگوں کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

(ابو ہریرہؓ / ترمذی۔ نسائی۔ بخاری)

و۔ ایک شخص نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین اسلام کون سا ہے؟

فرمایا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور شناسا و غیر شناسا سب کو سلام کرنا۔ (ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ / بخاری، مسلم / نسائی)

و۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے تو فبہا ورنہ

یہ (کافر کہنے والا) کافر ہو جائے گا۔

(ابن عمرؓ / ابو داؤد)

۹۔ حضورؐ نے عبداللہؓ بن رواحہ کو ایک سریے میں روانہ ہونے کا حکم دیا۔ وہ دن جمعہ کا تھا۔ ان کے ساتھی روانہ ہو گئے۔ لیکن عبداللہؓ نے سوچا کہ میں ٹھہر کر حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کر لوں، پھر قافلے سے جا ملوں گا۔ جب وہ حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کر چکے تو انہیں حضورؐ نے دیکھ کر پوچھا: تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں نہ روانہ ہوئے؟ عرض کیا: میں نے سوچا کہ حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کر کے پھر ان سے جا ملوں گا فرمایا کہ ساری کائناتِ زمین بھی تم خرچ کر ڈالو تو ان کی اس روانگی کی فضیلت کو نہیں پا سکو گے۔

(ابن عباسؓ / ترمذی)

و۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو سواری کے جانوروں پر چڑھے ہوئے باتیں کر رہے تھے فرمایا کہ اچھی حالت میں ان پر سوار ہو اور اچھی حالت میں انہیں چھوڑ بھی دیا کرو۔ ان کو اپنی گفتگو کے لیے راستوں اور بازاروں میں کرسیاں نہ بنا لیا کرو۔ بہتیری سواریاں ایسی ہیں جو اپنے سوار سے زیادہ بہتر اور زیادہ ذکرِ الٰہی کرنے والی ہوتی ہیں۔

(معاذ بن انسؓ / احمد)

و۔ جس محلے والوں کی صبح اس حال میں ہو کہ اس رات ایمیں کوئی بھوکا رہ گیا تو ان لوگوں سے اللہ تعالےٰ بری الذمہ ہو گیا۔ (ابو ہریرہ رضؓ / احمد / موصلی۔ بزار۔ اوسط)

و۔ ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ حضورؐ نے اس کا

علاج یہ بتایا کہ یتیم کے سر پر رحمت کا ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (ابوہریرہؓ / احمدؒ)

و۔ بخدا وہ مومن نہیں۔ بخدا وہ مومن نہیں۔ بخدا وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا کہ کون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا: وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(ابوہریرہؓ / بخاری و مسلم)

و۔ جس نے میری ایک سنّت کو بھی، جو میرے بعد ختم ہو چکی ہو، زندہ کیا وہ میرا محبّ ہے اور جو میرا محبّ ہے وہ میرے ساتھ ہوگا۔

(علیؓ / رزین)

لوگو! اعمال میں اپنی برداشت کا خیال رکھو، ورنہ تم ہی اُکتا جاؤ گے نہ کہ خُداوندِ کریم۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس میں مداومت

ہو۔ اگرچہ وہ عمل مختصر ہو۔ (عائشہؓ / متفق علیہ)

و۔ سہولت پیدا کرو۔ دشواری پیدا نہ کرو

خوشخبری سناؤ، نفرت نہ دلاؤ۔ (انسؓ / متفق علیہ)

و۔ دین سہل چیز ہے۔ جو شخص اس میں سختی پیدا کرے گا، اسی پر وہ ہی سختی مسلط رہے گی۔ (ابوہریرہؓ / متفق علیہ)

و۔ صالح سیرت، عمدہ طریقہ اور میانہ روی نبوّت کے چالیس اجزاء میں سے ایک خالص جزو ہے۔

(ابن عباسؓ / ابوداؤد)

و۔ میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ سمیر بن عبدالرحمان سالقہ امتوں کے واقعات سنا رہے تھے اور دوسری طرف حمید بن عبدالرحمان علم و فن کی تعریف میں مصروف تھے۔ اسی فکر میں کہ دونوں میں سے کس کے حلقے میں بیٹھوں، اونگھنے لگا۔ رؤیا میں ایک فرشتہ آیا اور بولا کہ

تم یہ سوچ رہے ہو کہ دونوں میں سے کس کے پاس بیٹھوں اگر کہو تو تمہیں حمید کے حلقے میں جبریلؑ کو بیٹھا ہوا دکھا دوں۔ (ابن سیرینؒ / دارمی)

● عہدِ نبویؐ میں دو بھائی تھے، ایک حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس علم حاصل کرتا تھا، دوسرا دستکاری کر کے روٹی کماتا۔ دستکار نے اپنے بھائی کا شکوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ فرمایا: تمہیں اسی طالب علم کے صدقے میں روزی ملتی ہے (انسؓ / ترمذی)

● اللہ جل شانہٗ، جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔

(ابن عباسؓ / بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

● بخدا! اگر تمہاری تبلیغ سے ایک شخص کو بھی ہدایت حاصل ہو جائے تو یہ تمہارے لیے سُرخ اونٹوں

سے بہتر ہے۔ (سہلؓ بن سعدؓ / ابوداؤد)

و۔ عبداللہ بن عمرؓ ہر جمعرات کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میری تمنا یہ ہے کہ آپ ہر روز یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ آپؓ نے جواب دیا: مجھے اس سے جو چیز مانع ہے وہ یہ ہے کہ میں تم لوگوں کو اکتانا پسند نہیں کرتا جس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی اکتاہٹ کا لحاظ رکھتے ہوئے وعظ فرمایا کرتے تھے، اسی طرح میں بھی تم لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہوں۔

(شقیقؓ / بخاری، مسلم۔ ترمذی)

و۔ عوام کو ان کی عقل کے مطابق مسائل بتاؤ۔ کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی جائے؟ (علیؓ / بخاری)

و۔ جب تم لوگوں کے سامنے ایسی گفتگو کرو گے جو اُن کی عقل کی رسائی سے باہر ہو تو وہ کچھ لوگوں کے لیے فتنہ بن جائے گی۔ (ابن مسعودؓ / مسلم)

و۔ جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو تخفیف سے کام لے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے سبھی ہوتے ہیں۔ (ابوہریرہؓ / متفق علیہ)

و۔ رات کی نماز کو نہ چھوڑو اگرچہ بکری دوہنے کی مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

(جابرؓ / اوسط)

و۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم قبل از عشاء سوتے سے اور بعد از عشاء بیکار باتیں کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (ابوہریرہؓ / بخاری مسلم - ابوداؤد - ترمذی)

و۔ مومن کو ایک کانٹا وغیرہ بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اس

کے عوض اسکا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے۔

(عائشہؓ / موطا۔ ترمذی۔ اوسط صغیر)

- جو شخص بھی شام کو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے، اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار ہو جاتا ہے اور جو صبح ایسا کرے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ تیار ہو جاتا ہے۔ (علیؓ / ابوداؤد۔ ترمذی)

- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ پوچھا یہ راحت پانے والا ہے یا راحت دینے والا؟ کسی نے اس بات کی وضاحت کے لیے عرض کیا

فرمایا: بندۂ مومن مر کر دُنیا کے جھنجھٹوں سے آرام پالیتا ہے اور بندۂ فاجر کے مرنے سے انسان، زمین، شجر اور دوسرے ذی رُوح کو آرام نصیب ہوتا ہے۔

(ابو قتادہؓ / بخاری، مسلم، موطا، نسائی)

و۔ کچھ لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازے کو لیے ہوئے گزرے اور اس کی تعریفیں کیں۔ فرمایا کہ اسکے لیے جنّت واجب ہوگئی۔ پھر دُوسرا جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اسکی بُرائی کی۔ فرمایا اس کے لیے دوزخ لازم ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ تم آپس ہی میں ایک دوسرے کے گواہِ عمل ہو۔

(ابوہریرہؓ / ابو داؤد)

و۔ اگر کوئی مسلمان مر جائے اور اس کے قریب ترین پڑوسیوں میں سے تین گھرانے بھی اس کی کسی

نیکی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے اپنے علم کے مطابق جس خیر کی گواہی دے رہے ہیں، میں اسے قبول کرتا ہوں اور اسکی جو برائی میں جانتا ہوں، اُسے میں معاف کرتا ہوں۔

(ابوہریرہؓ / احمد)

و۔ میں نے تمہیں پہلے زیارتِ قبور سے روک دیا تھا۔ (کیونکہ تم حدیث الاسلام تھے) اور اب (جبکہ توحید پختہ ہو چکی ہے) زیارت کر سکتے ہو۔ کیونکہ قبریں تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔ (بریدہؓ / مسلم- اصحابِ سنن)

و۔ بحر و بر میں جو مال تلف ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ روک رکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (عمرؓ / اوسط)

و۔ ابنِ آدم کا حق سوائے ان تین چیزوں کے اور کسی شے سے وابستہ نہیں۔ وہ گھر جس میں وہ رہے۔ وہ

کپڑا جس سے وہ ستر پوشی کا کام لے۔ اور خشک روٹی و پانی۔
(عثمانؓ / ترمذی)

و۔ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میری ماں مرگئی اور اس کے ذمّے مِنّت کا روزہ تھا تو کیا میں اسکی طرف سے روزہ رکھ لوں؟ فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو اسے ادا کردیتی تو یہ اُس کی طرف سے ادا ہوجاتا یا نہیں؟ عرض کیا! ہاں ہوجاتا۔ فرمایا کہ پھر اپنی ماں کی طرف سے روزہ بھی رکھ لے۔
(ابن عباسؓ / للسنۃ الاربعۃ)

و۔ جو شخص اس لیے علم پڑھتا ہے کہ علماء کا مقابلہ اور جُہلا سے مناظرہ کرکے عوام کو اپنی طرف مائل کرلے، اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے گا۔
(کعب بن مالکؓ / ترمذی)

و۔ میں نے جن اُمور کی وضاحت نہیں کی، ان کی بابت دریافت مت کرو۔ پہلی اُمتیں اپنے نبیوں سے ایسے ہی سوالات کرنے پر اور انبیائے سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔ جن اُمور سے میں روک دوں، ان سے تم بچتے رہو اور جو حکم دوں مقدور بھر اس پر عمل کرو۔ (ابوہریرہؓ / بخاری، مسلم، ترمذی)

و۔ بدترین وہ لوگ ہیں جو شر انگیز مسائل پوچھ کر علماء کو مغالطے میں ڈالتے ہیں۔ (ابوہریرہؓ / رزین)

و۔ تمہیں یہ علم نہیں کہ مومن کا سجدہ
مقامِ سجدہ کو سات تہول
تک پاک کر دیتا ہے؟

(عائشہؓ / اوسط)

ایک شخص حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سائل بن کر حاضر ہوا اس نے آپ سے چند سوالات کیے جن کے جوابات آپ نے مرحمت فرمائے۔

اس نے پوچھا: اے اللہ کے نبیؐ! میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ سے ڈرتا رہ تو سب سے بڑا عالم بن جاتے گا (یعنی اللہ کا خوف رکھ اور اس کے حکموں پر عمل کر، اللہ تجھے علم و حکمت کے خزانے بخش دیں گے)

اس نے پوچھا: میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں سے زیادہ مالدار بن جاؤں۔

ارشاد ہوا: قناعت اختیار کر سب سے زیادہ مالدار ہو جاتے گا۔

اس نے عرض کیا ، میں چاہتا ہوں کہ سب سے بہتر شخص بن جاؤں ۔

فرمایا : سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے تُو سب کے لیے نفع بخش بن جا ، سب سے بہتر شخص بن جائے گا ۔

اس نے عرض کیا : میں سب سے عادل شخص بننا چاہتا ہوں

ارشاد فرمایا تُو دوسروں کے لیے وہی پسند کر جو تُو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو سب سے زیادہ منصف اور عادل ہو جائے گا ۔

عرض کیا : میں اللہ کے دربار میں سب لوگوں سے زیادہ مقرّب بننا چاہتا ہوں ۔

فرمایا : اللہ کا ذکر کثرت سے کر تُو اللہ کے دربار میں سب سے زیادہ مخصوص اور مقرّب بن جائے گا ۔

عرض کیا : میں محسنین اور نیکو کاروں سے بننا چاہتا ہوں ۔

ارشاد ہوا: تو اللہ کی یوں عبادت کر گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو (کم از کم) اس طرح جیسے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔

فرمایا: اپنے اخلاق سنوار لے، تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

پوچھا: میں اطاعت گذاروں میں سے بننا چاہتا ہوں

ارشاد ہوا: اپنے فرائض ادا کرتا رہ تو اللہ کے مطیع لوگوں میں شمار ہو گا۔

عرض کیا: میں اللہ سے اس حال میں ملنا چاہتا ہوں کہ میں تمام گناہوں سے پاک صاف ہوں۔

فرمایا: جنابت سے غسل کیا کر اس کی برکت سے گناہوں سے پاک اُٹھے گا۔

عرض کیا : میں چاہتا ہوں کہ حشر میں نور کے ساتھ اُٹھایا جاؤں۔ فرمایا : تو کسی پر ظلم نہ کر قیامت کے دن نور میں اُٹھے گا

عرض کیا : میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے

فرمایا : تو اپنی جان پر رحم کر (اطاعت کر کے خود کو دوزخ سے بچا) اور خلق خدا پر رحم کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

عرض کیا : میں چاہتا ہوں میرے گناہ کم ہو جائیں

فرمایا : کثرت سے استغفار کیا کر تیرے گناہ کم تر ہو جائیں گے۔

عرض کیا : میں سب لوگوں سے بزرگ تر بننا چاہتا ہوں۔

فرمایا : مصیبت میں لوگوں سے اللہ کی شکایت نہ کر سب لوگوں سے بزرگ تر ہو جائے گا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں میرے رزق میں زیادتی ہو۔
فرمایا: تو ہمیشہ طہارت سے رہ تیرے رزق میں برکت ہوگی۔
عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ اور رسول کا دوست بن جاؤں۔
فرمایا: جو چیزیں اللہ اور رسول کو پسند ہیں، ان کو پسند کر اور جن چیزوں سے اللہ اور اس کے رسول کو نفرت ہے، ان سے نفرت کر۔ تو اللہ اور اس کے رسول کا دوست بن جائے گا۔
عرض کیا: میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔
فرمایا: کسی پر بے جا غصّہ نہ کر تو اللہ کے غضب اور ناراضی سے بچ جائے گا۔
عرض کیا: میں اللہ کے ہاں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں

ارشاد ہوا: حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ تو مستجاب الدّعوات ہو جائے گا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو قیامت میں سب کے سامنے رُسوا نہ کرے۔

فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کر، اللہ تجھے رسوا نہ کرے گا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ میرے عیب چھپالے

فرمایا: تو اپنے بھائیوں کے عیب چھپالے، اللہ تعالیٰ تیرے عیب چھپائے گا۔

عرض کیا: میری غلطیاں کس طرح معاف ہو سکتی ہیں؟

فرمایا: خوفِ الٰہی سے رونے سے اور اللہ سے عاجزی کرنے سے اور بیماریوں سے

عرض کیا: کون سی نیکی اللہ کے نزدیک افضل ہے؟

فرمایا: اچھے اخلاق، انکسار، مصیبتوں پر صبر اور

اللہ کے فیصلوں پر خوشی۔

عرض کیا: اللہ کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

فرمایا: بدترین اخلاق اور کنجوسی جس کی اطاعت کی جائے

عرض کیا: کون سی چیز اللہ کے غضب کو روکتی ہے؟

فرمایا: پوشیدگی سے صدقہ دینا، قرابت داروں کا حق

ادا کرنا اور ان سے سلوک و احسان سے پیش آنا۔

عرض کیا: جہنم کی آگ کو کون سی چیز بجھاتی ہے گی۔

فرمایا: روزہ

کنز العمال جامع صغیر

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۶۰۱

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

خطبۂ خلافت حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفۂ راشد حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ بیعتِ عامّہ کے وقت مسجدِ نبوی میں تشریف لاتے۔ اصحابِ کبارؓ اور مہاجرین و انصارؓ مسجد میں موجود تھے آپؓ منبر پر جلوہ فرما ہوئے مگر جس درجہ پہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوا کرتے تھے اسے چھوڑ کر ایک درجہ نیچے بیٹھے بیعتِ عامّہ سے فراغت کے بعد آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

لوگو! مجھے تم پر حاکم بنایا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں ٹھیک رستے پر چلوں

تو میری مدد کرو اور اگر دیکھو کہ میں غلط رستے پر جا
رہا ہوں تو مجھے سیدھا کر دو۔ صدق امانت
ہے اور کذب خیانت۔ ہر ضعیف میرے
نزدیک اس وقت تک طاقتور ہے جب
تک میں اسے اس کا حق دلوا نہ دوں اور ہر
طاقتور میرے نزدیک اس وقت تک ضعیف اور
کمزور ہے جب تک میں اس سے مظلوم کا حق نہ
لے لوں تم میں سے کوئی شخص جہاد کو ترک نہ کرے
کیونکہ جو قوم جہاد ترک کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس
پہ ذلّت طاری کر دیتا ہے اور جس قوم میں بے حیائی
اور بدکاری پھیل جاتی ہے تو ساری قوم پہ کوئی بلا اور
مصیبت آ جاتی ہے۔ جب تک میں اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں میری اطاعت کرو
اور جب میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی نافرمانی کروں

تو تم پر میری اطاعت واجب نہیں۔ اب نماز کے لیے اُٹھو، اللہ تعالیٰ تم پہ رحم فرمائے۔

(البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۴۸ ج ۵

کنزالعمال ج ۳ صفحہ ۱۲۹)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ خطبہ اپنی نظیر آپ ہے۔ یہ خطبہ اسلام کے جمہوری نظام کی عمدہ صراحت ہے اور اسلامی مملکت کے حاکم اور رعایا کے حقوق کی وضاحت۔ اس خطبہ میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے اپنی سیاست نہایت واضح طور پر بیان کر دی آپ رضی نے یہ واضح کر دیا کہ آپ کی نظروں میں سب مسلمان برابر ہیں۔ ہر شخص کو اس کا حق ملنا چاہیئے خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔ امیر کی اطاعت

اس وقت تک ہی واجب ہے جب تک وہ
اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتا ہے
اور خلیفۂ وقت احتساب سے بالاتر نہیں۔
حریت فکر کی ایسی مثال آج کی متمدن دنیا
میں بھی نہیں ملتی۔
موسیٰؒ بن عقبہ نے مغازی میں اور حاکمؒ نے
مستدرک میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے آپؐ
کا خطبہ ان الفاظ میں روایت کیا ہے
"خدا کی قسم میں امارت اور خلافت کا کبھی خواہشمند
نہیں ہوا نہ دن میں نہ رات میں اور نہ کبھی اس کی
طرف مائل ہوا اور نہ حق تعالیٰ سے علانیہ یا پوشیدہ
طور پر میں نے کبھی امارت کی دعا مانگی البتہ مجھے یہ
ڈر ہوا کہ کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جائے اس لیے یادل نخواستہ

میں نے امارت کو قبول کر لیا اور مجھے امارت میں
کوئی راحت نہیں میری گردن پر ایک عظیم بوجھ ڈالا
گیا جسے اٹھانے کی اپنے اندر طاقت نہیں پاتا مگر
یہ کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔

کنز العمال جلد سوم صفحہ ۱۳۱ پہ

آپؓ کا خطبہ بایں الفاظ منقول ہے:

لوگو! اگر تمہارا یہ گمان ہو کہ میں نے یہ خلافت اس
لیے قبول کی ہے کہ میں خلافت و امارت کا خواہشمند
تھا یا میں مسلمانوں میں اپنی برتری اور فوقیت چاہتا
تھا تو (جان لو) اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری
جان ہے میں نے اس ارادہ سے خلافت کو قبول
نہیں کیا۔ خدا کی قسم میں نے دن یا رات کی
کسی بھی ساعت میں امارت و خلافت کی کبھی

حرص نہیں کی اور نہ ظاہر و باطن میں
اللہ سے اس کی دعا مانگی۔ میری تمنا تو
یہ تھی کہ میرے سوا کسی اور صحابیِ رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ منصب سونپ دیا
جاتا کہ وہ مسلمانوں میں عدل کرتا اور
اب (بھی) میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ
یہ امارت تمہیں واپس ہے اور جو بیعت
تم میرے ہاتھ پہ کر چکے ہو وہ سب
ختم ہے، تم جسے چاہو یہ امارت و
خلافت اس کے سپرد کر دو، میں
تمہیں میں سے ایک فرد ہوں۔

والسلام!   یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

❁

پہلا خطبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور روزِ آخرت کے تذکرہ کے بعد فرمایا:

لوگو! میں تمہارا خلیفہ مقرر ہوا ہوں۔ اگر یہ توقع نہ ہوتی کہ میں تمہارے لیے بہترین اور سب سے زیادہ طاقتور ثابت ہوں گا اور میں تمہارے اہم کاموں کو انجام دینے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں تو میں اس ذمہ داری کو قبول نہ کرتا۔

عمر کے لیے (میرے لیے) یہ تشویشناک مہم کافی ہے کہ وہ اس بات کا انتظار کرے کہ وہ تمہارے

حقوق کی کیسے حفاظت کرتا ہے اور تمہارے ساتھ
کیا سلوک کرتا ہے۔ اہم کاموں میں صرف اپنے پروردگار
ہی سے مدد طلب کی جا سکتی ہے کیونکہ عمرؓ کو اپنی قوت
پر کوئی اعتماد نہیں جب تک اللہ بزرگ و برتر
کی مدد و تائید و رحمت اس کے شاملِ حال نہ ہو۔ اللہ بزرگ
و برتر نے مجھے تمہارے کاموں کو انجام دینے کی ذمہ داری
سونپی ہے اس لیے میں اللہ ہی سے اس مقصد کی تکمیل
کے لیے امداد کا خواہاں ہوں تاکہ وہ اس کام کی تکمیل میں
بھی میری ویسی ہی حفاظت فرمائے جیسی اس نے
دوسرے کاموں میں میری حفاظت اور مدد فرماتی ہے۔
وہ اپنے احکام کے مطابق مجھے (تمہارے مالِ غنیمت
کی) تقسیم میں عدل و انصاف کی توفیق عطا فرمائے گا
کیونکہ میں بہت ہی کمزور مسلمان بندہ ہوں۔ اللہ ہی میری

مدد کر سکتا ہے۔

خلافت کا منصب انشاء اللہ میرے اخلاق و عادات میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گا کیونکہ عظمت و برتری صرف اللہ بزرگ و برتر کو حاصل ہے اللہ کے بندوں کو اس میں سے کوئی حصہ حاصل نہیں۔ اس لیے تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ خلیفہ بننے کے بعد عمرؓ تبدیل ہو گیا ہے۔

میں بذاتِ خود حق و صداقت کو سمجھوں گا اور اس کے لیے پیش قدمی کروں گا اور اپنا معاملہ تمہارے سامنے پیش کروں گا تاہم جس کسی کو ضرورت درپیش ہو یا اس پر ظلم ہوا ہو یا میرے خلاف اسے کوئی شکایت ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے کیونکہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں اس لیے تم ظاہر و باطن

اور اپنی عزت وآبرو کے تحفظ کے وقت ہر حالت میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

تم بذاتِ خود حق وصداقت کو قائم رکھو اور کوئی دوسرے پہ حملہ نہ کرے اور پھر میرے پاس اپنے مقدمات لاؤ اس وقت میں کسی کے ساتھ بے جا رعایت نہیں کروں گا۔

مجھے تمہاری بھلائی عزیز ہے اور تمہاری شکایت کو دُور کرنا میرا محبوب کام ہے۔

میں اپنی امانت (خلافت) اور اپنے فرائض کا ذمہ دار ہوں اور انشاءاللہ اپنے فرائض اور کاموں کو بذاتِ خود انجام دوں گا،

اسے کسی کے سپرد نہیں کرونگا

اس کے علاوہ دیگر اُمور کو بھی

مخلص اور خیر خواہ لوگوں کے
سپرد کروں گا اور
انشاءاللہ ان لوگوں کے
علاوہ اور کسی کے سپرد اپنی
امانت نہیں کروں گا۔

(تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۲۶۸/۹)

اس خطبہ میں تائید الٰہی پہ اعتماد
خدائی مدد کی ضرورت، تقویٰ و
صداقت کی اہمیت، انصاف
پسندی اور اپنی ذمہ داری کا احساس
کارفرما نظر آتا ہے۔

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضْلِ العَظِیْم

پہلا خطبہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

تاریخ طبری حصہ سوم صفحہ ۳۱۶ پر سیف کی روایت ہے کہ جب اہل شوریٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لی تو وہ بہت اداس ہو کر منبرِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کی حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور فرمایا:

"تم قلعہ بند گھر میں اپنے آپ کو سمجھتے ہو اور عمر کے بقیہ حصے میں ہو اس لیے اپنی (باقی ماندہ) زندگی میں بہت جلد نیک کام سرانجام دو اور جو نیک کام تم کر سکتے ہو اس سے دریغ نہ کرو کیونکہ تمہیں صبح یا شام کوچ کر کے یہاں سے جانا ہو گا۔

آگاہ ہوجاؤ کہ دُنیا مکر و فریب میں لپٹی ہوئی
ہے اس لیے تمہیں دُنیا کی زندگی فریب میں
مبتلا نہ کر دے۔ تم گزری ہوئی باتوں سے عبرت
حاصل کرو اور سرگرمی کے ساتھ (نیک) کام کرو
اور غافل نہ رہو کیونکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے
غافل نہیں ہے۔

وہ دنیا دار اور اُن کے فرزند کہاں ہیں
جنہوں نے دُنیا میں عمارتیں تعمیر کیں اور عرصہ دراز تک
دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے؟ کیا
دُنیا نے انہیں نہیں چھوڑا ہے۔؟
تم بھی دُنیا کو وہیں پھینک دو جہاں اللہ
تعالےٰ نے اسے پھینکا ہوا ہے (اسکی بجائے)
آخرت کے طلب گار رہو

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کیا ہی اچھی مثال

دی ہے اور (قرآن میں) فرمایا ہے

اے پیغمبرؐ !

تم انہیں دنیا کی زندگی کی مثال

بیان کرو کہ وہ پانی کی طرح ہے

جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا ہو۔

اس خطبہ میں نیکی کی تلقین، دُنیا سے

بے رغبتی اور دُنیا کی بے ثباتی کا بیان

کتنا مؤثر اور

فکر انگیز ہے

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

خطبۂ خلافت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد یہ خطبہ دیا :

اللہ عزّوجل نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو لوگوں کو ہدایت کرنے والی ہے (اور اللہ نے) اس کتاب میں ہر قسم کے خیر و شر کو بیان فرمایا اب تمہیں چاہیے کہ تم خیر قبول کرلو اور شر کو چھوڑدو۔ اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرو وہ تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے زمینِ حرم کو محترم قرار دیا ہے اور مسلمان کی جان کو ہر چیز سے زیادہ محترم ٹھہرایا ہے اس نے مسلمانوں کے ساتھ اخلاص اور باہم متحد رہنے

کا حکم فرمایا ہے۔

مسلم وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے
دیگر لوگ محفوظ رہیں سوائے اس صورت کے
کہ اللہ تعالےٰ ہی نے اس کی ایذا دہی کا حکم
دیا ہو (مسلمان کو دکھ دینا جائز نہیں ہے سوائے
اس کے کہ اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کرے
اور اسے قانون کے مطابق سزا دیجائے) تم
موت آنے سے قبل عام اور خاص سب احکام
پہ عمل کر لو کیونکہ لوگ تمہارے سامنے موجود ہیں
اور موت تمہیں گھیرتی چلی آرہی ہے تم گناہوں
سے ہلکے ہو کر (تائب ہو کر) موت سے ملو لوگ
تو ایک دوسرے کا انتظار ہی کرتے رہتے ہیں تم
لوگ اللہ کے بندوں اور اس کے شہروں کی بربادی

کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم سے
اس کا ضرور سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ چوپاؤں
اور گھاس پھونس کے بارے میں بھی تم سے
سوال ہوگا۔ اللہ عزوجل کی اطاعت کرو
اس کی نافرمانی نہ کرو۔ جہاں کہیں تمہیں بھلائی کی
بات نظر آئے اسے قبول کرو اور جو برائی
دیکھو اسے چھوڑ دو اور اس وقت کو یاد کرو جب
تم لوگ تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں کمزور تھے

(تاریخ طبری حصہ سوم صفحہ ۴۲/۱۴۱)

اس فصیح وبلیغ خطبہ میں خونِ مسلم کی حرمت،
امن واتحاد کی اہمیت، زندگی کی بے ثباتی، اطاعتِ الٰہی
کی ترغیب اور معصیت کے ارتکاب سے اجتناب
کی تلقین نظر آتی ہے۔ یا حیُّ یا قیُّوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۸۰۶۲

تو نے دیکھا نہیں بلبل عام پرندوں کی طرح نہیں، خاص انداز سے اٹھکھیلیاں کرتی ہوئی اُڑا کرتی ہے۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۸۰۶۳

قرض کی ادائیگی ـــ بہترین صدقہ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذو الفضل العظیم

۸۰۶۴

کسی نے بھی کسی حال کا کیا جائزہ لینا ہوتا ہے

فُقرا ـــــ مغلوب الحال نہیں،
قوی الحال ہوتے ہیں، ما شاء اللہ!

مغلوب الحال ـــــ افسردہ
قوی الحال ـــــ عزیز

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۶۵

بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے
اللہ بھی کرتا ہے لاریب یا حی یا قیوم

اللہ اور بندے کے مابین سننا اور سنانا
ہمہ وقت جاری رہتا ہے

زبان جب چُپ ہو جاتی ہے ، ذکر کی آواز
دماغ میں گونجتی رہتی ہے　یا حیی یا قیوم
کی صاف آواز سنائی دیتی ہے ۔

*

پھر کوئی پروا نہیں ، یا حیی یا قیوم ساتھ ہے
یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۶۶

بڑے میاں ! کوئی مانے نہ مانے ، فقرا کے
جملہ مقامات
ترک ہی کے تابع ہیں
بھاڑ میں کچھ بھی نہ پڑھ ، کچھ بھی نہ کر ،
کافی ہے　یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۶۷

کِبر امارت کا ایک جزو ہے۔
امارت نے کبھی عجز کا لبادہ
نہیں اوڑھا۔ یاحیُّ یاقیوم

اللہ کی بارگاہِ عالیہ میں تو ہر کوئی
عاجز ہے، عاجز وہ ہے جو عام مخلوق میں عجز
کا مظاہرہ کرے۔ یاحیُّ یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۶۸

ختم کسی کا بھی ہو، برکات کا موجب ہوتا ہے
اہتمام سے کیا جاتا ہے۔ ثواب

کے لیے کہا جاتا ہے ۔
اللہ کریم ہے ، مخلوق محتاج ہے ،
ردّ نہیں فرماتا۔
جو کرنے کا متحمل نہیں ، نیت ہی کا ثواب
قبول فرمالیتا ہے ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۶۹

حاجات جب قاضی الحاجات کے حوالے
کی گئیں ۔ متوسل ﷺ بک کُلُّ حاجۃٍ کہلائیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۷۰

تیری بے باکی کی کوئی مثال، اے او
نوجوان مسلم!
کسی اور تاریخ میں نہیں ملتی۔ جب
کرنے پہ آتا، کسی کثرت کو خاطر میں نہ لاتا،
کبھی خوف نہ کھاتا، کر کے ہی دم لیتا۔

جب تُو ماسوا سے کُلیتاً بے نیاز ہو کر
توکلتُ علی اللہ نعرہ زن ہوتا، رن کانپ
اُٹھتا۔ پہاڑ تک لرزتے۔ کائنات دم بخود
رہ جاتی۔ ملائکہ تو متحیّر ہوتے ہی، شیاطین تک
کانپنے لگتے۔ کوئی تاب لانے کی جراَت نہ رکھتا۔
تو اپنے سر پہ شہادت کی ٹوپی سجائے رکھتا۔

یہی تیری حرزِ جاں ہوتی۔ کبھی نہ اتارتا۔
تُو ہر مقام پہ موت کا اِستقبال کرتا۔
موت تیرے پیچھے پیچھے پھرتی اور
اب تُو صرف ایک نام کا کھلونا ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۷۱

— جو بھی اس راہ میں پامال ہوا، سرفراز ہوا
اِفتخارانہ نازنے اس کا استقبال کیا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۷۲

— شہادت مقصود و مطلوب نہیں، تیرے در پہ

لُٹ جانا

کسی مقام کو کبھی خاطر میں نہ لانا

خاک کو خاک ہی کے سپرد کر دینا

محبت کی عزت بھی ہے، آبرو بھی۔

یا حیُّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۳

حال لکھ رہا ہے

حال ہی لکھوا رہا ہے

قال اِس حال سے بے خبر

قال کے پاس حال نہیں ہوتا اور حال کے بغیر، کوئی قال، کسی بھی منڈی میں، کسی بھاؤ نہیں بکتا۔

قال کا پھل کڑوا، ترش، نہ کھانے کے قابل نہ منڈی میں لے جانے کے۔
حال شیریں، لذیذ، مقبولِ عام

قال سے کائنات بھرپور
حال ناپید تو نہیں — شاذ و نادر

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

❀

اسلامی عدل کا ایک بے مثال نمونہ

شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز کے ملفوظات فوائد الفواد میں بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی ایک زرہ گم ہو گئی تھی۔ اتفاقاً ایک دن آپؓ نے وہی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھی تو آپؓ نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ یہ زرہ میری ہے یہودی نے کہا یہ زرہ میری ہے اور آپ اسے اس وقت تک نہیں لے سکتے جب تک عدالت میں دعویٰ دائر کر کے ثبوت پیش نہ کریں اور عدالت آپ کے حق میں فیصلہ نہ کر دے۔

آپؓ نے فرمایا میں ہی خلیفہ ہوں اور میں ہی مدعی تو

یہ دعویٰ کس طرح ثابت ہوگا۔

بہتر یہ ہے کہ قاضی شریحؒ کے پاس اس دعویٰ کو تکمیل تک پہنچائیں۔ قاضی شریحؒ حضرت علیؓ کے نائب اور چیف جسٹس تھے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے ان کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ مقدمے کی سماعت کے پہلے ہی مرحلے میں قاضی شریحؒ نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر کہا اگرچہ آپ خلیفۂ وقت ہیں مگر اس وقت آپ ایک مدعی کے طور پر آئے ہیں اس لیے آپ یہودی کے برابر کھڑے ہوں۔ حضرت علیؓ نے اس بات کو بُرا نہیں مانا بلکہ قاضی عدالت کے حکم کے مطابق یہودی کے برابر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ زرہ میری ہے جس پر یہودی نے ناحق قبضہ کر رکھا ہے۔ قاضی شریحؒ نے کہا کہ اپنا دعویٰ ثابت کرنے

لیے گواہ پیش کیجیے۔ آپؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ اور اپنے غلام قنبرؓ کو بطورِ گواہ پیش کیا۔ قاضی شریحؒ نے کہا کہ حسنؓ آپ کا بیٹا ہے اور قنبرؓ غلام یعنی دونوں آپ کے گھر کے فرد ہیں اس لیے عدالت ان دونوں کی گواہی آپ کے حق میں قبول نہیں کر سکتی، کوئی اور گواہ پیش کیجیے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ان دونوں کے علاوہ میرا کوئی اور گواہ نہیں ہے جسے میں عدالت میں پیش کروں۔

قاضی شریحؒ نے حکم دیا کہ چونکہ حضرت علی المرتضیٰؓ گواہ پیش کر کے زرہ پہ اپنا حق ملکیت ثابت نہیں کر سکے، اس لیے حضرت علیؓ اسے لینے کے مجاز نہیں ہیں۔ پس فیصلہ کیا جاتا ہے کہ زرہ یہودی کو دے دی جائے تاآنکہ علی المرتضیٰؓ عدالت کے تقاضے کے مطابق

گواہ پیش کر کے اپنے دعوے کا ثبوت فراہم نہ کریں۔
یہ فیصلہ سُن کر وہ یہودی ہکا بکا ہو گیا اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ خلیفہ وقت کا مقرر کردہ کوئی قاضی خود خلیفہ پر اتنی جرح کر سکتا ہے اور اس کے خلاف فیصلہ دے سکتا ہے۔ وہ اسلامی عدل کے اس نمونے سے اتنا متاثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہو گیا اور زرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے کر کے کہنے لگا کہ یہ زرہ واقعی آپ کی ملکیت ہے اور میں اس پر ناحق قابض تھا۔ آپ یہ زرہ قبول فرمائیے اور مجھے میری زیادتی کی معافی عطا کیجئے۔

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ حال دیکھا تو اپنی زرہ اسی کو بخش دی بلکہ اسے ایک گھوڑا بھی بطور عطیہ عنایت فرمایا۔ ماشاء اللہ مبارکًا مکرمًا مشرفًا

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

یاحی یاقیوم

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

روحانیت کے کمال اور اللہ پہ بھروسہ کی ایک نادر مثال

تیسری صدی ہجری میں مصر میں ایک زاہد ابوالحسن بنانؒ رہتے تھے۔ طولونی حکومت کے پہلے فرماں روا احمد بن طولون نے کسی بات پہ ناراض ہو کر انہیں شیر کے آگے ڈالنے کا حکم دیا۔

عربی ادیب مصطفیٰ صادق الرافعی (متوفی ۱۹۳۷ء) "الاسد" کے عنوان سے یہ واقعہ تحریر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ احمد بن طولون ایک لونڈی کے بطن سے تھا۔ اس کا باپ طولون غلام تھا۔ احمد کے مزاج میں ایک طرف عاجزی تھی تو دوسری طرف باغیانہ

خیالات۔ وہ ایک بُلند ہمت شخص تھا۔ اُس نے شروع ہی سے تہیّہ کر لیا تھا کہ وہ ذِلّت و غُلامی کی زندگی کو عزّت کی زندگی میں بدلے گا۔ اس نے لگاتار محنت کی، علم حاصل کیا اور کچھ عرصہ صُوفیہ کی خدمت میں بھی حاضری دی۔ رفتہ رفتہ وہ ممتاز ہوتا گیا یہاں تک کہ مسندِ شاہی تک جا پہنچا۔ اس کے مزاج کی دورُخی اس کے اعمال میں بھی نظر آتی تھی۔ کبھی نہایت نرم و رحمدل کبھی شیطانی حرکات کا منبع۔ اس نے زرِ کثیر صرف کر کے نامور طبیبوں کی نگرانی میں ایک شفاخانہ قائم کیا جہاں مریضوں کو لباس، ادویات خوراک اور رہائش سرکاری خرچ سے فراہم کی جاتی تھی۔ احمد ہفتہ میں تین ہزار درہم غرُباء و مساکین میں خیرات کرتا، رنگا رنگ کھانے پکوا کر غرُبا کو محل میں مدعو

کرتا اور انہیں پیٹ بھر کر کھلانے سے اسے دلی مسرّت ہوتی۔ قرآنِ کریم کی تلاوت اس کا معمول تھا۔ ذاکرین کا ایک بڑا گروہ اس کے محل کے اندر ایک خاص حجرے میں ذکرِ الٰہی میں محو رہتا تھا۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود وہ معمولی باتوں پر لوگوں کو قتل کروا دینے میں بڑا غیر محتاط تھا۔ ایسے افراد جنہیں اس نے قتل کرا دیا یا قید میں اذیت ناک زندگی گزارنے پر مجبور کیا، اٹھارہ ہزار کے لگ بھگ تھے۔

وہ ایک دن کسی بات پر حضرت بنانؒ سے ناراض ہو گیا اور انہیں شیر کے آگے ڈالنے کا حکم دیا۔ شیر بے حد قوی اور خوفناک تھا۔ اس کا منہ ایسا تھا گویا کسی قبر کا دہانہ ہو اور پیٹ ایک گہری قبر۔

شیخ کو چار دیواری میں بٹھا دیا گیا اور شیر کے پنجرے کا
دروازہ اس چار دیواری میں کھول دیا گیا۔ شیر دھاڑتا
ہوا پنجرے سے نکلا۔ اس کی گرجدار اور ہیبت ناک
آواز سے دل دہلے جاتے تھے۔ شیر نے پنجرے سے
نکل کر اپنے بدن کو سمیٹا۔ غیظ و غضب کے عالم میں اس
کے بدن کے تمام بال کھڑے ہوگئے۔ وہ پوری قوت کے
ساتھ شیخ بنانؒ کی طرف یوں لپکا جیسے ابھی ان کے
پرخچے اڑا دے گا۔ اُدھر شیخ بنانؒ گردن نیچی کیے
نہایت اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے
شیر کی طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ لوگ ایک
وحشتناک منظر کے منتظر تھے لیکن یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں
حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ شیر حضرت شیخ بنانؒ
کے قریب پہنچتے ہی اپنی ساری وحشت اور خونخواری

بھول کران کے سامنے زمین پر ہاتھ پھیلا کر لیٹ گیا۔
دوبارہ اٹھا مگر اب وہ شیر معلوم نہیں ہوتا تھا۔ آہستہ
آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ شیخ کی طرف چلا اور ان
کے پاس پہنچ کران کے جسم کے ساتھ اپنا جسم رگڑنے
اور انہیں سونگھنے لگا جیسے ایک کتا اپنے مالک
سے پیار کرتا ہے۔ اس وقت شیخ یہ دیکھ رہے
تھے کہ وہ ایک ایسی ہستی کے روبرو ہیں جس کے سامنے
ہر بڑی سے بڑی قوت ہیچ ہے اور شیر نے اپنے
سامنے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو خوفِ الٰہی کے
سوا کسی اور خوف سے آشنا ہی نہیں تھا۔
جس طرح شیخ میں کوئی خوف، فکر، پریشانی
اور ذاتی خواہش باقی نہ رہی تھی اسیطرح اس وقت
شیر بھی اپنی خونخواری، ہلاکت خیزی اور وحشت وغضب

بھُول چکا تھا۔

احمد بن طولون اور دیگر خواص و عوام جو شیخ کا عبرت ناک انجام دیکھنے کے لیے وہاں موجود تھے، اس انوکھی صورتِ حال پہ حیرت زدہ ہو گئے۔

واقعی جو شخص اپنی گردن اللہ کے سامنے جھکا دیتا ہے، اللہ کی ساری مخلوق اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتی ہے۔

ماشاء اللہ!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۴

حکم عام فہم، سادہ ہوتا ہے۔ تاویلات میں اُلجھ کر اصل مطلب فوت ہوجاتا ہے

تاویلات ہی نے وحدت کو کثرت میں بانٹا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۷۵

بادشاہ جہاں بھی رونق افروز ہوتے
حُوروں کے منگل کو تو میں نے دیکھا نہیں
جانتا بھی نہیں
جسم الوجود کے رئیسِ اعظم نے آنکھیں

بچھا کر استقبال کیا اور
اسمِ اعظم کا ذِکر جاری ہوا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۰۷۶

کائنات سو رہی تھی ، جاگ اُٹھی
تاریک تھی ، روشن ہوئی
بے کیف تھی ، پُرکیف ہوئی
بجھی ہوئی تھی ، سلگنے لگی
لٹی ہوئی تھی ، مسکرانے لگی
علیل تھی ، شفایاب ہوئی
بے آواز تھی ، مترنم ہوئی

تیری آمد سے، اے بادشاہوں کے بادشاہ!
اُجڑی ہوئی دُنیا رشکِ طُور بنی

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۰۸۸
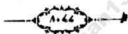
اغلاطِ عوام

مسکین گداگر نہیں ہوتا، تسکین کا مورث ہوتا ہے

تسکین مسکین کو وراثت میں ملتی ہے اور یہی اس کا الٰہی اعزاز ہوتا ہے۔
بن کر دیکھ لو، تسکین ملے گی، یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فالله خیر الرازقین
والله ذوالفضل العظیم

۸۰۷۸

خاموشی ہر کسی کو خاموش کر دیتی ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۷۹

تیرے اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے امر بالمعروف کی شہادت
کائنات کی شہادت ہوتی ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۰

عزم و جزم اسّی سالہ ہو یا اٹھارہ سالہ،
کسی بھی جدّ و جہد میں کبھی کم نہیں ہوتا۔
جوں کا توں برقرار رہتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۱

ایسی کوئی بھی چیز نہیں جو تم نہیں جانتے اور
میں جانتا ہوں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۲

حاسد پرلے درجے کا شرارتی ہوتا ہے۔
اپنے سوا کسی بھی اور کو پنپنے نہیں دیتا۔
یہی اس کی بد ترین عادت ہوتی ہے۔
کسی کو بھی کسی حال میں اپنے سے بہتر دیکھ کر
جلنے لگتا ہے۔ اور کُڑک اپنی آگ میں جل جل
کر جل جاتا ہے

اللہ ہی کی توفیق وعنایت سے بندہ حسد سے
پاک رہ سکتا ہے، ورنہ دُنیا کے دُل
میں شاذ و نادر ہی کوئی ہوگا جو اس سے
پاک ہو۔

جو کسی بھی دعوے کا دعویدار نہیں اور

کوئی بھی کمال نہیں رکھتا، حسد اس کے
پاس تک نہیں پھٹکتا۔

سب سے پہلا حاسد: شیطان
باقی اس کے مُریدین

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۳

جس طرح ہر پھول، ہر پھل اور ہر پودا
مٹی میں مٹی بن کر ہی اُگتا ہے اسی طرح آدمیت
کے تمام جوہر۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۴

کمال جہاں بھی آیا، حسد ساتھ آیا
حسد کمال کو معیوب کر دیتا ہے
حسد کبھی باز نہیں رہتا، کمال کو کھا کر ہی
دم لیتا ہے۔ کمال وہ ہے جو حسد کو جلا کر
راکھ کر دے۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۵

لنگر پکانے والا مرد اور لنگر پکانے والی عورت
کبھی محروم نہیں رہتے۔ ایک مرد کو کھانے
کے اہتمام و انصرام کی بدولت شاہی عنایت ہوئی

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۶

کسی کا بھی نہیں، تیری قسم! تیرا ہوں

اس پہنی ہوئی الفی کے سوا، تیری قسم! کچھ بھی نہیں رکھتا۔

ناداری کی خودداری کی مستی کسی ہستی کو کبھی خاطر میں لانے نہیں دیتی۔ توکّلتُ علی اللہ، جہاں بھی ہو، اپنا بھرم قائم رکھتی ہے۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۸۷

کتابِ مکنون —— وہبیت

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۸۸

علم نے عمل کو اور عمل نے علم کو زندگی بخشی

علم نے جب بھی کسی عمل کا مظاہرہ کیا تاریخ نے اسے کبھی نظر انداز نہ کیا۔ علم کی تاریخ میں عمل جگمگاتا رہا۔ اور زندگی کو زندگی کا پیغام سناتا رہا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۸۹

نمونہ بازی گر کا ہو یا مداری کا، دنگ کر دیتا ہے۔ جو دنگ نہیں کرتا، نمونہ نہیں کہلاتا۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۰

علم کا نمونہ محدثینِ کرامؒ نے دیا
اور حد کر دی
فقرا نے فقر کا

وما علینا الا البلاغ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۱

علم کا نمونہ عمل اور
عمل ابد الآباد قائم الدائم۔ یا حی یا قیوم

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۲

علم کی تکمیل نقطہ پر موقوف ہے۔ علم
نقطہ پاکر مکمل ہوا۔ مولائے علی کرم اللہ وجہہ
کو علم و حکمت کا نقطہ عنایت ہوا۔
جس کو بھی نقطہ عنایت ہوا، مولائے علی کرم اللہ
وجہہ کے روحی فیض ہی سے ہوا۔

نقطہ علم باطن ہے، ظاہر نہیں ہوتا۔

تیرے پاس علم ہے ، نقطہ نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۳

کتاب ایک ورق ہے
خود نہیں بولتی
بُلانے ہی سے بولا کرتی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۴

جب جوش ہوتا ہے
ہوش نہیں ہوتی

جب ہوش ہوتی ہے
جوش نہیں ہوتا۔

یا حیی یاقیوم

تاویلات میں متن برقرار نہیں رہتا
بدل بدل کر مطلب فوت ہو جاتا ہے

یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۵
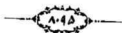
کسی کی بھی تعریف مت کیا کرو
ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو لائق وسزاوار
ہے۔

یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۶

کسی کا ذکرِ الٰہی میں محو و منہمک ہونا اللہ ہی کی طرف سے اللہ کی تعریف اور اس میں اللہ ہی کا نورِ جلوہ گر ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۹۷

کسی حال کی نقل سے
(کسی کی بھی ہو)
دھوکا کھانا انسانی فطرت میں داخل ہے
دوبارہ کبھی نہیں کھاتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۰۹۸

جو بھی بات تجھے بُری لگا کرے، بُرائی ہے۔ مت کیا کر۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۹۹

تیری جماعت میں ایک بھی مرد نہیں! مرد کے بغیر کیا جماعت ہوتی ہے؟

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۰۰

جو مرد اپنے علم پہ عمل کرتا ہے،

طریقت کی اِصطلاح میں فرد کہلاتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۱

ناپید تو نہیں، پر دین کا کوئی بھی عالم نہیں

دین صرف اس عالم کو، جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو عالم کہتا ہے

ہر زندگی کے جہاد کی شمشیر ذکرِ الٰہی ہے۔

یا حیی یا قیوم

ذکرِ الٰہی سے اطمینان

اطمینان سے سکون
اور سکون سے سرور پیدا ہوتا ہے۔

یاحی یاقیوم

عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے بحرِ اوقیانوس
میں گھوڑا ڈال کر فرمایا۔ اے اللہ!
اگر اس سے آگے زمین ہوتی تو
میں زمین کے آخری کونے تک تیرا پیغام
پہنچاتا۔"
یاحی یاقیوم

- ڈر اور خوف اللہ ہی کے لیے
لائق و سزاوار ہے۔ اللہ سے ڈر۔
اللہ کی قسم!
جو اللہ سے ڈرا، ما سوا سے نڈر ہوا۔

جس نے بھی اللہ سے خوف کھایا، اللہ نے
اسے بے خوفی کا مژدۂ جاں فزا سنایا۔

یا حیی یا قیوم

تیری پروا، اے او بے پروا!
ما سوا سے لاپروا کر دیتی ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۰۲
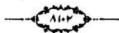
خاموشی علم و حکمت کی وہ کنجی ہے جس کے بغیر
علم و حکمت کا کوئی راز کبھی کھل سکتا ہی نہیں

خاموشی باطن کا ایک نور ہے

خاموشی وہ قلعہ ہے جس میں کوئی داخل
نہیں ہو سکتا

خاموشی وہ حصار ہے جسے کوئی پھاند
نہیں سکتا

خاموشی طریقت کی مایۂ ناز منزل ہے

خاموشی فقر کی شان اور راحت کی ترجمان ہے

خاموشی منبعِ عافیت ہے

خاموشی حلم کی تفسیر اور شیوۂ مسلمانی ہے

خاموشی سے وقار اور غور و فکر پیدا ہوتا ہے

خاموشی وہ افضل نیکی ہے جو تمام باتوں
پر پردہ ڈال دیتی ہے

خاموشی ایک ایسی راہ ہے جس پر چلنے والا
کبھی گمراہ نہیں ہوتا

خاموشی وہ ریاضت ہے جو کبھی غافل ہونے
نہیں دیتی۔

خاموشی طریقت کا سنگِ میل ہے

خاموشی اعمال و خصائل کی روح رواں ہے

خاموشی مومن کی وہ تلوار ہے جو نفس و شیطان
کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیتی ہے

زبان کے ساتھ اگر دل بھی خاموش ہو تو
انوارات الٰہیہ کے ورود کا موجب ،
ماشاء اللہ !

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ

۸۱۰۳

اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل واعظم کے حضور میں حاضر رہنا، نہ کچھ سننا نہ کچھ کہنا ـــــــ مزاجِ یار میں رہنا کا اصطلاحی نام خاموشی ہے۔ جو تن و من خاموش ہوا، حکمت کی برکات نے خوش آمدید کہا ـــــــ کبھی واپس نہ لوٹایا۔

تیرے حضورِ باری میں ناامیدی کا نام تک نہیں ہوتا۔ بن مانگے دی جاتی ہے۔ جھولی بھر دی جاتی ہے۔ سائل نہیں، کرم سائل کا منتظر رہتا ہے ـــــ کوئی آئے تو میں اسکو دوں۔

مانگنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں:

و۔ تیرا ذکر اور

و۔ میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت

انکے سِوا کوئی بھی شے کوئی وُقعت نہیں رکھتی،

ہیچ و بے کار ہے اور ان کو مانگ

کر گویا ساری خدائی مانگ لی۔

یا حی یا قیوم

المعتمد الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۰۴

تیرے ذکر کے سوا کوئی اور ذکر:

حسرت ہی حسرت

کیوں کیا؟　کیوں کیا؟　کیوں کیا؟

کیوں ہوا؟　کیوں ہوا؟　کیوں ہوا؟

اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم

کی محبّت کے سوا

اور محبّت

ندامت ہی ندامت

کیوں کی ؟ کیوں کی ؟ کیوں کی ؟

کیوں ہوئی ؟ کیوں ہوئی ؟ کیوں ہوئی ؟

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۵

پُرانے زمانے کے عوام صنعت و حرفت کا
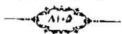
نام تک نہ جانتے

کوئی دماغی کام نہ کرتے ۔

کھیل ، شکار ، چوری اور
لڑائی میں مصروف رہتے۔
زمانے بدلے ——— یہ
چاروں حول کے ترل۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۰۶

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ کی تشریح اپنے
اللہ ہی سے پوچھ ، کوئی دوسرا
اسے نہیں جانتا مگر جسے اللہ بتائے۔
تیری تسلّی کے لیے :
حضور موسیٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کی
ملاقات کو ازبر کر یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۰۷

جسے کوئی کام نہیں ہوتا
کوئی کام نہیں کرتا
ذکرِ الٰہی کی اوٹ میں مکمل دنیاداری
کا امیر ہوتا ہے

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۰۸

اِقْرَأْ كِتَابَكَ
تیری اپنی کتاب کی خاموش تلاوت
کتاب المبین اور کتاب المکنون کی تفسیر ہے۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۰۹

اپنی کتاب تو تُو نے کبھی پڑھی ہی نہیں !
تیری کتاب ہر کتاب کی ترجمان ،
ماشاء اللہ !

پڑھ کر دیکھ
جو کبھی نہیں پڑھا ـــــ پڑھو گے

یاحیّ یاقیوم

المستمد للحیّ القیوم
حافظ خبا الرازقین

وَاللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۸۱۱۰

تیری کتاب میں پارس بھی ہے اور
ہُما کے بال کا مصرف بھی

اگرچہ یہ نام فرضی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرٌ حافظاً
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۱۱

کون کہتا ہے کہ وہ ذکرِ الٰہی کرتا ہے،
مطمئن نہیں ہوتا؟

تو، اللہ کا نہیں ـــــ کسی اور کا ذکر کرتا ہوگا!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیرٌ حافظاً
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۱۲
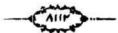
دولت ـــــ ثواب و عذاب کی ترجمان

جمع کرنا ——— موجبِ عذاب

خرچ کرنا ——— باعثِ ثواب

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۱۳

تمہارے گھروں میں سب کچھ ہوتا ہے، چڑیوں کی چوگ نہیں ہوتی! یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۱۴

جس نے بھی دیکھا، قدرت کی حکمت دیکھ کر دیکھا اور بندوں ہی نے بندوں کو دکھایا۔ باہر کوئی

شے نہیں - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۱۵

محیر العقول حکمت کو دیکھ کر گھبرانا انسانی فطرت ہے اور یہی شاہانہ دبدبہ کی تمکنت،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۱۶

امن

خوشگوار ہی خوشگوار
بے کیف و بے کیف

کرب و بلا

مردانگی کے جواہرات کا مرقّع
پُرکیف و پُرکیف

کربِ بلا کی صبح بجھی ہوئی تھی، شام لُٹی ہوئی

کربِ بلا سے ہم آہنگ ہو کر زندگی نے ابدی حیات
کا مژدہ جانفزا سنایا۔

یہی ہر کرب و بلا کا خاصّہ
یہی اس کا خلاصہ

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۱۷

جمال جلال کو معتدل کردیتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۱۸

رات کو نہیں — جب تھک جاتے ہیں،
سوتے ہیں یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۱۹

جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، اللہ اس کا کرتا ہے

*

جو اللہ کے کام کرتا ہے، اللہ اس کے کرتا ہے

جو اللہ کے دین کی حمایت کرتا ہے،
اللہ اُس کی کرتا ہے۔

جو کام اللہ کو پسند ہیں، انہیں کرنے
سے اللہ خوش ہوتا ہے ___ جو
ناپسند ہیں، ان سے ناخوش

اللہ کو راضی کرنے کے لیے جو بھی کام
کیے جاتے ہیں، اللہ راضی ہو جاتا ہے

جو اللہ کی راہ میں ستایا جاتا ہے، اللہ
اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ
قوی العزیز
اور

قادر المقتدر ہے - یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۲۰

نہ پڑھ کر خوش ہوا نہ لکھ کر، جب
بھی خوش ہوا، کسی کرنی ہی کی بدولت ہوا

بھوکے کو کھلا کر خوش ہوا اور ننگے کو پہنا کر
کسی مسکین کو دے کر خوش ہوا اور بیمار و لاچار و نادار کی خدمت کر کے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۲۱

خلق کی حاجت براری

خالق کو پسند ہے - یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۲۲

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ کی تشریح ہنوز جاری است

جو ہوا —— اللہ کی قدرت کی طرف سے ہوا

جو ہوتا ہے —— اللہ ہی کی حکمت کی طرف سے ہوتا ہے

جو ہوگا —— عین اللہ ہی کی طرف سے ہوگا

ما سوا کو، کسی بھی امر پہ، کوئی قدرت حاصل نہیں - یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفضل العظیم

۸۱۲۳

مہر
اور
قہر
ہر وقت ہر مقام
پہ جاری
رہتے ہیں

کرو مہر کی نگاہ
کھولو رحم کی گلی

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفضل العظیم

۸۱۲۴

دربار کسی کا بھی ہو

جہاں بھی لگا

سائل ہی نے مفتاح کی

جب تک سائل نہیں آیا، منتظر رہا

سائل آیا

کرم کا باڑا بٹنے لگا

سائل کو آواز دی

بار بار پکارا

سائل کو لاؤ

ابے ! کوئی بھی نہیں ؟

تم ہی آجاؤ ۔" یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

٨١٢٥

جو بخّتی معاملہ پر حاوی نہیں ،
رِلّی پر کیونکر ہو سکتا ہے ؟

یا حی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

٨١٢٦

جسے آتا ہے ، بتاتا نہیں
جو بتاتا ہے ، اسے آتا نہیں

یا حی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

٨١٢٧

خبر عام ہے

ذکرِ دوام : ہر خیر کی اصل
ہر خیر کا موجب

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۲۸

کتا "نجس العین" ہے، ہر صبح اپنے مالک کو دیکھ کر، دُم ہلا کر، لوٹ پوٹ ہو کر استقبال کرتا ہے۔

تُو بندہ کہلاتا ہے، بندگی نہیں کرتا خلاف ورزی کرتا ہے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۲۹

تو نے اپنے اللہ سے جو عہد کیا ہے،
پورا کر،
عہد کی وفا میں اللہ ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۳۰

تیرے ایمان کو تقویت پہنچانے کے لیے،
میری قدرت نے کیا کیا مظاہرے کیے!
آواز دے کر تصدیق کی۔
کمال نہیں تو کیا ہے؟ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۲۱

کبھی کبھی آتے ہو، آتے ہی لگ جاتے ہو
ایسے کیوں کرتے ہو؟
تیری قسم! تیرے بنا دل کی دنیا میں
اندھیرا چھا جاتا ہے، کوئی بھی شے
نظر نہیں آتی۔ چراغ جلتے ہیں،
روشنی نہیں ہوتی۔

دھیان جب کسی اور دھیان میں بٹ جاتا ہے،
بے قدری کے باعث لوٹ جاتے ہیں۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۲۲

جب آتے ہو،

جان میں جان

آجاتی ہے

تیری قسم !

تیرے بنا،

یہ جان

بے جان

رہتی

ہے !

یا حیّ یا قیّوم ۱

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۳۲

جُملہ امراض کی اِبتدا ـــــ قبض

قبض ـــــ دل کو

دل ـــــ دماغ کو اور

دماغ ـــــ جملہ اعصاب کو متاثر کرتا ہے

اسبغول دو چمچ رات کو
سوتے وقت نیم گرم
دودھ سے استعمال
کریں۔ قبض کے لیے
مُفید۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

✿

ملک بھر میں پھیلے ہوئے "نومسلم راجپوت قبائل پاکستان" کے نمبرداروں کے سربراہ اور ہر دلعزیز رہنما برکت علی پہلوان پیر ۲۷ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ (۲۱ ستمبر ۱۹۸۷ء) کو فیصل آباد میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم برکت علی اپنی برادری کے قابل ترین افراد میں سے تھے۔ دراز قد و جیہہ صورت اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی ذات گوناگوں خوبیوں کا ایک مرقع تھی۔ طبیعت میں سادگی اور شرافت کے ساتھ ساتھ ان کی سیرت کا نمایاں ترین پہلو اُن کا حلم اور بُردباری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فہم وفراست سے وافر حصہ

عطا فرمایا تھا۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے نومسلم خانہ بدوش قبائل کا ایک معتدر رہنما ہونے کے باعث برادری کے لوگ اپنے تمام چھوٹے بڑے تنازعات کے تصفیہ اور مسائل کے حل کے لیے ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ان کے دو ٹوک اور منصفانہ فیصلوں کے باعث انہیں برادری میں بے پناہ عزّت و احترام سے دیکھا جاتا تھا۔ دارالاحسان کی وساطت سے قبولِ اسلام کے بعد وہ اس جدوجہد میں مصروف ہو گئے کہ ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے خانہ بدوش قبائل نعمتِ اسلام سے مشرف ہوں۔ چنانچہ انہوں نے جب برادری کو دینِ حق کی دعوت دی تو برادری کے ہزاروں افراد نے بغیر کسی تردّد کے اس دعوت پہ لبیک کہا۔ انہیں برکت پہلوان پہ اتنا اعتماد تھا

کہ جس کسی کو انہوں نے قبولِ حق کی دعوت دی، اس نے ان سے یہی کہا کہ تیری پسند ہی ہماری پسند ہے ہمیں مزید کسی تحقیق کی حاجت نہیں۔ اس طرح ہزاروں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر وسیع تر ملّتِ اسلامیہ کا حصہ بن گئے۔

برادری کی طرف سے اس بے پناہ عقیدت و محبت کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ برکت علی پہلوان، برادری کے مخلص اور بے لوث خادم تھے۔ ان کے مسائل کے حل کے لیے انہیں مختلف جگہوں پہ جانا پڑتا اور مختلف افراد سے رابطہ قائم کرنا پڑتا تھا۔ اپنی اس پوزیشن سے فائدہ اٹھا کر وہ لاکھوں کروڑوں میں کھیل سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے برادری کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچائی اور اپنے لیے کبھی کوئی سوال نہیں کیا۔ انہوں

نے ہمیشہ اجتماعی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ بیوأوں
اور یتیموں کی خبر گیری، بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت،
چھوٹوں بڑوں سب میں دینی لگن اور شعور کی بیداری اور
بے خانماں کنبوں کی آبادکاری جیسے مسائل کے حل کے
لیے وہ ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ ان کی یہ زبردست خواہش
تھی کہ یہ پراگندہ برادری اور نظرانداز کردہ طبقہ معاشرے
میں باوقار مقام حاصل کرے۔ بلاشبہ وہ اپنی برادری کے
محسن اور ایک مایۂ ناز سپوت تھے۔ انہوں نے جس جرأت
و بے باکی، حق گوئی، مستقل مزاجی، تندہی، فہم و فراست
اور ایثار و خلوص سے نومسلم راجپوت قبائل کی قیادت اور
بے لوث خدمت کی، اس کے باعث انہیں ہمیشہ
عزت و احترام سے یاد کیا جائیگا۔ گو وہ اس وقت
ہم میں موجود نہیں، ان کی یاد ہمیشہ ہمارے دلوں میں موجود

رہے گی۔

دارالاحسان کی طرف سے لکھو کھا کلماتِ طیبات کا ثواب ان کی مغفرت کیلیے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا۔ اللہ قبول فرمائے۔ آمین!

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْہُ عِنْدَکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ وَاجْعَلْ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ

آمین آمین آمین

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیرالرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

میرے انتظار میں نہ رہا کرو
میں کسی کام میں مصروف ہوں
میرا انتظار مت کیا کرو

میرے اپنے شیخ کی تقلید مجھ پہ
واجب ہی نہیں، فرضِ عین ہے

میں اُن کی تقلید کا پابند ہوں،
ہر کسی کا نہیں،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللّٰہ خیر الرازقین
واللّٰہ ذو الفضل العظیم

۸۱۳۵

تیرا نام سُن کر

یاحیّ یاقیوم

بلبلیں گیت گانے لگیں

چڑیاں چہچہانے لگیں

قمریاں حَقُّ سِرُّہٗ کے راگ

الاپنے لگیں۔

طوطیاں رنگین ترانے سنانے لگیں

سرو و سمن نکھرنے لگے

گل و غنچہ خوشبو بکھیرنے لگے

دشت و دمن مہکنے لگے

طائرانِ چمن چہکنے لگے

زاغ و زغن جھپٹنے لگے

کوہ وکاہ چمکنے لگے

ذرّے دمکنے لگے

مے کدے میں زندگی کے آثار نظر آنے لگے

ساغرِ صبوحی گردش میں آنے لگے

مے نوش مے کدے کا طواف کرنے لگے

اسرارِ حیات کھلنے لگے

مسافر و مقیم راہ پانے لگے

غرض

معطّر فضاؤں نے

معنبر ہواؤں نے

کائنات کے ذرّے ذرّے کو

مخمور و مسرور اور مست و بے خود کر دیا ۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الفَضلِ العَظِيمِ

۸۱۳۶

ذکرِ لسانی الحمدللہ
ذکرِ قلبی ماشاء اللہ
ذکرِ رُوحی بارک اللہ
ذکرِ سِرّی فضل اللہ
جملہ اذکار کا شہود احسان اللہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۳۷

میری قدرت کی حکمت کو دیکھ! میں قادر ہوں، قادرالمقتدر - جو چاہتا ہوں، کرتا ہوں - کسی کو بھی دَم مارنے کی جرأت نہیں - میری قدرت کی

حکمت پہ اعتراض مت کر۔
میری قدرت کی حکمت کو دیکھنا ہی میرا دیکھنا ہے

تیرا کام دیکھنا ہے، کرنا نہیں
جو کہتا ہوں ـــــ سُن
جو کرتا ہوں ـــــ دیکھ

جیسے میں چاہتا ہوں، لکھاتا ہوں
جو میں چاہتا ہوں، مٹاتا ہوں
مجھے کوئی روکنے والا نہیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۸

کیا تیرا ذکر اور کیا تیری مجلس ؟
ابے! ذکر تو شیاطین کو جلا دیتا ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۳۹

جنگل کی ہر شے وہی ہوتی ہے، کبھی نہیں

ایک جنگل میں کسی صاحب کی مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔ میزبان نے جنگل سے ایک پودا اکھاڑا، چشمہ میں دھو کر پیش کر دیا۔ لذیذ ترین سویاں تھیں، ماشاء اللہ!

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۴۰

کسی غُلام کا بادشاہ کی شہزادی سے محبت
کرنا مشکل سے بھی مشکل ہے۔
جان جوکھوں کا کام نہیں تو کیا ہے؟
پتہ چل جائے ——— سُولی پہ لٹکا دے۔
بادشاہ کی غیرت بھلا یہ گوارا کرسکتی ہے کہ
شہزادی کی محبت کی بازی ایک غلام لے جائے؟
بادشاہ تو دُور کی بات ہے، خاکروب تک
کو بھی گوارا نہیں۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۴۱

محبت کسی سے بھی ہو، واحد ہوتی ہے۔

محبّت ـــــ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ

حق کے حبیب ﷺ کی محبّت ـــــ منفرد اور

یہ محبت اگرچہ ہزار ہا پردوں میں مستُور ہو، ہنوز

افشا کا احتمال۔ یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱/۲/۲

صُبح دیکھ ، شام دیکھ

یاحیی یاقیوم کی مظہر ہے

جو اندر ہے

وہی باہر

رتی بھر فرق نہیں،

جس نے بھی فرق سمجھا

متفرّق رہا

فرق ـــــــ فرقوں کا موجب

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۴۳

نہ تو قال رکھتا ہے نہ حال البتہ
مال رکھتا ہے اور مال بھی مشکوک۔
ایسے مال میں زندگی کا پیغام نہیں ہوتا

تیرا قال ـــــ عرب و عجم کی تفسیر ہوتا اور
تیرا حال ـــــ مظہر العجائب کا ترجمان۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۴۴

تیری آمد کا شکریہ! اللہ کرے، تیرے آنے سے میرا کوئی عمل کبھی باطل نہ ہو اور میرا عمل خرافات و واہیات کو تجھ سے دُور کر دے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۴۵

کل سارا دن جو تیرے فکر کا مرکز بنا رہا، آج اس کی یاد تک باقی نہیں۔ اسی طرح روز ہوتا ہے۔ مت کیا کر۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۴۶

مراقبۂ ارواحؒ

ہم ابھی ابھی مرے ہیں، اگرچہ
ہزار ہا سال گزر چکے!

ایک عارف نے ایک قبر پہ مراقبہ کیا۔
وہ کسی بادشاہ کا شہزادہ تھا جو جوانی کے
عالم میں مرا تھا۔ دیکھا کہ وہ ایک شہزادی کے
ہار کے بکھرے ہوئے موتی چُن رہا ہے۔
متوجّہ ہوا، بولا: میں بڑا مصروف ہوں۔
شہزادی کے ہار کے موتی چن رہا ہوں۔ میرا
وقت ضائع مت کر۔ یہ کہہ کر رخصت ہوا۔[1] یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

[1] بشکریہ حضرت مولوی غلام رسول عالم پوری قدس اللہ سرہ العزیز عاشق باللہ

۸۱۴۷

علم و حکمت کی انتہا ـــــ فقر
اور فقر کا جُبّہ مولائے علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ
کو ورثہ میں ملا

حضرات! فقرِ حیدریؓ میں دُنیا کی کوئی بھی شے نہیں ہوتی یہاں تک کہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے مولائے علی کرم اللہ وجہہٗ نے ایک یہودی کے باغ کو گوڈی کا شرف بخشا۔ یاحیے یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۴۸

ملّی حرکات ـــــ موجبِ برکات

برکات ——— رحمتِ الٰہیہ کا خزینہ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۴۹

ذکرِ دوام اللہ کی وہ رحمت ہے جو دم بھر کے لیے بھی جدائی گوارا نہیں کرتی۔ جب بند ہونے لگتا ہے، اگرچہ دم بھر کے لیے ہی ہو، دل رونے لگ جاتا ہے۔ دل کی زندگی، اللہ کی قسم! اللہ کا ذکر ہے۔ کسی اور طرح یہ دل کبھی زندہ نہیں ہوتا۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۵

خانقاہی نظام کا دستور

کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ سُنّتِ مطہرہ ہے جو کبھی ترک نہ ہوئی اور اس سنّتِ مطہرہ کی برکت سے خانقاہی نظام قائم رہتا ہے۔ جس کسی نے بھی اس تقلید کی،

طریقت

نے اُسے مرحبا کہا!

جس نے اِنحراف کیا، طریقت دیکھ دیکھ کر متحیّر ہوئی۔ اوڑک اس حال کو دیکھ کر روئی۔ ایسا روئی، ایسا روئی کہ رونے کی حد کر دی۔

الحمد للحی القیوم　یا حی یا قیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۵۱

میرے آقا
روحی فداہ
صلے اللہ علیہ وسلم
کلُ کائنات
کے امام ہیں
سیّدنا
اِمامٌ
صلے اللہ علیہ وسلم

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۵۲

جاگنا مشکل ہے، جگانا بھی مشکل۔
جب کوئی ایک بار
جاگ اُٹھتا ہے
اور
جاگنے کی لذّت سے بہرہ ور
ہوجاتا ہے
پھر اسے سُلانا اتنا ہی مشکل ہے
جیسے سوتے کو جگانا۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۵۳

جو بھی شے نفع آور نہیں، معاون بھی نہیں
واجب الترک ہوتی ہے اگرچہ کوئی بھی ہو

اور

واجب الترک میں نفع کا نام تک
نہیں ہوتا

ایسی مصروفیت۔ جو کسی کے کسی بھی کام
نہ آئے

الامان الامان الامان

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۴

اسمِ اعظم ——— فضلِ عظیم

سبحان ربی ذی الفضل العظیم

سبحان الحی القیوم

الحمد للحی القیوم

واللہ ذو الفضل العظیم

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

اللہ نے مجھ کو آزاد پیدا فرمایا۔ آزادی میری فطرت ہے۔ میں جب گناہ کرتا ہوں، اللہ مجھے پریشان کردیتا ہے ورنہ اللہ نے تو مجھے آزاد پیدا فرماکر اپنی خلافت کا مژدۂ جانفزا سنایا ہے۔

*

— جو کچھ بھی کرتا ہوں،
جو بھی میرے ساتھ ہوتا ہے،
میرے اپنے ہی گناہوں کی بدولت ہوتا ہے
ورنہ اللہ نے مجھ کو اپنا خلیفہ بناکر بھیجا۔
پریشانی کوئی چیز نہیں، میں نے پیدا کی،
میں کرتا ہوں۔

ورنہ اللہ نے تو مجھے اپنی صورت پہ
اور اپنے لیے پیدا کیا ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۵۶
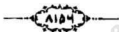
آدمیّت و انسانیّت و بشریّت کا عروج
کسی عمل کو پڑھنے کی بدولت نہیں،
خصلت کو اپنانے کے باعث ظہور پذیر
ہوتا ہے

تاریخِ عالم نے خصلت ہی کی بدولت
آدمیّت کا تذکرہ کیا۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۵۷

دین کے جملہ اوامر ظاہر ہیں
ظاہری اوامر کی پابندی سے باطن
پیدا ہوتا ہے۔
ہم کسی بھی امر کے پابند نہیں۔
کرتے ہیں، پر استقامت نہیں رکھتے

پابند وہ ہوتا ہے جو ہر شے کو پابند کرے

پابند ہر کسی کو پابند کر دیتا ہے

کسی امر کا پابند ہو کر اُس امر کی برکات دیکھ

امر ایک دفتر ہے
یہ دفتر
سدا کھلا رہتا ہے
کبھی بند
نہیں ہوتا
اور امر اپنے حامل کو
ہر وقت برکات سے
مستفید و مستفیض
کرتا رہتا ہے
ایک امر اپنے ہمراہ سینکڑوں
اوامر لے آتا ہے

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۵۸

— تیرا مجھ پہ راضی ہونا نہ ہونا
تیری مرضی پہ موقوف ہے
میں تجھ سے، تیری قسم!
راضی ہوں۔ یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۵۹

مالک وہ ہوتا ہے اور کہلاتا ہے جو اپنے سوا
کسی بھی غیر کو کبھی اندر رہنے نہ دے،
رگچی سے پکڑ کر باہر نکال دے۔
جو ایسا نہیں کرتا، مالک نہیں کہلاتا۔

یا حیی یاقیوم
الحمد للحی القیوم　فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۶۰

یہ جگہ حکومتِ پنجاب نے اللہ کے
دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے
عنایت کی، دکانات کے لیے نہیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۶۱

مالک کے گھر میں رہنے والا عملہ مالک کا
وفادار و جانثار و معاون و معین ہوتا ہے،
غیر نہیں کہلاتا

مالک کا دشمن غیر ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۶۲

انسان معموری کی بدولت حسین و قبیح ہے ورنہ ہر ایک کے اعضا یکساں ہوتے ہیں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۶۳

اعظم کی ہر صفت عظیم اور اعلےٰ ـــــ اعظم سے بالا

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۶۴

تیرے داغ نے داغدار کیا
ورنہ یہ جسم بے داغ تھا

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۶۵

یاحیی یاقیوم کے فضائل کا
کوئی عارف نہیں ہوسکتا۔
جس نے بھی جو تعریف کی، کم کی۔

یاحیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۶۶

تجھے ہر شے یاد ہے
ہر بات کا فکر ہے
نہیں تو اپنی قبر کا نہیں
حالانکہ قبر ہی ابدی آرامگاہ ہوتی
ہے۔ اُس کےلیے جو کچھ بھی کمانا ہے، دنیا ہی
میں رہ کر کمانا ہے۔

قبر میں کوئی کمائی نہیں ہوتی
واویلا ہی واویلا ہے

اگر کوئی زندہ کسی مرنے والے کا حال دیکھ پائے
پھر اس دنیا میں کبھی دل نہ لگائے،
رہے، مگر قبر ہی کی آسائش و راحت کا

سامان تیار کرتا رہے ،

تو نے کبھی افسوس نہیں کیا !
قبر میں افسوس ہی افسوس ہوتا ہے

زندگی میں افسوس کرنا
بات بات پہ کرتے ہی رہنا
قبر کے لیے بہترین زادِ راہ ہوتا ہے

افسوس بہترین توبہ ہے

بات بات پہ ہنسنا اور مذاق کرنا تیری
عادت ہے۔ آخر تو کس بات پہ اتراتا پھرتا ہے ؟

تیرے پاس افسوس کے سوا ہے ہی کیا؟
تیری ساری زندگی افسوس ہی افسوس ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۶۷

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں مرنا، ہر افسوس کا کفارہ ہے یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۶۸

آنے والو! ذکرِ الٰہی کے لیے آیا کرو

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

﴿۸۱۶۹﴾

طریقت میں بعض رسومات قدیمی ہیں
ہمیشہ سے جاری ہیں
نہ میں کرتا ہوں
نہ انکار کرتا ہوں

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

﴿۸۱۷۰﴾

عجب حال ہے !
نہ کبھی گھبراتے دیکھا نہ شرماتے۔
جب بھی دیکھا، مُسکراتے ہی دیکھا۔

تیرا یہ حال نقلی ہے

اصل کا ترجمان نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۷۱

دین ظاہر ہے
ظاہر — اوامر کا پابند

—•••—

ظاہر ہی سے باطن پیدا ہوتا ہے
اگرچہ ظاہر نہیں ہوتا۔

—•••—

ظاہر ہی سے باطنی مدارج کی ابتدا
اور اسی پہ استقامت — عروج

—•••—

ظاہر و باطن جب یکجا ہوئے
دین کی عظمت کا موجب بنے

ظاہر باطن میں اور باطن ظاہر میں اسطرح مدغم ہوجاتا ہے کہ پھر کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ ——— کیا ہے، کہاں ہے اور کیا کرنے پہ مامور ہے۔ بظاہر بیگانہ ہوتا ہے، درحقیقت یگانہ۔ یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۷۲

ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

سیاہ لکھ کر ناف پہ باندھیں،

ناف کے لیے اکسیر۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۷۳

جنگل کا سکون جنگلی جانوروں کے ذکر کی بدولت بے مثل ہوتا ہے۔

پرندے معصوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے والے ہوتے ہیں۔ آبادی اسکی برابری نہیں کر سکتی۔

یا حیی یاقیوم

الحمد للحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۷۴

اہلِ ذکر وہ ہوتے ہیں جو ذکر کی مجلس
کبھی برخاست نہ ہونے دیں، شب و روز قائم و دائم رکھیں

دُنیا پریشانیوں کا گھر ہے۔ آنے والو! ذکرِ الٰہی
کی مجلس میں راحت تلاش کیا کرو، ذکرِ الٰہی
ہر پریشانی کا واحد حل ہے۔ جس سکون و
سُرور کی تلاش میں تم مارے مارے پھرتے ہو،

ذکرِ دوام میں ہے۔

ہم ذکر کرتے ہیں، ذکرِ الٰہی کی کنجی نہیں
رکھتے۔ ذکرِ الٰہی کی کنجی ذکرِ دوام ہے
اور ذکرِ دوام ہر وحشت کو کھا جاتا ہے

یہی ہدایت آدمیت کا ادب اور
یہی بہترین اکرام ہے

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاطہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۷۵

دُنیا کے کسی بھی بازار میں کوئی بھی شے مُفت نہیں ملتی البتہ فقرالی اللہ کی کسی بھی شے کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ کسی سے بھی کوئی اُجرت و عوضانہ نہیں لیا جاتا۔ بے شمار چیزیں آتی ہیں، اللہ معطی ہے اور میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم قاسم الخیرات الحسنة ——
فقیر کسی بھی چیز کو کل کے لیے جمع نہیں رکھتے، آتے ہی دے دیتے ہیں۔

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ ازل سے فقر
اس تجارتِ الٰہیہ کا امین ہے اور ابد تک رہے گا،
ماشاء اللہ!

مہاجرالی اللہ کی ہر شے بھی فقر الی اللہ کے
مصداق ہوتی ہے۔ کوئی بھی شے اسکی
ملکیت نہیں کہلاتی، مالک ہی کی ملک
ہوتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۷۶

مال و دولت پہ مت اِترا، دولت کی اہمیت
تیری زندگی تک محدود۔ مرنے کے بعد تیرے

لیے مٹی اور قتنات کاموجب

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۷۷

جو سر تیرے حضور میں ایک بار جھک جاتا ہے
مُسْتَغْنِيْ عَنِ الْحَاجَاتِ ہو کر سرفراز ہو جاتا ہے
پھر کسی بھی اور کے آگے کبھی نہیں جھکتا،
نہ ہی جھکنے کی حاجت رہتی ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

٨١٧٨

عبد کو معبود سے اور معبود کو عبد سے
ہم کلامی کا وہ حق حاصل ہے جس کے
بغیر معبودیت کا عارف نہیں ہوسکتا،

کسی نفس کا اللہ سے ہم کلام ہونا
فیضِ موسویؑ کی حقیقت ہے۔

یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

٨١٧٩

صفر آفات و بلیّات کا مہینہ ہے منظفرین
کر آفات و بلیّات کو کھا جاتا ہے۔ یا حیُّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم　فاللہ خیر الرّازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۸۰

ہر شے اللہ کا ذکر کرتی ہے
کوئی بھی شے ایسی نہیں
جو اللہ کا ذکر نہ کرتی ہو
یہاں تک
کہ
مٹی کے ڈھیلے بھی !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۸۱۸۱

عمل ایک عبادت ہے، اللہ ہی کے لیے
کی جاتی ہے۔ اللہ ہی اس کا وکیل، کفیل، ولی و نصیر

ہوتا ہے۔ عبادت میں ماسوا کا مطالبہ
نہیں کرتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۸۲

فضول پیسے فضول کاموں میں خرچ ہوتے
ہیں۔ پیسہ بھی عجیب چیز ہے۔ جنت کی راہ
بھی ہے، دوزخ کا ایندھن بھی۔

جو کما کر خرچ کرتا ہے، نہایت محتاط ہوتا ہے
دمڑی تک بھی فضول خرچ کرنا گوارا نہیں کرتا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۸۳

حکم اللہ ہی کا ہے
جو ہوا
ہو رہا ہے
اور ہوگا
اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ کوئی
بھی حکم **حکمت** سے خالی نہیں ہوتا۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۸۴

— تو ہر شے کا مالک اور ہر شے تیری ملکیت ہے تیری عزّت و جبروت کی ، ہم خاک نشین

بھلا کیا تاب لا سکتے ہیں ؟
معاف کرنا تیری عادت ہے، معاف
فرمایا کرو۔ یا محییِ یا قیوم

[illegible]
[illegible]
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۸۵

ادے مٹی دیا باویا! بتلا تو سہی کہ
غلام بیچارہ کیسے جرأت کر سکتا ہے کہ مختار
کے گھنڈ کو اتارے ؟ توبہ توبہ!!
مختاں مختار ہوتا ہے۔

یہ سُن کر میرے آقا روحی فداہ
صلے اللہ علیہ وسلم ضرور خوش ہوئے ہوں گے

کہ اس غلام لاچارے و بیچارے نے
سچ کہا: یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۸۶

غلام بادشاہ کی شہزادی کے حضور میں
شب و روز خدمت کے لیے حاضر و موجود
رہتا ہے، چلمن سرکانے کی گستاخی کیونکر
کرسکتا ہے؟ البتہ یہ ہوسکتا ہے
کہ انتہائی ادب کے باوجود نقش پا دیکھ
پائے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۸۷

اگر تیرے دفتر میں
جھوٹ
چغلی
غیبت
اور حسد نہ ہوتا
تو بتاؤں کیا ہوتا ؟
اللہ کی قسم ! تیرا دفتر اللہ کا دفتر
کہلاتا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللّٰہ خیر الرّازقین
واللّٰہ ذوالفضل العظیم

۸۱۸۸

دنیا میں کوئی بھی کسی کا غلام

نہیں ، ہر کوئی اپنے ہی نفس کا غلام ہے۔　　یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۸۹

خصلت ایک وجود رکھتی ہے ــــ قوی الجسم وجود۔ جب کوئی کسی خصلت کو اپنالیتا ہے ، خصلت کا جلال و جمال اس پہ چھاجاتا ہے اور چھائے رہتا ہے اور خصائل ہی سے فضائل پیدا ہوتے ہیں۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۹۰

ایک عارف کی ایک قدیم تحریر پڑھنے کا
شرف حاصل ہوا۔ لکھا ہے :
مجاذیب کی انٹ سنٹ باتیں
جو اُن سے سرزد ہوتی ہیں ،
زمرّد کا گارا بن کر
جنّت کی تعمیر میں کام آتا ہے

واللہ اعلم بالصواب

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۹۱

فطری معمولات میں رکاوٹ سے

حالت متغیّر ہوئی۔
خلافِ معمول حرکات کا صدور ہوا
جو معمولات کو بحال رکھنے کی فطری تگ و دو ہے

دریا کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ
کا نتیجہ سیلاب۔
فوائد و نقصانات ـــــ ہر دو مسلّمہ

انجن کی حرکت میں رکاوٹ:
نہ صرف انجن گرم ہوا
بلکہ "بھک بھک" بھی کرنے لگا
یہ دراصل میکانی چال کو چالو رکھنے
کی فیصلہ کن جدوجہد کا آغاز ہے

ذکرِ دوام کے حامل فرد کے
معمولات میں جب بھی کوئی رکاوٹ
حائل ہوئی ،
جلال وارد ہوا
حیات و ممات کی کش مکش شروع ہوئی
تیغِ جلال نے ہر رکاوٹ کو کاٹنا شروع کیا
تاکہ جملہ اِمکانی رکاوٹوں کو فنا کے گھاٹ
اُتار کر ذکرِ دوام کے جام سے بقا پذیر کر سکے۔

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للہ الحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۹۲

قدیم ترین دوست

فیض کا مستحق ہوتا ہے اور
منتظر ، یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم
۸۱۹۳
قرآنِ عظیم کا اہلِ خدمت
عظیم المرتبت ہوتا ہے اور
ہماری اس دنیا میں وہ
الحاج محمد بشیر انبالوی ہے
یا حیی یا قیوم
الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۹۴

تاریخ شاہد ہے

کہ

بشر حافیؒ

ایک کاغذ پہ لکھے ہوئے

نام

کی تعظیم کی برکت سے

برکت پاکر

مکرم ہوئے

رہتی دُنیا تک

یہ نام کبھی فراموش نہ ہوگا

یاحی یاقیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۹۵

کام کے سرور کا اِصطلاحی نام محویت ہے

محویت جس بھی کام میں وارد ہوتی ہے
سرور بن کر کامیابی کی امین بن جاتی ہے

جو محو نہیں ہوتا، مسرور نہیں ہوتا اور
محویت کا سرور کامیابی کی اصل ہے

ہر دَور کے ہر عارف نے مِن وعَن
تصدیق کی کہ یہ حق ہے۔

یا محیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

٨١٩٦

حضرات !
جس انداز میں
خفی ذِکر ہوتا ہے
اسی انداز سے
جنگل میں
ذِکر بالجہر
ہوتا ہے تاکہ **خفی** اور جلی
میں توازن قائم رہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للہ الحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۹۷

محویت رَبِّ ذُوالفَضلِ العَظِیم اپنے اُن بندوں کو عنایت فرمایا کرتے ہیں جو سرداری اور ناداری کی مُطلق پروا نہیں کرتے، ہر کام کو کام سمجھ کر کیا کرتے ہیں اگرچہ جھاڑو ہی ہو

دُنیا میں جو بھی کامیاب ہوا
اِسی اُصول کو اپنا کر ہوا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۹۸

قدر کی موافقت اور اُس کا اِستقبال

قادر کو عزیز تر ہوتا ہے۔

یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۹۹

یہ بات اللہ تبارک تعالیٰ کو نہایت ہی ناپسندا ور ناگوار ہے کہ جب ایمان والوں کو کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو وہ خاموش بیٹھے تماشائی بنے رہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ

(التوبہ : ۳۸)

اے ایمان والو! مجھ کو اپنا پروردگار ماننے والو!

بتاؤ تو سہی بھلا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
جب تمہیں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کی راہ میں نکلو تو تم زمین میں دھنسے
جاتے ہو ؟
یعنی تم پر مُردنی چھا جاتی ہے۔
کوئی جواب نہیں دیتے ،
نہ ہاں نہ ہُوں ۔ میری راہ میں نکلنا
تمہارے لیے بوجھ بن جاتا ہے ۔ یہ کاہلی
یہ غفلت ، یہ سُستی کیسی ؟ تمہارا ایمان
میرا حکم سن کر تمہیں میری راہ میں چلنے
کے لیے بیقرار نہیں کرتا ؟ جواب دو !

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ

(التوبہ : ۳۸)

کیا تم نے آخرت کی زندگی کے مقابلے میں
دنیوی زندگی پر قناعت کر لی ہے ؟
(کیا تم نے اس دُنیا کی لذّتوں کا شکار ہو کر
آخرت کو بھلا دیا ہے ؟)
سن لو :

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝

(التوبة : ۳۸)

دنیا تو آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں
مگر قلیل، بہت ہی قلیل۔
یاد رکھو ! اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

(التوبة : ۳۹)

اگر تم اللہ کی راہ میں نہ نکلو گے تو وہ تم کو دردناک
عذاب دے گا یعنی تم کو تباہ و برباد کر دیگا اور

تمہاری ہلاکت کے بعد

وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (التوبۃ: ۳۹)

تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا (اور اس سے اپنے دینِ اسلام کی تبلیغ کا کام لے گا)

وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا (التوبۃ: ۳۹)

اور تم اللہ تبارک تعالیٰ کے دینِ اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اس لیے کہ

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(التوبۃ: ۳۹)

اور اللہ تبارک تعالیٰ ہر شے پہ پوری پوری قدرت رکھتا ہے یعنی دینِ اسلام تمہارا محتاج نہیں بلکہ تم دینِ اسلام کے محتاج ہو۔ میں تمہارے بغیر بھی دنیا میں اپنے دینِ اسلام کو سربلند کر سکتا ہوں۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للہ الحی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۸۲۰۰

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی راہ میں دوڑنے والے گھوڑوں کی قسمیں کھاتے ہوئے فرمایا؛

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ (العدیت ۱:)

قسم ہے (اللہ کی راہ میں) ہانپتے ہوئے سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ

(العدیت ۲:)

پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سُم مار کر

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ (العدیت ۳:)

پھر مُنہ اندھیرے (کفار پر) حملہ کر دیتے ہیں

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ (العدیت ۴:)

پھر اس میں (اللہ کی راہ میں) گرد اٹھاتے ہیں

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ (العٰدیٰت : ۵)

پھر دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝

(العٰدیٰت : ۶،۷)

بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے اور وہ (انسان، گھوڑے کا) یہ (کام) سامنے دیکھتا ہے یعنی انسان یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ ایک گھوڑا کس جذبہ و خلوص سے اللہ کی راہ میں دوڑتا ہے اتنا تیز دوڑتا ہے کہ ہانپنے لگ جاتا ہے قدم اس تمکنت سے اٹھاتا ہے کہ پتھروں سے آگ کے شعلے ابھرنے لگتے ہیں۔ جوش میں ہنہناتا

ہے اور پھر بے خوف وخطر دشمن کی صفوں میں کود جاتا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر بھی، اے انسان! تو میری راہ میں نہیں نکلتا۔

یقیناً تو بہت ہی ناشکرا ہے اسلئے کہ

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ (العٰدیٰت : ۸)

اور یقیناً آدمی مال کی محبت میں بہت سخت ہے

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝

(العٰدیٰت : ۹)

کیا یہ انسان اس وقت کو نہیں جانتا جب وہ (مُردے) جو قبروں میں ہیں، باہر نکال لیے جائیں گے؟

وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝ (العٰدیٰت : ۱۰)

اور معلوم ہو جائے گا کہ (ان کے) دلوں میں کیا ہے۔

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝ (العٰدیٰت: ۱۱)

بے شک ان کا پروردگار اُن کی اُس دن کی ہر خبر خوب جانتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ

نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(الصف ۱۰ تا ۱۳)

اے ایمان والو !
کیا میں تمہیں ایک ایسی
تجارت نہ بتاؤں جس سے
تم دردناک عذاب سے
بچ جاؤ ۔ (وہ یہ ہے کہ) اللہ
اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالے
کی راہ میں اپنی جان اور مال
سے جہاد کرو ۔ اگر تم سمجھو تو
اس میں تمہاری بھلائی ہے ۔
وہ (اللہ تعالے)

تمہارے گناہ بخش دے گا اور
تمہیں ایسے باغاتِ (جنت)
میں داخل فرمائیگا جن کے نیچے
نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے
والے باغات میں پاکیزہ مکانات
میں داخل کرے گا۔
یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔
اور ایک اور چیز دے گا
جسے تم بہت چاہتے ہو
(یعنی تمہیں)
اللہ کی طرف سے مدد
(نصیب ہوگی) اور
جلد فتحیابی اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری

سُنادو۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۲۰۱

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے
معاف کرنے کو پسند کرتا ہے
مجھے معاف فرما

ہر کسی کا، ہر ظلم، ہر زیادتی، جو بھی کسی نے تجھ سے کی، معاف کر۔ اللہ بادشاہوں کے بادشاہ، کریم العفو، ربّ ذو الجلال والاکرام بھی تجھ کو معاف فرما دیں گے،

الحمد للحی القیوم یا حیی یا قیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

آمین

امروز سعید و مسعود و مبارک یکشنبہ یکم ربیع الاول ۱۴۰۸ھ المقدس

مولانا محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب (دسوھہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان فون نمبر ۳۶۶۰۰